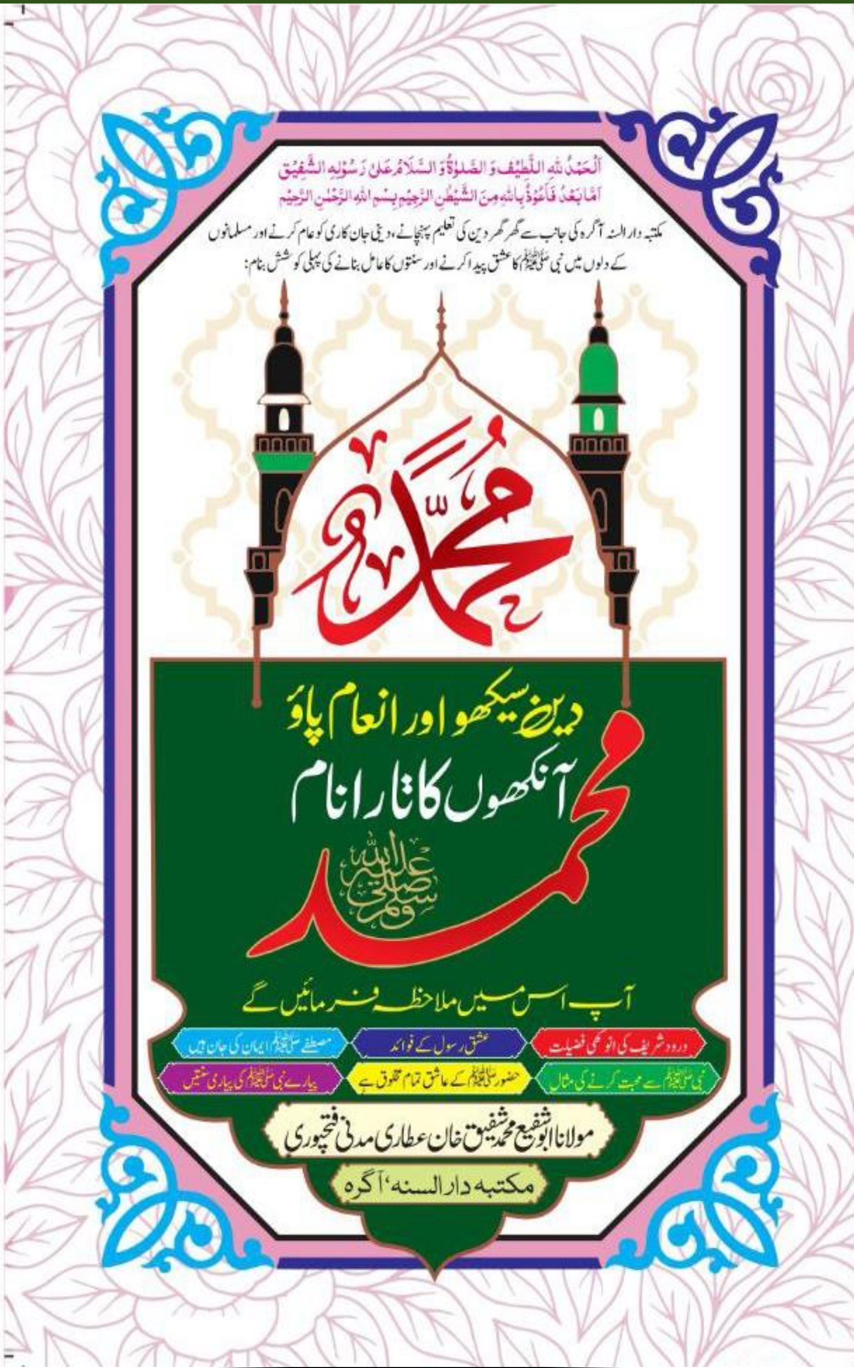

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مکتبہ دار السنہ آگرہ کی جانب سے گھر گھر دین کی تعلیم پہنچانے، دینی جان کاری کو عام کرنے اور مسلمانوں کے دلوں میں نبی ﷺ کا عشق پیدا کرنے اور سنتوں کا عامل بنانے کی پہلی کوشش بنام:
محمد
دین سیکھو اور انعام پاؤ
آنکھوں کا تارا نام محمد ﷺ
آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے
درود شریف کی انوکھی فضیلت
عشق رسول کے فوائد
مصطفےٰ ﷺ ایمان کی جان ہیں
نبی ﷺ سے محبت کرنے کی مثال
حضور ﷺ کے عاشق تمام مخلوق ہے
پیارے نبی ﷺ کی پیاری ختمیں
مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ، آگرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مکتبہ دار السنہ آگرہ کی جانب سے گھر گھر دین کی تعلیم پہنچانے، دینی جان کاری کو عام کرنے اور مسلمانوں کے دلوں میں نبی ﷺ کا عشق پیدا کرنے اور سنتوں کا عامل بنانے کی پہلی کوشش بنام:

دین سیکھو اور انعام پاؤ

آنکھوں کا تارا نامِ محمد

آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... دین سیکھو انعام پاؤ

☆... مکتبہ دار السنہ آگرہ اور دین کی خدمت

☆... تقریظِ جمیل

☆... مصنف کا تعارف

☆... آنکھوں کا تارانامِ محمد

☆... درود شریف کی انوکھی فضیلت

☆... محبت اور عشق میں فرق

☆... نبی ﷺ سے محبت کرنے کی مثال

☆... عشقِ رسول کے فوائد

☆... صحابہ کرام کا اندازِ عشق

☆... مصطفے ﷺ ایمان کی جان ہیں

☆... حضور ﷺ کے عاشق تمام مخلوق ہے

☆... عشقِ رسول کی نشانیاں

☆... سنتوں پر عمل کا ثواب

☆... پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں

☆... کلام وسلام

مصنف

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ آگرہ

دین سیکھو اور انعام پاؤ

خوشخبری خوشخبری

مدینے جانا ہوا آسان

مکتبہ دار السنہ آگرہ پیش کر رہا ہے دو کتابیں

(1) آنکھوں کا تارا نامِ محمد MRP:170

(2) دینِ اسلام کی خوبیاں MRP: 80

دونوں کتابوں کی کل قیمت 250 روپے ہے۔ لیکن آفر میں آگرہ والوں کے لیے صرف 100 روپے اور دوسرے شہر والوں کے لیے 115 روپے میں دی جا رہی ہیں

ان کتابوں کو خریدنے والوں کو 19 انعام دیے جائیں گے جس کی تفصیل یہ ہے کہ خریدنے والوں کے درمیان 28 دسمبر 2025 کو قرعہ ڈالا جائے گا، قرعہ میں جس کا پہلے نام نکلے گا اس کو ان شاء اللہ مدینے کا ٹکٹ یعنی عمرہ کرنے کے لیے بھیجا جائے گا۔

اسی طرح مزید 18 خریداروں کو مکے مدینے اور بغداد کے مقدس تبرکات اور انعام دیے جائیں گے۔ لہذا اپنا آرڈر جلد بک کروائیں

8808693818

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ آگرہ کی جانب سے گھر گھر دین کی تعلیم پہنچانے، دینی جان کاری کو عام کرنے اور مسلمانوں کے دلوں میں نبی ﷺ کا عشق پیدا کرنے اور درست اسلامی عقائد کو سیکھنے کی پہلی کوشش بنام:

دین سیکھو اور انعام پاؤ

آنکھوں کا تارا نام محمد

اللہ پاک ہمیں اپنے دین کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

جمادی الاول 1447 ہجری NOV 2025

صفحات: 176 قیمت: 170

CONTACT NUMBER: +918808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہٰذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس میل ائی ڈی پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

تصحیح: محمد فیضان رضا رامپوری۔ محمد توصیف رضا

فہرست

پہلے اسے پڑھ لیجیے ۱۰
نبی ﷺ کا عاشق کیسا ہوتا ہے؟ ۱۰
دین سیکھو اور انعام پاؤ ۱۱
مکتبہ دار السنہ آگرہ اور دین کی خدمت ۱۲
"لکی ڈرا، اکٹوبر 2025ء" ۱۳
آؤ دین سیکھو اور انعام پاؤ (پارٹ 1) کا تعارف ۱۴
ہمارا ساتھ دیں ۱۵
مصنف کا تعارف ۱۶
آنکھوں کا تارا نامِ محمد ۲۰
درود شریف کی انوکھی فضیلت ۲۰
محمد ﷺ مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزّت کا ۲۷
اللہ تعالی کے تین ہزار نام ۲۸
اللہ تعالی کے تین ناموں میں تین ہزار نام ۲۸
اللہ تعالی کے مشہور و معروف نام ۲۹
حضور ﷺ کے چودہ سو نام ۲۹
محبت و عشق میں فرق ۳۰
مجازی عشق اور حقیقی عشق میں فرق ۳۰
عشقِ حقیقی کے ثمرات ۳۱

ایمانِ کامل کی بنیاد ۳۲
نبی ﷺ سے محبت کرنے کی مثال ۳۴
عشقِ رسول کے فوائد ۳۵
سچے عاشقانِ رسول ۳۶
جب آپ یاد آجاتے ہیں ۳۷
نبی ﷺ کی تکلیف گوارا نہیں ۳۸
صحابہ کا اندازِ عشق ۳۹
صحابہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں ۴۱
ہم میں اور ان میں فرق ۴۲
ہمارا بدلا ہوا حال ۴۳
احساسِ ذمّہ داری پیدا کیجئے ۴۷
مصطفےٰ ﷺ ایمان کی جان ہیں ۴۷
ہم اپنے آقا ﷺ کو تکلیف پہنچا رہے ہیں ۴۸
میرے گروہ میں سے نہیں ۵۰
مرنے کے بعد کی ہوش رُبا منظر کشی ۵۰
قبر کے سوالات ۵۱
مصطفی ﷺ نے تو یہ فرمایا ۵۲
توبہ کر لیجئے ابھی موقع ہے ۵۲
بڑے بڑے علمائے کرام بھی جواب نہیں دیتے ۵۳

عشق رسول ﷺ سے اپنے آپ کو مالا مال کریں ۵۴
کروں تیرے نام پہ جاں فِدا............ ۵۵
ہم کیا چاہتے ہیں...!! ۵۷
مصطفی ﷺ کی غلامی ایک عظیم چیز ہے ۵۸
حضرت سَعُد پر کرم ہو گیا............ ۵۸
آؤ اطاعت گزار عاشق بنیں ۶۳
مصطفی ﷺ کی رضا کے خاطر اپنا مکان ڈھا دیا............ ۶۴
یقینا سودا نہایت ہی سستا ہے ۶۵
کیا کیا پسند ہے اور کیا کیا پسند نہیں ہے ۶۶
آج ہم بھی عاشقِ رسول ہیں............ ۶۶
دور دور تک نظر نہیں آتے............ ۶۷
اب کہاں گیا ہمارا دعوی؟ ۶۷
آیئے آج عہد کرتے ہیں ۶۸
ان کو منانے کا، آج موقع ہے............ ۶۹
جس نے میری سنّت سے محبّت کی ۷۱
حضور ﷺ کے عاشق تمام مخلوق ہے............ ۷۱
حضورِ اکرم ﷺ سے کیوں محبت کی جائے؟............ ۷۲
عشقِ رسول کی نشانیاں ۷۳
جان ہے عشقِ مصطفٰے ﷺ ۷۴

پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں ۷۶
درود شریف کی فضیلت ۷۶
سنتوں پر عمل کرنے کا ثواب ۷۶
شہید کا مقام و مرتبہ ۷۸
شہید کا ثواب ۷۹
تمام گناہ معاف ۷۹
(1)۔ سلام کرنے کی سنتیں اور آداب ۸۱
(2)۔ مصافحہ اور معانقہ کی سنتیں اور آداب ۹۲
(3)۔ بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب ۹۶
(4)۔ گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب ۹۹
(5)۔ سفر کی سنتیں اور آداب ۱۰۵
(6)۔ سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب ۱۱۳
(7)۔ چھینکنے کی سنتیں اور آداب ۱۱۶
(8)۔ ناخن، حجامت، موئے بغل کی سنتیں اور آداب ۱۲۰
(9)۔ زُلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب ۱۲۶
(10)۔ تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنتیں اور آداب ۱۲۹
(11)۔ زینت کی سنتیں اور آداب ۱۳۴
(12)۔ خوشبو کی سنتیں اور آداب ۱۳۸
(13)۔ کھانے کی سنتیں اور آداب ۱۴۴

(14)۔پانی پینے کی سنتیں اور آداب ۱۴۹
(15)۔چلنے کی سنتیں اور آداب ۱۵۲
(16)۔بیٹھنے کی سنتیں اور آداب ۱۵۴
(17)۔لباس پہننے کی سنتیں اور آداب ۱۵۷
(18)۔جوتا پہننے کی سنتیں اور آداب ۱۵۹
(19)۔سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب ۱۶۱
(20)۔مہمان نوازی کی سُنتیں اور آداب ۱۶۴
(21)۔عمامہ کے فضائل ۱۶۷
مصنف کی دیگر کتب کا تعارف ۱۷۲

پہلے اسے پڑھ لیجیے

اے عاشقانِ رسول!1447 ہجری اور 2025 عیسوی میں ہونے والا ہمارے نبی ﷺ کا میلاد عام میلاد نہیں تھا بلکہ یہ 1500 سالہ میلاد تھا یعنی اس سال ہمارے نبی ﷺ کو دنیا میں پیدا ہوئے 1500 سال ہو گئے، اسی لیے تمام عاشقانِ رسول نے اپنے نبی کا میلاد اور جلوس میلاد کو بڑے اہتمام کے ساتھ اور بڑے اچھے انداز میں منانے کی کوشش کی یہاں تک کہ کئی علاقوں میں جلوسِ میلاد کے وقت بارش ہو رہی تھی لیکن پھر بھی عاشقانِ رسول نے بارش میں بھیگتے ہوئے جلوسِ میلاد میں شرکت کی اور اپنے نبی ﷺ کی بارگاہ میں خراجِ تحسین پیش کر کے ابدی و سرمدی برکتوں کو اپنے دامن میں سمیٹنے کی کوشش کی۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہر عاشقِ رسول کو دنیا و آخرت میں نبی ﷺ کی برکتیں، رحمتیں نصیب فرمائے اور تمام عاشقانِ رسول کی خیر فرمائے۔ آمین

یارسولَ اللہ تیرے چاہنے والوں کی خیر
سب غلاموں کا بھلا ہو سب کریں طیبہ کی سیر

نبی ﷺ کا عاشق کیسا ہوتا ہے؟

اے عاشقانِ رسول! نبی ﷺ کا یہ میلاد ہمیں صرف سال میں ایک بار نہیں بلکہ ساری زندگی منانا ہے اور بالخصوص 1447ھ میں پورے سال میلاد منانا ہے۔ اپنے اندر اپنے نبی ﷺ کا عشق بڑھانا ہے۔

نبی ﷺ کی سیرت سے اپنے کردار کو جگمگانہ ہے۔ اور دنیا کو بتا دینا ہے کہ نبی ﷺ کا عاشق ایسا ہوتا ہے۔ کیسا ہوتا ہے؟

نبی ﷺ کا عاشق نمازی ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا عاشق سنتوں پر عمل کرنے والا ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا عاشق اپنے نبی ﷺ کا ہر وقت ذکر کرنے والا ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا عاشق جھوٹ نہیں بولتا۔ نبی ﷺ کا عاشق کسی کو دھوکا نہیں دیتا۔ نبی ﷺ کا عاشق خوش اخلاق اور باکردار ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا عاشق سچا مسلمان ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا عاشق نبی ﷺ کی سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا عاشق دنیا میں کہیں بھی رہے مگر اس کا دل مدینے میں ہوتا ہے۔

جان و دل ہوش و خِرَد سب تو مَدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

لہٰذا نیت کیجیے کہ اس سال کے آخر آخر تک ہم اپنے نبی ﷺ کی سیرت کا مطالعہ ضرور کریں گے۔ **الحمد للہ!** دین کی ضروری باتیں، نبی ﷺ کی سیرت کو عام کرنے، ہر مسلمان تک نبی ﷺ کی سیرت کو آسان انداز میں پہنچانے کی کوشش میں آپ کا **"مکتبہ دار السنہ آگرہ"** دن رات لگا ہوا ہے۔ اور اسی کی ایک کڑی یہ کتاب ہے۔

دین سیکھو اور انعام پاؤ

آجکل دیکھا جارہا ہے کہ دینی کتابوں کو پڑھنے کا شوق و ذوق بالکل ختم ہوتا جارہا ہے جس کی وجہ سے ایک مسلمان کو اپنے دین کی ضروری جانکاری نہیں ہو پارہی اور اس کا برا

نتیجہ اور برا اثر یہ ہوا کہ مسلمانوں کے دلوں سے اپنے دین، ایمان، قرآن، اللہ و رسول کی عظمت، وقعت، رفعت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ ایسے بھی حالات ہوتے جا رہے ہیں کہ ان کو اپنے نبی کا نام تک معلوم نہیں اور جب ہمارا یہ حال ہے تو ہماری آنے والی نسلوں کا کیا حال ہو گا؟ بس اللہ پاک رحم فرمائے۔

مکتبہ دارالسنہ آگرہ اور دین کی خدمت

ہمارے مکتبہ دار السنہ آگرہ کی ٹیم نے اس پر کافی غور و فکر کیا کہ مسلمانوں کو اپنے دین کی ضروری جانکاری کیسے دی جائے؟ اور مسلمانوں کے اندر نبی ﷺ کی سیرت کو پڑھنے کا شوق و ذوق کیسے پیدا کیا جائے؟ لہذا کافی غور و فکر کے بعد ٹیم کی مشاورت سے یہ طے ہوا کہ:

(1)۔۔۔کتابوں کو آسان انداز میں اور اردو میں کم اور ہندی میں زیادہ چھاپی جائیں۔

(2)۔۔۔کتابوں کو بہت زیادہ موٹی نہیں بلکہ 100 سے 150 صفحات کی رکھی جائیں۔

(3)۔۔۔کتابوں کو اس انداز سے لکھا جائے کہ اس میں قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل، لوجک اور حکمتیں بھی بیان کی جائیں تا کہ پڑھنے والے کو کتاب سے دلچسپی ہو۔

(4)۔۔۔ کتابوں کی خریداری پر کچھ نہ کچھ انعام رکھا جائے جس کی وجہ سے کتابوں کو خریدنے میں لوگ پیچھے نہ رہیں بلکہ انعام کو پانے کی لگن میں دینی کتابیں خریدیں اور پڑھیں اور اپنے ایمان کو مضبوط کریں۔

(5)یہ آفر ہر دو مہینے میں نکالا جائے اور حالات و معاملات کے پیش نظر ان کتابوں میں دین کی ضروری جانکاری ہو۔

''لکی ڈرا، اکٹوبر2025ء''

اللہ پاک کے کرم سے مجلس کی میٹنگ کے بعد اس پر کام شروع ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے 10Sep 2025 کو **''لکی ڈرا، اکٹوبر 2025ء''** کے نام سے پہلا انعامی قدم اٹھایا گیا جس میں یہ اعلان کیا گیا کہ

''تقریباً1,000 روپے کی کتابیں صرف 600 روپے میں دی جارہی ہیں اور اس طرح کے 600 Packet بنائے گئے ہیں اور 600Packet کو خریدنے والوں کے نام کی پرچی بنائی جائے گی پھر 1 Oct 2025 کو ان کے نام کی پرچی کی قرعہ اندازی کی جائے گی یعنی Lucky Draw نکالا جائے گا اور جس کا نام نکلے گا اس کو مدینے کا ٹکٹ یعنی عمرے کا Package دیا جائے گا اور جو عمرے پر نہیں جانا چاہتا اسے 80,000 روپے دیے جائیں گے۔

اس اعلان کو سنتے ہی ایک دھوم پڑ گئی اور 30 Sep 2025 تک ان کتابوں کی خریداری کا سلسلہ جاری رہا۔ اور **1 Oct 2025**، کو محفلِ مدینہ منعقد کی گئی جس میں اس

لکی ڈرا کا مقصد ، کتابوں کا تعارف،دین کی خدمت کرنے کے عنوان سے بیان ہوا اور خریدنے والوں کے نام کا قرعہ ڈالا گیایعنی Lucky Draw کیا گیا اور جس کا نام نکلا اس کو مدینے کا ٹکٹ دیا گیا۔

اس Lucky Draw میں جس کا نام نکلا ان کا نام وپتا یہ ہے۔

امان بن شانِ الٰہی آگرہ

اللہ پاک کے کرم سے اس کاوش کی کافی پزیرائی ہوئی اور اسلامی بھائیوں کی جانب سے کافی پیغامات آئے کہ اس طرح کا دوسرا اسلسلہ کب شروع ہو گا؟

آؤدین سیکھواور انعام پاؤ کا تعارف

اب اس سلسلے کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے ہمارے **"مکتبہ دار السنہ"** کی ٹیم نے **"دین سیکھو اور انعام پاؤ(پارٹ 1)"** انعامی آفر کے نام سے یہ اعلان کیا ہے کہ:

نبی ﷺ کے عشق سے لبریز کتاب **"آنکھوں کا تارانامِ محمد"** کا ہدیہ 170 روپے اور **"دینِ اسلام کی خوبیاں"** کا ہدیہ 80 روپے، یوں دونوں کتابوں کا کل ہدیہ 250روپے ہوئے لیکن آفر میں آگرہ والوں کے لیے صرف 100 روپے میں اور آگرہ کے علاوہ دیگر علاقے والوں کے لیے 115 روپے میں دی جائے گی۔ اور اس کے خریدنے والوں کو 19 انعام دیے جائیں گے یعنی پہلی پرچی والے کو مدینے کا ٹکٹ اور باقی 18 پرچی والوں کو مکہ شریف اور مدینہ شریف نیز بغداد شریف،اجمیر شریف اور بریلی شریف کے تبرکات کے ساتھ دیگر تحائف پیش کیے جائیں گے۔

ہمارا ساتھ دیں

اب اس میں آپ سے عرض ہے کہ اس کو خود بھی خریدیں اور دوسروں کو خریدنے کا ذہن بنائیں۔ نیز اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے، اپنے دین کی تعلیم اور نبی ﷺ کی سیرت کو عام کرنے اور گھر گھر پہنچانے کے لیے 12 کتاب، 25 کتاب، 50 کتاب، 100 کتاب اپنی حیثیت کے مطابق تقسیم کروائیں اور اس نیک کام میں ہمارا ساتھ دے کر ثواب کمائیں۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں دین کی خوب خوب خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمام مسلمانوں کی خیر فرمائے۔ حرمین شریفین کی حاضری سے مشرف فرمائے۔ ایمان کی زندگی اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ ہمارے دین، ایمان، عقائد کی حفاظت فرمائے۔

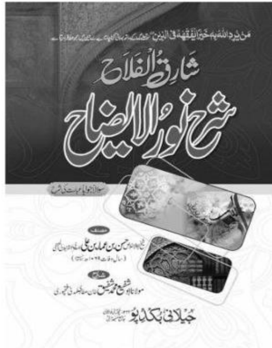
کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے تیرے
کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

آمین بجاہ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ و الہ و سلم

مکتبہ دار السنہ آگرہ







مصنف کاتعارف

نام و نسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلِیْ ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریا کوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹیسٹ دیا اور بفضلہ تعالی

کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام "مراح الارواح" کی اردو شرح بنام "شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح" تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لاکر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

خدمتِ دین

حضرت جس طرح ایک مدرس اور مصنف ہیں اسی طرح مقرر اور مبلغ بھی ہیں۔ آپ کے اصلاحی بیانات خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ ﷺ سے لبریز ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر رقت طاری ہوتی اور دین سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً مختلف دینی تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی حال ہی میں **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** کے نام سے گھر گھر دینی تعلیم پہنچانے کی تحریک شروع فرمائی ہے۔ اللہ پاک اس تحریک کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔

نیز اللہ سے دعا ہے کہ حضرت کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے حضرت کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔

مصنف کی اصلاحی کتب

1☆...مافعل اللہ بک۔ 2☆...اسلام کی خوبیاں۔3☆...اسرار الایمان فی حقائق الارکان۔4☆...میری سنت میری امت۔5☆...کیا حال ہے ؟6☆...موت کے وقت۔7☆... عقائد کی حکمتیں۔8☆... پانچ نمازوں کی حکمت۔9☆... قرآنی سورتوں کے مضامین۔10☆...سب سے پہلے سب سے آخر۔ 11☆... خطباتِ شفیقی جلد اول۔12☆...قصور کس کا ؟13☆...نصاب مسائلِ نماز۔14☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد اوّل۔15☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد دوم۔ 16☆...خطبات مصطفائی و خطبات شفیقی جلد سوم۔17☆...تدریس کے 26 طریقے۔ 18☆... رفیق التدریس۔19☆... تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے۔20☆... فیضانِ قرآن کورس۔21☆... فیضانِ شریعت کورس۔22☆... آسان فرض علوم۔23 ☆... آسان خطباتِ محرم۔24☆... تنظیمی نصاب و بیانات۔25☆...اعلی حضرت کا چرچا رہے گا۔26 ☆...آسان حنفی

نماز (ہندی)۔27☆... عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے ؟ 28☆... محمد اور احمد کے راز۔29☆... مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟30☆... ایک سے دس تک۔31☆... نکتے ہی نکتے۔32 ☆... امتِ محمدیہ کے سوالات اور قرآنی جوابات۔ 33☆... کامیابی کے دس اصول۔34☆... درسِ تصوف۔35☆... علماء کو اتنی فضیلت کیوں ملی؟36☆... درود کی حکمتیں۔37 ☆... چاند کی گواہی۔38☆... قربانی کی تاریخ اور حکمتیں۔39☆... دینِ اسلام کی خوبیاں۔40☆... آنکھوں کا تارانامِ محمد۔

مصنف کی درسی کتب

1 ☆... شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح 2☆... شَفِیْقِیَّہ شرح اَلْاَرْبَعِیْنَ النَّوَوِیَّہ 3☆... شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ اول)4☆... نُوْرُ الْمُغِیْث شرح تَیْسِیْر مُصْطَلَحِ الْحَدِیْث5☆...شَفِیْقُ النَّحْو لحل خُلَاصَةِ النَّحْو (حصہ دوم)6☆...القول الاظهر شرح الفقه الاكبر7☆...شَارِقُ الْفَلَاح شرح نُوْرُ الْاِیْضَاح8☆...عِرْفَانُ الْآثَار شرح مَعَانِي الْآثَار9☆...عِنَایَةُ الْحِکْمَت لِحَلِّ بِدَایَةُ الْحِکْمَت10 ☆...خَلِیْلِیَّہ شرح مُنَاظَرَةُ رَشِیْدِیَّہ11☆...کَلَامُ الْوِقَایَہ شرح شَرْحُ الْوِقَایَہ12☆...رَحْمَةُ الْبَارِی شرح تَفْسِیْرُ الْبَیْضَاوِی13☆...مُخْتَارُ التَّاوِیْل شرح مَدَارِكُ التَّنْزِیْل14☆...اَلدَّلَالَةُ الشَّاهِدَة شرح اَلْبَلَاغَةُ الْوَاضِحَة15☆...اَلْمُعْتَبَرُ الْمُعْتَرَف لحل الْمُعْتَقَدِ الْمُنْتَقَد16☆...سَلِیْمُ النَّظَر شرح نُزْهَةُ النَّظَر17☆...شَفِیْقُ النُّعْمَانِي لِحَلِّ شَرْحِ الْجَامِي18☆...عَطَایَةُ الْحِکْمَت شرح هِدَایَةُ الْحِکْمَت19☆... نحو کے دلچسپ سوالات20☆... صرف کے دلچسپ سوالات21... تسلیم التوقیت

مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کی کتب ڈاون لوڈ کرنے کا بار کوڈ



آنکھوں کا تارانامِ محمد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (پ۲۶،الفتح۲۹)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَ عَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَ عَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی انوکھی فضیلت

میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانئِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی زِیْدَ مَجْدُہٗ وَ شَرَفُہٗ وَ عِلْمُہٗ وَ عَمَلُہٗ اپنے رسالے "ضیائے درود و سلام" کے صفحہ نمبر 3، پر حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِی یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً صَافَحْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

ترجمہ: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار درودِ پاک پڑھے گا، قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا یعنی ہاتھ ملاؤں گا۔ (القربۃ الی رب العالمین لابن بشکوال، ص۹۰، حدیث ۹۰)

اے عاشقانِ رسول! درودِ پاک کی یہ فضیلت آپ نے پہلے بھی کئی بار سنی ہو گی لیکن نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس فرمان میں جو راز، حکمت اور فلسفہ پوشیدہ ہے شاید اس کی جانب آپ

کی توجہ نہیں گئی ہو گی، آج ان شاء اللہ الکریم آپ کے سامنے وہ راز اور حکمت و فلسفہ بیان کرتا ہوں۔

حدیث پر تین سوال

اس حدیثِ پاک پر تین سوال ہوتے ہیں:

(1)**پہلا سوال:** قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والے تمام مرد و عورت، مسلمین و کافرین سب جمع ہوں گے ہر طرف بھیڑ ہی بھیڑ ہو گی، دہشت کا ماحول ہو گا، گرمی کی شدت ہو گی، سورج سوا میل پر آ کر آگ برسا رہا ہو گا، گرمی کی وجہ سے لوگوں کے دماغ کھول رہے ہوں گے، ہر کوئی نفسی نفسی پکار رہا ہو گا، ایسے ہوش ربا یعنی ہوش اڑا دینے والے ماحول میں ہم رسول اللہ ﷺ کو کیسے اور کہاں تلاش کریں گے؟ جبکہ ایک قدم چلنا مشکل ہو گا۔

(2)**دوسرا سوال:** چلو اگر مان لیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے، لیکن اتنی بھیڑ بھاڑ میں پورا مصافحہ کیسے ہو پائے گا؟ وہاں تو کروڑوں عاشق جمع ہوں گے، ہر ایک کی خواہش ہو گی کہ حضور ﷺ مجھ سے مصافحہ کریں۔

(3)**تیسرا سوال:** اگر ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے، اور مصافحہ کرنے کا نمبر بھی آ گیا، لیکن کیا عجب حضور ﷺ مصافحہ کرنے سے منع فرما دیں، حضور ﷺ کو کیسے پتا چلے گا کہ میں دنیا میں 50 بار درودِ پاک پڑھنے والا ہوں؟

پہلے سوال کا جواب

اے عاشقانِ رسول! آپ کو جان کر بہت خوشی ہو گی کہ ہمارے نبی، اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان سوالوں کے جوابات چودہ سو سال پہلے صرف ایک لفظ میں دے دیا اور وہ لفظ ''صَافَحْتُہٗ'' ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''میں مصافحہ کروں گا'' لہذا قیامت کی بھیڑ میں ہمیں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ مصافحہ کرنے والا جس سے مصافحہ کرنا چاہتا ہے اسے خود تلاش کر لیتا ہے، لہذا قیامت میں ہم کہیں بھی ہوں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمیں خود تلاش کر لیں گے کہ فرمایا: ''صَافَحْتُہٗ'' میں خود مصافحہ کروں گا۔

دوسرے سوال کا جواب

دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمیں اس بات کی ٹینشن لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ پورا مصافحہ اور اچھے سے مصافحہ کیسے ہو پائے گا؟ کیوں؟ کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خود فرمایا: ''صَافَحْتُہٗ'' میں خود اس سے مصافحہ کروں گا، اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب مصافحہ کرتے ہیں تو پورا مصافحہ کرتے ہیں اور جب تک سامنے والا اپنا ہاتھ نہیں کھینچتا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنا ہاتھ مبارک نہیں کھینچتے جیسا کی ترمذی شریف کی حدیث میں ہے:

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے تو اپنا ہاتھ نہ کھینچتے حتی کہ وہ ہی اپنا ہاتھ کھینچتا تھا، اور آپ اپنا منہ اس کے منہ سے نہیں پھیرتے تھے حتی کہ وہ ہی اپنا منہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چہرے سے پھیرتا۔

(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، ج۸، ص۸۳)

لہذا قیامت میں حضور ﷺ سے پورا مصافحہ ہو گا۔ ان شاء اللہ الکریم

تیسرے سوال کا جواب

اور تیسر سوال تھا کہ حضور ﷺ کو کیسے پتا چلے گا کہ میں دنیا میں 50 بار درودِ پاک پڑھنے والا ہوں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ نے خود فرمایا: "صَافَحْتُهٗ" میں اس سے مصافحہ کروں گا یعنی مجھے علم ہے کہ کون مجھ پر درود پڑھنے والا ہے۔ اللہ پاک کی عطا سے ہمارے نبی ﷺ سب کچھ جانتے ہیں۔ امامِ عشق و محبت اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لیے تو فرمایا:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

ایک اور سوال

اے عاشقانِ رسول! تینوں سوالات کے جوابات حضور ﷺ کے صرف ایک لفظ میں مل گئے، لیکن یہاں پر ایک اور سوال ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ

قیامت کی گرمی اور دہشت میں مصافحہ کون کرے گا؟ کیونکہ جب کوئی بڑی مصیبت آتی ہے تو لوگ اس سے بچنے کی تدبیر کرتے ہیں اور اس مصیبت والے ماحول میں کوئی مصافحہ کرنا بھی چاہے تو لوگ مصافحہ نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں: زندگی رہی تو مصافحہ بعد میں کریں گے ابھی تو اس مصیبت سے بچنے کا کوئی سامان کیجیے۔

ایسے ہی قیامت کے دن ہر کوئی پریشان ہو گا، مصیبت میں گرفتار ہو گا، نجات کے راستے تلاش کرتا ہو گا، ایسے ہوش ربا ماحول میں کون کس سے مصافحہ کرے گا اور مصافحہ کرنے سے کیا ملے گا؟ جو مصافحہ کیا جائے۔

اسی طرح ایک سوال یہ بھی ہوتا ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی ﷺ درودِ پاک پڑھنے والے سے قیامت کے دن مصافحہ کریں گے، دنیا میں کیوں نہیں؟ قیامت میں مصافحہ کرنے سے کیا ملے گا؟ اگر دنیا میں مصافحہ کرتے تو ہمارے لیے شرف کا باعث ہوتا، نبی کی برکتیں ملتیں، ہم لوگوں کو کہتے پھرتے کہ میں نے حضور ﷺ سے مصافحہ کیا ہے، لیکن قیامت میں کس کو بتائیں گے؟ وہاں تو ہر طرف دہشت ہی دہشت ہو گی۔

اس سوال کا جواب

اے عاشقانِ رسول! معاملہ تو ایسا ہی ہے کہ مصیبت کے وقت کوئی مصافحہ نہیں کرتا بلکہ مصیبت سے بچنے کا سامان کرتا ہے مگر قیامت کے دن مصافحہ کرنے کو حضور ﷺ نے فرمایا ہے اور یہ مصافحہ کرنا درودِ پاک کے بدلے بطورِ انعام کے ہے اور انعام، انعام ہوتا ہے۔ اس مصافحہ کرنے کی حکمت اگرچہ ہمارے سمجھ میں نہیں آتی لیکن اس مصافحہ کرنے میں ہی قیامت کی مصیبتوں سے نجات پانے کا راز چھپا ہوا ہے۔ اور وہ راز یہ ہے کہ

ایک دفعہ حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر ایک شخص مہمان بن کر آیا، اس شخص کا بیان ہے کہ حضرتِ انس رضی اللہ عنہ کا دستر خوان چکنائی وغیرہ کی وجہ سے میلا ہو گیا، آپ رضی اللہ عنہ اپنی لونڈی کو حکم دیا کہ اس دستر خوان کو تنور کی آگ میں ڈال دو،

میں حیران ہوا اور دستر خوان کے جلنے کا منتظر تھا، کچھ دیر بعد اس دستر خوان کو تنور سے نکالا گیا تو اس کا میل کچیل سب ختم ہو چکا تھا، اور وہ نکھر کر صاف ستھرا ہو چکا تھا، حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے جب اس بارے میں پوچھا گیا کہ یہ دستر خوان تنور کی آگ میں جلا کیوں نہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضور ﷺ نے اس دستر خوان سے اپنے ہاتھ اور منہ کو پونچھا تھا جس کی وجہ سے اس پر آگ اثر نہیں کرتی۔

(مثنوی مولانا روم، مترجم، دفتر، سوم، ص۵۸)(خصائص الکبریٰ، ج، ۲، ص ۱۳۴)

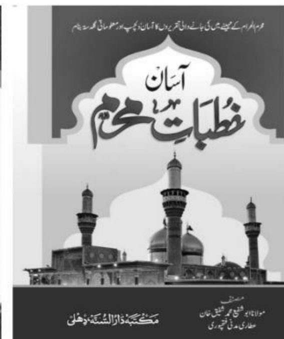
اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! شاید اب آپ کو قیامت میں مصافحہ کرنے کی حکمت سمجھ میں آگئی ہو گی، اگر نہیں آئی تو سنیئے: حضور ﷺ قیامت کے دن مصافحہ کر کے اپنے اس عاشق کو جہنم کی آگ سے بچانا چاہتے ہیں کہ جب وہ حضور ﷺ سے مصافحہ کرے گا تو اس کا ہاتھ، حضور ﷺ کے ہاتھ سے مس ہو گا اور حضور ﷺ کے ہاتھ یا جسم مبارک سے جو چیز چھو جاتی ہے اس کو نہ دنیا کی آگ جلا سکتی ہے اور نہ جہنم کی آگ۔ لہذا حضور ﷺ پر درودِ پاک پڑھنے والا درودِ پاک کی برکت سے حضور ﷺ سے قیامت میں مصافحہ کرے گا اور مصافحہ کرنے کی برکت سے جہنم کی آگ سے بچ جائے گا۔

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا، اب ہو گی یا روزِ جزا
دی ان کی رحمت نے صدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اور رہی یہ بات کہ قیامت میں ہی کیوں مصافحہ فرمائیں گے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قیامت آخرت ہے اور آخرت دنیا سے افضل اور بہتر ہے اس لیے حضور ﷺ بہتر جگہ

میں اپنے عاشق سے مصافحہ کریں گے۔ لہذا نیت کیجیے کہ ان شاء اللہ روزانہ پچاس بار درودِ پاک ضرور پڑھیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد



محمد ﷺ مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا

اے عاشقانِ رسول! ہمارے نبی، اللہ پاک کے آخری نبی ﷺ کی شان بہت بلند و بالا ہے، ہمارے اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت، ولیٔ نِعمت، عَظِیمُ البَرَکت، عَظِیمُ المَرتَبت، پروانۂ شَمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین وملّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بدعت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری الشاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرحمٰن اپنے نعتیہ دیوان بنام "حدائقِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزّت کا
نظر آتا ہے اِس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

معنی: "**مَظْھَر**" کا معنی "**ظاہر ہونے کی جگہ**" ہے۔ "**حق**" سے مراد "**اللہ پاک**" ہے۔ "**عزت**" کا معنی "**مقام ومرتبہ**" ہے۔

شعر کی تشریح: حضور ﷺ اللہ پاک کی عظمت وشان اور مقام ومرتبہ کے مظہرِ کامل (یعنی مکمل ظاہر ہونے کی جگہ) ہیں کہ نبی ﷺ کی ذات میں اللہ پاک کے جلوے نظر آتے ہیں جس کا بیان قرآنِ پاک میں موجود ہے۔

مَظْھَرِ حق ہو تمہیں، مُظْھِرِ حق ہو تمہیں
تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروڑوں درود

تشریح: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس شعر میں عرض کرتے ہیں: اے میرے نور والے آقا ﷺ! آپ ﷺ سے اللہ پاک کی شانیں ظاہر ہوتی ہیں اور آپ اللہ پاک کی عظمتوں کو ظاہر فرما کر حق اور باطل میں فرق کرنے والے ہیں، آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے

اللہ پاک کا جلال و جمال ظاہر ہوتا ہے، اللہ پاک آپ ﷺ کو مزید بلندیاں عطا فرمائے اور آپ ﷺ پر اپنی کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

اے عاشقانِ رسول! ان دو شعروں سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اللہ پاک نے ہمارے نبی ﷺ کو کتنا بڑا مقام و مرتبہ عطا فرمایا۔ اسی طرح اللہ پاک نے ہمارے نبی ﷺ کے نامِ مبارک کو بھی علوِ شان سے نوازا ہے، سگِ عطار کی کتاب **"محمد اور احمد کے راز"** کا مطالعہ کیجیے ان شاء اللہ اس کتاب کو پڑھ کر آپ کو یقین ہو جائے گا کہ ہمارے نبی ﷺ کا نامِ مبارک عام نام نہیں ہے۔ بلکہ نبی ﷺ کا نام مبارک "محمد" اللہ پاک کے نام "اللہ" کا مظہر ہے۔

اللہ تعالی کے تین ہزار نام

اے عاشقانِ رسول! یوں تو اللہ تعالی کے تین ہزار نام ہیں، ایک ہزار نام فرشتوں کو بتائے گئے، ایک ہزار نام انبیائے کرام علیہم السلام کو بتائے گئے، اور تین سو نام تورات میں ہیں، تین سو نام زبور میں ہیں، اور تین سو نام انجیل میں، یہ کل دو ہزار نو سو ہوئے، اور ۹۹ نام قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں مذکور ہیں، اب کل نام 2999 ہوئے، اور ایک نام وہ ہے جس کو صرف اللہ پاک ہی جانتا ہے۔ (تفسیر نعیمی جلد اول ص ۴۱)

اللہ تعالی کے تین ناموں میں تین ہزار نام

لیکن "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم" میں حق تعالی کے جو تین نام آئے (1)۔ اَللّٰه (2)۔ اَلرَّحْمٰن (3)۔ اَلرَّحِيْم۔ ان تین ناموں میں ان تین ہزار کے معنی پائے جاتے ہیں، لہذا

جس نے ان تین ناموں سے حق تعالی کو یاد کیا گویا اس نے تمام ناموں سے اس کو یاد کیا۔(تفسیر نعیمی جلد اول ص ۴۱)

اللہ تعالی کے مشہور و معروف نام

لیکن اللہ پاک کے تین ہزار ناموں میں سے مشہور و معروف نام 99 ہیں، جو کہ قرآن عظیم کے دامن میں موجود ہیں، اور ان تمام ناموں میں لفظِ ''اللہ''حق تعالی کا ذاتی نام ہے، اور باقی نام صفاتی ہیں۔

ذاتی نام اسے کہتے ہیں جو کہ صرف ذات کو بتائے، اور صفاتی نام وہ کہلاتے ہیں جو کہ ذات کے ساتھ ساتھ صفت (خوبی) کی طرف بھی اشارہ کریں۔

حضور ﷺ کے چودہ سو نام

اسی طرح حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اسمائے صفات (یعنی صفاتی نام) بے گنتی ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی نے **پانچ سو** جمع فرمائے۔

(المواہب اللدنیہ، الفصل الاول فی ذکر اسمائہ الشریفۃ ...الخ ، ۱ / ۳۶۶ ملخصًا)

سیرتِ شامی میں **تین سو** اور اضافہ کیے اور اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کا قول ملفوظاتِ اعلی حضرت میں لکھا ہے، اعلی حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:''میں نے **چھ سو** اور ملائے، کل **چودہ سو** ہوئے اور حضور کے اسما(نام) ہر طبقے میں مختلف ہیں اور ہر ہر جنس میں جداگانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں، پہاڑوں میں اور''۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ، ص ۹۲)

لیکن حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مشہور و معروف نام 99 ہیں، اور ان میں سے ذاتی نام صرف دو ہیں، آسمانوں میں ''**اَحْمَد**'' اور زمین میں ''**مُحَمَّد**'' صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

محبت و عشق میں فرق

اے عاشقانِ رسول! دل اگر کسی کی جانب مائل ہو جائے تو اسے "مَحبّت" کہا جاتا ہے اور یہی محبت اگر شدّت اختیار کر لے تو "عشق" کہلاتی ہے۔ عشق دو طرح کا ہوتا ہے:

(1)۔۔۔مجازی عشق: یعنی انسانوں کا انسانوں سے عشق۔

(2)۔۔۔حقیقی عشق: یعنی اللہ اور اس کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت ۔

مجازی عشق اور حقیقی عشق میں فرق

(1)۔ مجازی عشق بندے کو اکثر دوزخ کے راستے پر لے جاتا۔ جبکہ حقیقی عشق بندے کو جنّت کے راستے پر چلاتا ہے۔

(2)۔ مجازی عشق بندے کو تباہ و برباد کرتا ہے اور حقیقی عشق بندے کو شاد و آباد کرتا ہے۔

(3)۔ حقیقی عشق میں بڑی قوت ہوتی ہے، کہ حقیقی عشق رکھنے والا کبھی سَخْت طوفان کا سامنا کرتا، کبھی فرعون کا مقابلہ کرتا، کبھی اللہ پاک کے حکم پر قربانی کے لیے سَر رکھ دیتا اور کبھی بے خطر آگ میں کود پڑتا ہے جبکہ مجازی عشق والا اپنا فائدہ حاصل کرنے اور اپنا اُلُّو سیدھا کرنے کے تاک میں رہتا ہے۔

(4)۔ حقیقی عشق سے دونوں جہان میں سرخروئی حاصل ہوتی ہے جبکہ مجازی عشق سے دونوں جہان میں رسوائی ملتی ہے۔

(5)۔ حقیقی عشق والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے جبکہ مجازی عشق والا ہمیشہ پریشان اور ناکام ہوتا ہے۔

(6)۔ حقیقی عشق والا عزت پاتا ہے جبکہ مجازی عشق والا بدنامی کا حقدار ہوتا ہے۔

(7)۔ حقیقی عشق والا مر کر بھی زندہ رہتا ہے جبکہ مجازی عشق والا زندہ رہ کر مر جاتا ہے۔

(8)۔ مجازی عشق کرنے والا اپنے محبوب کے دوسرے عاشقوں سے نفرت کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ میرا محبوب میرے علاوہ کسی سے محبت نہ کرے اور میرے علاوہ اس کا کوئی عاشق نہ ہو جبکہ حقیقی عشق والا اپنے محبوب کے دوسرے عاشقوں سے محبت کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ میرا محبوب سب سے محبت کرے اور ساری دنیا میرے محبوب کی عاشق ہو جائے۔

بے خطر کُود پڑا آتشِ نَمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لب بام ابھی

عشقِ حقیقی کے ثمرات

اے عاشقانِ رسول! حقیقی عشق سے مراد اللہ و رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کامل محبت ہے، اور اللہ و رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت کی دولت جس کے دل کے خزانے میں جمع ہو جاتی ہے اُسے ختم ہونے والی دنیا سے بیگانہ کر دیتی ہے، وہ ہر وقت اپنے حقیقی محبوب کے تصور اور جلووَں میں گم رہتا ہے اور محبت اور معرفت کی لذّت

میں کھو کر دنیا سے کنارہ کش ہو جاتا ہے، پھر وہ اپنے محبوب کی سنتا، اپنے محبوب کی مانتا اور اُسی کی چاہت پر چلتا ہے، اپنے محبوب کی اداؤں کو اپنا کر اپنی زندگی گزارتا یہاں تک کہ اپنے محبوب کے نام پر جان تک قربان کر دیتا ہے۔

تیرے نام پر سر کو قربان کر کے
تیرے سر سے صدقہ اتارا کروں میں

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں

ایمانِ کامل کی بنیاد

اے عاشقانِ رسول! ہر مسلمان پر لازم وضروری ہے کہ وہ اپنے اللہ پاک سے محبت کرے، اس کے بتائے ہوئے احکامات پر چلے، کیونکہ وہی ہم سب کا خالق اور مالک ہے یعنی ہمیں پیدا کرنے والا اور ہماری ہر چیز کا مالک ہے۔ پھر اللہ پاک کی محبت کے بعد سب سے بڑی نعمت اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت کے بغیر بندۂ مومن کا گزارا ہو ہی نہیں سکتا۔ مومن تبھی کامل مومن ہوتا ہے جب وہ اپنے ماں باپ، آل اولاد، اپنی جان اور ساری کائنات سے بڑھ کر اپنے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کرے، اور اس کا حکم خود ہمارے اللہ پاک نے ہمیں قرآنِ پاک میں دیا ہے۔

چنانچہ پارہ 10، سورۂ توبہ کی آیت نمبر 24 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ-اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ (پ۱۰، التوبۃ:۲۴)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے، اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

اے عاشقانِ رسول! انسان کے اندر والدین، اولاد، بھائی، بیوی، خاندان اور مال، تجارت اور مکان ان سب چیزوں سے محبت فطری چیز ہے، لیکن اللہ پاک اپنے بندوں کو آگاہ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے اندر ان سب چیزوں کی محبت میری اور میرے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت سے بڑھ جائے تو تم گویا خطرہ کی حد میں داخل ہو چکے ہو اور بہت جلد تم کو میرا غضب و عذاب اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ ایک مومن کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت نہ صرف یہ کہ فرض ہے بلکہ سب سے قریبی رشتہ داروں اور سب سے قیمتی سامان پر مقدم یعنی پہلے ہے۔

اور ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بھی اس بارے میں فرمایا چنانچہ بخاری شریف کی حدیث ہے:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

ترجمہ: تم میں کا کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب نہ ہو جاؤں۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول..... الخ، الحدیث:۱۵، ج۱، ص۱۷)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے کی مثال

اے عاشقانِ رسول! قرآن کی آیت اور بخاری شریف کی حدیث کو پڑھ کر شاید آپ کے دل میں یہ بات آ رہی ہو کہ ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسی محبت ہونی چاہیے؟ لہٰذا اس بارے میں آپ کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں جس کو پڑھ کر اس بات کا اندازہ بہت اچھے طریقے سے لگایا جا سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کیسی ہونی چاہیے چنانچہ بخاری شریف کی حدیث ہے:

ایک روز حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ تو اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: **"اس کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"**۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: **"اس ذات کی قسم! جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی آپ میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں"**۔ اس پر اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ہاں اب! اے عمر! (یعنی **اے عمر اب تم کامل مومن ہو**)۔ (صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت..... الخ، الحدیث:۶۶۳۲، ج۴، ص۲۸۳)

اے عاشقانِ رسول! جس بھی دور میں مسلمانوں نے اپنے نبی ﷺ سے حد درجہ محبت کی وہ اس دور میں کامیاب رہے اور جس دور میں مسلمانوں نے اپنے نبی ﷺ سے محبت کرنے میں کمی کی اس دور میں وہ ناکام رہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے بلکہ ہر عقل رکھنے والا اور تھوڑی بہت دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والا اس بات کو جانتا ہے۔ آیئے آپ کے سامنے کچھ عشقِ رسول ﷺ کے فائدے بیان کرتا ہوں چنانچہ:

عشقِ رسول کے فوائد

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کے آخری نبی ﷺ سے محبت کرنے کو عشقِ رسول کہتے ہیں اور عشقِ رسول جب کامل ہو جاتا ہے تو عشقِ رسول کیا کرتا ہے؟ حضرت مولانا صوفی محمد اکرم رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی زبانی سنیئے: عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اگر پورے طور پر دل میں جاگزیں ہو یعنی پیوست ہو جائے تو اتّباعِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یعنی نبی ﷺ کی پیروی کا ظہور ہوتا، اللہ پاک کے احکامات پر عمل کرنے اور سیرتِ نبوی کی پیروی عاشق کے رگ رگ میں سماجاتی ہے، دل و دماغ اور جسم و روح پر کتاب و سنّت کی حکومت قائم ہوجاتی ہے، مسلمان کی مُعاشرت سنور جاتی ہے، آخِرت نکھر جاتی ہے، تہذیب و ثقافت کے جلوے بکھر جاتے ہیں اور کمزور انسان میں وہ قوت ظاہر ہوتی ہے جس سے جہاں بینی وجہاں بانی کے جوہر کُھلتے ہیں۔

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

(صحابہ کرام کا عشقِ رسول، ص۱۷)

سچے عاشقانِ رسول

اے عاشقانِ رسول! سچّی بات ہے کہ عشقِ رسول کی تاثیر بڑی حیرت انگیز ہے، یہ مشکلات میں بندۂ مومن کی بھرپور راہنمائی کرتا، روحانی بیماریوں کا شافی علاج کرتا، اندھیروں میں روشنی بکھیرتا، بھٹکے ہوئے لوگوں کو سوئے حرم لے جاتا اور مخلوق کو خالق سے ملاتا ہے۔ یہ عشقِ رسول ہی تو ہے جس نے حضراتِ صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی غلامی میں ایسا مُستَغرَق و مُنہمِک کر دیا کہ انہیں دنیا کی کسی چیز اور نسبت سے کوئی غرض نہ رہی، وہ سب کچھ برداشت کر سکتے تھے مگر انہیں اپنے جانِ جاناں اور دلوں کے چین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں ذرَّہ بھر بے اَدبی گوارہ نہیں تھی، وہ اپنے آقا و مولا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بے پناہ محبت کرتے تھے، بات اگر مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے دین کی تبلیغ کی ہوتی تو وہ نفوس قدسیہ اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لیے پیش کر دیتے، اپنے گھر بار، آل اولاد کو چھوڑ دیتے۔ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے ہر حکم کے سامنے سرِ تسلیم خَم کرتے۔ صحابہ کا اندازِ عشق یہ عشقِ رسول ہی تھا کہ رَحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وضو کا پانی یا جسمِ اَطہر سے جُدا ہونے والے بال حاصل کرنے میں بے حد کوشش کرتے، آپ کا لُعابِ دَہن یعنی تھوک مبارک ہاتھوں میں لے کر اپنے چہروں اور جسم پر ملتے تھے۔ مصطفٰی جانِ رَحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پوچھتے: مَایَحۡمِلُکُمۡ عَلٰی ھٰذَا یعنی کیا چیز تمہیں ایسا کرنے پر اُبھارتی ہے؟ تو "جان ہے عشقِ مصطفٰے"

کے سچّے مصداق عرض کرتے: حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِہٖ یعنی اللہ ورسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت ہم سے ایسا کرواتی ہے۔(مشکوٰۃ، ج۲، ص۲۱۶، حدیث:۴۹۹۰)

اسی لیے تو کوئی صدیقِ اکبر، کوئی فاروقِ اعظم، کوئی غنی وباحیا اور کوئی شیر خدا ومشکل کشا بن گئے، الغرض اس نعمتِ عظمٰی کی بدولت ہر صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہم آسمانِ ہدایت کا چمکتا دمکتا ستارہ بن گیا۔

اور صحابہ کرام نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ایسی محبت کی جس کی مثال اب دنیا میں نہیں ملتی چنانچہ:

جب آپ یاد آجاتے ہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم آپ یقیناً میرے نزدیک میری جان اور میری اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، لیکن جس وقت آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم یاد آجاتے ہیں تو جب تک آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو دیکھ نہ لوں قرار نہیں آتا، لیکن اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد جنت میں داخل ہو کر آپ انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند مقام میں ہوں گے اور میں نیچے درجے میں ہونے کے سبب اندیشہ کرتا ہوں کہ کہیں آپ کو نہ دیکھ سکوں۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم خاموش رہے اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر حاضر ہوئے:

وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا ﴿۶۹﴾ (پ۵، النساء:۶۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث:۵۵۱۶، ج۴، ص۲۶۷)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف گوارا نہیں

اللہ اکبر! اسی لیے صحابۂ کرام علیہم الرضوان ایک لمحہ کے لیے بھی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو بے چین دیکھنا گوارا نہ کرتے۔ فتح مکہ سے پہلے مشہور صحابی حضرت زید رضی اللہ عنہ دشمنان اسلام کے نرغے میں آگئے، صفوان بن امیہ نے ان کو قتل کرنے کے لیے اپنے غلام نِسطاس کے ساتھ مقامِ تنعیم بھیجا۔ حضرت زید رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حدود حرم سے باہر لے جایا گیا، تو ابوسفیان نے (جو ابھی اسلام نہ لائے تھے) ان سے پوچھا: زید! میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم پسند کر سکتے ہو کہ اس وقت ہمارے پاس تمہاری جگہ محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) ہوں اور ہم ان کو قتل کریں اور تم آرام و سکون سے اپنے اہل یعنی بال بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں رہو۔ حضرت زید نے جواب دیا اللہ پاک کی قسم! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس وقت میرے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جہاں کہیں بھی ہوں ان کو ایک کانٹا بھی چبھے اور میں آرام و سکون سے اپنے گھر والوں کے ساتھ رہوں۔ یہ سن کر ابوسفیان نے کہا میں نے ایسا کہیں نہیں دیکھا کہ کسی سے ایسی محبت کی جاتی ہو، جیسی محبت محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ان کے صحابہ کرتے ہیں ،رضی اللہ عنہم ۔اس کے بعد حضرت زید رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔

(شرح الشفاء للقاضی عیاض، باب الثانی، فصل فیمارُوی عن السلف، ج ۲، ص ۴۴)

اے عاشقانِ رسول! یہ کسی ایک صحابی کی حالت نہیں تھی بلکہ ہمارے نبی ﷺ کے ہر صحابی کی یہی حالت تھی کہ وہ اپنے نبی ﷺ کو کسی تکلیف میں دیکھنا پسند ہی نہیں کرتے تھے۔ اور اپنے نبی ﷺ سے ایسی محبت کرتے تھے جس کی تعریف اس وقت ان لوگوں نے کی جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے چنانچہ:

صحابہ کا اندازِ عشق

عروہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ جب قریش نے انہیں (ایمان لانے سے پہلے) صلح حدیبیہ کے سال، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں بھیجا، انہوں نے صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بے پناہ تعظیم دیکھی، انہوں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جب بھی وضو فرماتے تو صحابۂ کرام علیہم الرضوان وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے بے حد کوشش کرتے حتیٰ کہ قریب تھا کہ وضو کا پانی نہ ملنے کے سبب لڑ پڑیں۔ انہوں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم دہن (منہ) مبارک یا بینی (ناک) مبارک کا پانی ڈالتے توصحابۂ کرام علیہم الرضوان اسے ہاتھوں میں لیتے، اپنے چہرے اور جسم پر ملتے اور آبرو پاتے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کوئی بال جسم اطہر سے جدا نہیں ہوتا تھا مگر اس کو حاصل کرنے کے لئے صحابہ جلدی کرتے، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم انہیں کوئی حکم دیتے تو فوراً اس پر

عمل کرتے اور جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم گفتگو فرماتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سامنے خاموش رہتے اور تعظیم کی وجہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتے۔(الشفاء، الباب الثالث، ج ۲، ص ۶۹)

جب عروہ بن مسعود مشرکوں کے گروہ میں واپس گئے تو انہیں کہا: کہ اے گروہ قریش! میں بڑے بڑے متکبر و مغرور سلاطین و بادشاہوں کی مجلسوں میں رہا ہوں اور ان کی صحبتیں اٹھائی ہیں۔ میں قیصر و کسری اور نجاشی کے درباروں میں گیا ہوں اور رہا ہوں لیکن میں نے ان میں سے کسی بھی بادشاہ کے کسی بھی خدمت گار کو ایسا ادب و احترام کرتے نہیں دیکھا جیسا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابہ محمد ﷺ کا ادب و احترام کرتے ہیں۔ جب وہ اپنے دہن (منہ) مبارک سے لعاب (تھوک) شریف نکالتے ہیں تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے رخساروں یعنی گالوں پر ملتے ہیں، جب کسی ادنیٰ اور معمولی کام کا حکم دیتے ہیں تو اس پر عمل کرنے کے لیے بزرگ ترین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی سبقت کرتے آگے بڑھتے ہیں، جب ان کے حضور کوئی بات کرتا ہے تو وہ آواز کو پست (آہستہ) کر کے بات کرتا ہے اور جب محمد ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو تمام لوگ انتہائی ادب و احترام کے ساتھ سنتے ہیں اور نگاہ ملا کر بات نہیں کرتے، محمد ﷺ کے روئے مبارک یعنی چہرے پر کوئی نگاہ نہیں جما سکتا، جب وضو کرتے ہیں تو وضو کا پانی زمین پر نہیں گرتا بلکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم لپک لپک کر اسے بھی اپنے ہاتھوں پر لے لیتے ہیں، جب داڑھی شریف میں اور سر اقدس میں کنگھی فرماتے ہیں اور کوئی موئے مبارک یعنی بال مبارک جسم

شریف سے الگ ہوتا ہے تو اس بال شریف کو عزت واحترام کے ساتھ تبرک جان کر لے لیتے ہیں اور اس تبرک کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ وہ حالات ہیں جن کا میں نے مشاہدہ کیا ہے۔

عروہ بن مسعود نے یہ تمام باتیں کہنے کے بعد قریش کی قوم کے سامنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شجاعت، مردانگی، یک جہتی، جذبۂ جہاد، شوق شہادت، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ایثار و محبت کا جذبہ وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی قوم سے کہا: کہ خدا کی قسم! میں نے ایسا لشکر دیکھا ہے جو تم سے کبھی منہ نہ موڑے گا میدان جنگ میں یہ تم سب کو مار ڈالیں گے اور تم پر غالب آجائیں گے۔ (مدارج النبوت، قسم سوم، باب ششم، ج ۲، ص ۲۰۷، ملخصاً)

صحابہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں

اے عاشقانِ رسول! ان واقعات سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا جذبۂ صادق ظاہر ہو جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے محبوب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ اپنے قلبی لگاؤ اور والہانہ عشق کے آداب کی تکمیل میں ایثار و قربانی کی جو مثالیں پیش کیں وہ ہمارے لیے مشعل راہ ہیں، آج بھی اگر ہم ان کی پیروی کریں تو سینوں میں عشق رسول کی شمع فروزاں ہو سکتی ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حقیقی معنوں میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی لازوال دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین!

ہم میں اور ان میں فرق

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے، ہمارے صحابۂ کرام ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کیسی محبت کیا کرتے تھے؟ وہ بھی مسلمان تھے اور ہم بھی مسلمان ہیں۔ وہ بھی نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھنے والے تھے اور ہم بھی نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھنے والے ہیں۔ وہ بھی اللہ پاک کو ماننے والے تھے اور ہم بھی اللہ پاک کو ماننے والے ہیں۔ وہ بھی قرآن کو ماننے اور پڑھنے والے تھے اور ہم بھی قرآن کو ماننے اور پڑھنے والے ہیں۔ لیکن ان میں اور ہم میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

تھے تو آبا وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو

اے عاشقانِ رسول! ذرا سوچو تو سہی! کہ آخر صحابۂ کرام کے اندر کون سا جذبہ تھا جس نے ہر مرد و عورت بلکہ بچّے بچّے کو اسلام کا شیدائی بنا دیا تھا؟ اگر آپ نے گہرائی سے سوچا تو ضرور یہی جواب ملے گا کہ وہ کامِلُ الایمان موءمن تھے، وہ جوشِ ایمانی کے جذبے سے سرشار تھے اور آہ! آج کا مسلمان اکثر کمزوریٔ ایمان کا شکار ہے۔ اُن کے پیشِ نظر ہر دم اللہ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا ہوا کرتی تھی مگر ہائے افسوس! آج کے مسلمانوں کی اکثریت کی اب اس طرف کوئی توجُّہ نہیں۔ وہ اللہ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت سے سرشار تھے اور وائے بدنصیبی! آج کے مسلمانوں کی بھاری اکثریت دنیا کی مَحَبَّت میں مُستغرق (مُس۔ تغ۔ رَق) ہے۔ وہ اعلیٰ کردار کے مالک ہوا کرتے تھے مگر آج کے اکثر

مسلمان فقط گُفتار (یعنی باتوں) کے غازی بن کر رہ گئے ہیں۔ آہ! صد ہزار آہ! ہم نے دنیا کی مَحَبَّت میں ڈوب کر، رِضائے الٰہی کے کاموں سے دور ہو کر، اپنی زندگیوں کو گناہوں سے آلود کرکے، اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّتوں کے سانچے میں خود کو ڈھالنے کے بجائے اغیار کے فیشن کو اپنا کر اپنی حالت خود آپ بِگاڑ ڈالی ہے۔ پارہ 13 سُوْرَۃُ الرَّعْد کی گیارہویں آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ۔

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدل دیں۔ (پ،۱۳، الرعد،۱۱)

ہمارا بدلا ہوا حال

افسوس! صد ہزار افسوس! بے عملی کے سبب ہم ذلّت و رُسوائی کے گہرے گڑھے میں نہایت ہی تیزی کے ساتھ گرتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک وقت وہ تھا جب مسلمان کے نام سے لوگ لَرزَہ بَر اَنْدام ہو جایا کرتے تھے اور آج معاملہ الٹا نظر آرہا ہے۔ پہلے کے مسلمانوں کو دیکھ کر لوگوں کو اللہ کی پہچان نصیب ہو جاتی تھی اور اب کے مسلمانوں کو دیکھ کر لوگ دینِ اسلام سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔ امت کا حال اس وقت بے حال ہے۔

جس کی زبان سے اللہ اور اس کے رسول کا ذکر ہونا چاہیے، آج اس کی زبان فلمی گانے گا رہی ہے۔ جس کو مکے اور مدینے کے نورانی مناظر دیکھنے چاہیے، آج وہ گندی فلمیں دیکھ رہا ہے۔ جس کو نماز پڑھ کر اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانا چاہیے، وہ نمازوں

کو چھوڑ کر اپنے نبی ﷺ کو تکلیف پہنچا رہا ہے۔ مسلمانوں کے جس علاقے، جس بستی اور جس گھر میں نظر ڈالیے بے عملی اور بد عملی ہی دکھائی دیتی ہے۔ جس کو سمجھاؤ، وہ کہتا سنائی دیتا ہے: ''یا شیخ! اپنی اپنی دیکھ''۔ کوئی کہتا ہے: ''کھاؤ پیو جان بناؤ''۔ کسی کو نماز پڑھنے کی دعوت دو تو وہ کہتا ہے بھائی! ابھی بوڑھے تھوڑے ہی ہو گیے ہیں جو نماز پڑھیں، ابھی تو ہم جوان ہیں، جب بوڑھے ہو جائیں گے تب اللہ اللہ کر لیں گے۔ اَسْتَغْفِرُ اللہ!

معاملہ بڑا نازک ہے، سمجھ میں نہیں آتا کہ مسلمانوں کے اس بگڑے ہوئے حال کو کیسے درست کیا جائے۔ نہ اسباب، نہ کسی کا ساتھ۔ بس اب حضور ﷺ کی بارگاہ میں یہی عرض کرنے کو رہ گیا ہے:

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وَقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تِری آ کے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پَردَیس میں وہ آج غریبُ الغُربا ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کِسریٰ
خود آج وہ مہمان سَرائے فُقَرا ہے

وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے فَرُوزاں
اب اس کی مجالس میں نہ بَتی نہ دِیا ہے

جس دین کی حُجت سے سب اَدیان تھے مغلوب
اب مُعتَرِض اس دین پہ ہر ہَر زہ سَرا ہے

چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں
پیاروں میں مَحبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے
گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی
پر نام تری قوم کا یاں اب بھی بڑا ہے
ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مُدّت سے اسے دَورِ زماں میٹ رہا ہے
وہ قوم کہ آفاق میں جو سَر بَفلک تھی
وہ یاد میں اَسلاف کے اب رُو بَقضا ہے
جو قوم کہ مالِک تھی عُلُوم اور حِکَم کی
اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے
کھوج ان کے کمالات کا لگتا ہے اب اتنا
گم دَشت میں اک قافلِہ بے طَبَل و دَرا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے
فریاد ہے! اے کشتیٔ امّت کے نگہباں !
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
اے چشمۂ رحمت بِاَبِی اَنتَ وَ اُمِّی
دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے

جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چھُڑایا
جب تُو نے کیا نیک سُلوک ان سے کیا ہے
سو بار ترا دیکھ کے عَفو اور تَرَحُّم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے
برتاؤ ترے جبکہ یہ اَعدا سے ہیں اپنے
اَعدا سے غلاموں کو کچھ امّید سِوا ہے
کر حق سے دعا اُمّتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت اِس کا جہاز آکے گھرا ہے
اُمّت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
دِلدادہ ترا ایک سے ایک ان میں سِوا ہے
کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا
اب تک تو ترے نام پہ ایک ایک فِدا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں بالآخِر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے
خود جاہ کے طالِب ہیں نہ عزّت کے ہیں خواہاں
پر فکر ترِے دین کی عزت کی سَدا ہے

احساسِ ذمہ داری پیدا کیجئے

اے عاشقانِ رسول! نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ اپنے کردار کا جائزہ لیجئے۔ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کیجئے اور اپنے اندر از سرِ نو جوشِ ایمانی پیدا کیجئے اور اپنی یہ دینی سوچ بنائیے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ الله۔ اگر آپ نے اپنی ذِمّہ داری کو سمجھ کر اللہ و رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت میں ڈوب کر اس دینی کام کا بیڑا اُٹھالیا تو اللہ و رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیار کی برکت سے اِنْ شَآءَ الله آپ کا دونوں جہاں میں بَیڑا پار ہو گا۔

ہم کو اللہ اور نبی سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ الله اپنا بیڑا پار ہے

مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان کی جان ہیں

اے عاشقانِ رسول! ان تمام باتوں سے ظاہر ہوا کہ ہماری کامیابی صرف اور صرف اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان کے مطابق زندگی گزارنے میں ہے۔ اور اللہ پاک نے ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تمام نبیوں سے افضل و اعلی کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امت کو تمام امت سے افضل و اعلی کیا۔ اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ اپنے آقا و مولی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان کا کچھ یوں تذکرہ کرتے ہیں اور دنیا کو یہ پیغام دیتے ہیں، کہ اے لوگوں! یقیناً ہمارے مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان یہ ہے:

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

اے عاشقانِ رسول! ذرا سوچو، غور سے سوچو، کہ قرآن نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ایمان بتائے، اور ایمان نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جان بتائے، تو اس نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کیا شان ہو گی؟ تبھی تو مجددِ دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمَارا نبی
سب سے بالا و وَالا ہمَارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمَارا نبی
دونوں عالَم کا دُولہا ہمَارا نبی

ہم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچا رہے ہیں

پس قرآن نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ایمان بتایا، اور ایمان نے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جان بتایا، تو اب آپ بتائیں کہ کوئی شخص ایسا دنیا میں ہے، جو اپنی جان کو تکلیف پہنچائے، جو اپنی جان کو مصیبت میں ڈالے، اپنے آپ کو سردیوں کی راتوں میں گھر کے باہر برہنہ رکھ کر اپنی جان کو تکلیف پہنچائے۔

آپ یہی جواب دیں گے کہ، نہیں نہیں، دنیا میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے، بلکہ لوگ تو اپنی جان کو آرائش وزیبائش کے محلات میں آرام سے رکھنے کی تمنا کرتے ہیں، ہاں! وہ شخص جو پاگل ہو جسے دنیا ومافیہا کی کچھ خبر نہ ہو، وہ ایسا کرے تو ہو سکتا ہے، ورنہ جو ذی شعور ہو، عقل مند ہو وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

اے عاشقانِ رسول! اب میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، کیونکہ الحمد اللہِ آپ عقلمند ہیں، اللہ پاک نے آپ کو عقل سے نوازا ہے، شعور سے سرفراز فرمایا ہے، آپ شعور مند ہیں، لہٰذا آپ سے سوال ہے، کہ جب آپ کا ایمان نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جان بتا رہا ہے، تو نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کی جان ہوئے اور جان کیا چیز ہے؟ اگر جان سے بھی کوئی اعلیٰ چیز ہوتی، اور اس سے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تشبیہ دی جاتی تب بھی کم تھا، کہ اعلی حضرت فرماتے ہیں:

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے! صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

کہ ہمارا جو دنیا میں وجود ہے، وہ مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقے میں ہے، تو جب کوئی اپنی جان کو تکلیف نہیں پہنچاتا، تو ہم اور آپ اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتوں کو ترک کر کے اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تکلیف کیوں پہنچا رہے ہیں؟ آج ہم اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان کو ترک کر کے کیوں انہیں تکلیف پہنچا رہے ہیں؟

ہاں! ہاں! آج ہم لوگ اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتوں کو چھوڑ کر فیشن اپنا کر، آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ ذرا کان لگا کر اس فرمانِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سنئے:

میرے گروہ میں سے نہیں

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

ترجمہ: جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرے گروہ سے نہیں۔

(کنزالعمال بحوالہ ابن عساکر ابی ایوب حدیث ۱۸۱۴۶ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۹۸/۷)

مرنے کے بعد کی ہوشرُبا منظر کشی

اے غافِل اسلامی بھائی! ذرا ہوش کر!! مرنے کے بعد تیری ایک نہ چلے گی، تیرے ناز اٹھانے والے تیرے کپڑے بھی اتارلیں گے۔ تو کتنا ہی بڑا سرمایہ دار سہی، تجھے وُہی کورے لٹھے کا کفن پہنائیں گے جو فٹ پاتھ پر دم توڑ دینے والے لاوارِث کو پہنایا جاتا ہے۔ تیری کار ہے تو وہ بھی گیرج میں کھڑی رہ جائے گی۔ تیرے قیمتی لباس صندوق میں دھرے رہ جائیں گے۔ تیرا مال و متاع اور خون پسینے کی کمائی پر وُرَثاء قابِض ہوجائیں گے۔ "اپنے" اشک بہارہے ہوں گے۔ "بیگانے" خوشیاں منارہے ہوں گے۔ تیرے ناز اٹھانے والے تجھے اپنے کندھوں پر لاد کر چل دیں گے اور ایک ایسے ویرانے میں لے آئیں گے کہ تو کبھی اس ہولناک سنّاٹے میں خُصُوصاً رات کے وقت ایک گھڑی بھی تنہا نہ آیا تھا، نہ آسکتا تھا بلکہ اس کے تصوُّر سے ہی کانپ جایا کرتا تھا۔ اب گڑھا کھود کر تجھے منوں مِٹّی تلے دَفن کرکے تیرے سارے عزیز چلے جائیں گے۔ تیرے پاس ایک رات تو بہت دور کی بات ایک گھنٹہ

بھی ٹھہرنے کے لئے کوئی راضی نہ ہو گا۔ خواہ تیرا چہیتا بیٹا ہی کیوں نہ ہو، وہ بھی بھاگ کھڑا ہو گا۔ اب اس تنگ و تاریک قَبْر میں نہ جانے کتنے ہزار سال تیرا قیام ہو گا۔ تو حیران و پریشان ہو گا، افسردگی چھائی ہو گی، قَبْر بھینچ رہی ہو گی، تو چِلّا رہا ہو گا، حسرت بھری نگاہوں سے عزیزوں کو نگاہوں سے اَوجھل ہوتا ہوا دیکھ رہا ہو گا، دل ڈوبتا جا رہا ہو گا۔

قبر کے سوالات

اتنے میں قَبْر کی دیواریں ہلنا شروع ہوں گی اور دیکھتے ہی دیکھتے دو خوف ناک شکلوں والے فِرِشتے (منکَر و نکیر) اپنے لمبے لمبے دانتوں سے قَبْر کی دیوار کو چیرتے ہوئے تیرے سامنے آموجود ہوں گے، ان کی آنکھوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے، کالے کالے مُہِیب (یعنی ہیبت ناک ڈراؤنے) بال سر سے پاؤں تک لٹک رہے ہوں گے، تجھے جِھڑک کر بٹھائیں گے۔ کَرخت (یعنی نہایت ہی سخت) لہجے میں اس طرح سُوالات کریں گے: "مَنْ رَّبُّكَ؟" (یعنی تیرا رب کون ہے؟) "مَا دِيْنُكَ؟" (یعنی تیرا دین کیا ہے؟) اِتنے میں تیرے اور مدینے کے درمِیان جتنے پردے حائل ہوں گے، سب اُٹھا دیئے جائیں گے کسی کی موہنی، دلرُبا اور پیاری پیاری صورت سامنے آجائے گی۔ یا وہ عظیم اور پیاری ہستی خود تشریف لے آئے گی۔ کیا عجب! تیری آنکھیں شرم سے جُھک جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ تُو سوچ میں پڑ جائے کہ نِگاہیں اُٹھاؤں تو کیسے اُٹھاؤں! اپنی بگڑی ہوئی صورت دِکھاؤں تو کیسے دکھاؤں! یہ وُہی تو میرے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم ہیں جن کا میں کلمہ پڑھا کرتا تھا۔ اپنے آپ کو ان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کا غلام بھی کہتا تھا۔

لیکن میں نے یہ کیا کیا؟

مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہ فرمایا

پیارے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے تو یہ فرمایا: "داڑھی بڑھاؤ، مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو، یہودیوں جیسی صورت مت بناؤ۔" لیکن ہائے میری بد بختی! میں چند روزہ دنیا کی زینت میں کھو گیا۔ فیشن نے میرا ستیاناس (سَت۔تِیا۔ناس) کر دیا۔ آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کے سختی سے منع کرنے کے باوُجود میں نے چہرہ یہودیوں یعنی مدنی آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کے دشمنوں جیسا ہی بنایا۔ ہائے! اب کیا ہو گا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ میری بگڑی ہوئی شکل دیکھ کر سرکارِ عالی وقار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم منہ پھیر لیں اور یہ فرمادیں کہ "یہ تو میرے دشمنوں والا چہرہ ہے، میرے غلاموں والا نہیں!!" اگر خدا نخواستہ ایسا ہوا تو سوچ اُس وقت تجھ پر کیا گزرے گی۔

نہ اُٹھ سکے گا قِیامت تلک خدا کی قسم
اگر نبی نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

توبہ کر لیجئے ابھی موقع ہے

اے عاشقانِ رسول! ایسا نہیں ہو گا، اِن شاءَ اللہ ہر گز نہیں ہو گا۔ ابھی ہم زندہ ہیں، مان جایئے! اپنے کمزور بدن پر ترس کھایئے! جھٹ ہِمّت کیجئے! انگریزی فیشن، فِرنگی تہذیب کو تین طَلاقیں دے ڈالیے اور اپنا چہرہ اپنے آقا، مَکّی مَدَنی مصطفی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی پاکیزہ سنّت سے آراستہ کر لیجیے اور ایک مُٹّھی داڑھی سجا لیجیے۔ ہر گز ہر گز شیطان کے

اِس فریب میں نہ آیئے، اور ان وساوِس کی طرف توجُّہ مت دیجئے، کہ "ابھی تو میں اس قابل نہیں ہوا، میری تو عمر ہی کیا ہے؟ میرا علم بھی اتنا کہاں ہے؟ اگر کسی نے دین کے بارے میں سُوال کر دیا تو مجھے جواب نہیں آئے گا، میں تو جب قابِل ہو جاؤں گا اُس وَقت داڑھی رکھوں گا۔" یاد رکھیئے! یہ شیطان کا کامیاب ترین وار ہے کہ انسان اپنے بارے میں یہ سمجھ بیٹھے کہ "ہاں، اب میں قابِل ہو گیا ہوں۔" یادرکھئے! اپنے آپ کو قابِل سمجھنا ہی، نا قابلیت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

بڑے بڑے علمائے کرام بھی جواب نہیں دیتے

عاجِزی اختیار کیجیے! بڑے بڑے علمائے کرام بھی ہر سُوال کا جواب نہیں دیتے تو کیا ہر سُوال کا جواب دینے کی آپ نے ذِمّہ داری لی ہوئی ہے؟ نفس کی حیلہ بازیوں میں مت آیئے! اور مان جایئے۔ خواہ ماں روکے، باپ منع کرے، معاشرہ آڑے آئے، شادی میں رُکاوٹ کھڑی ہو۔ کچھ بھی ہو جائے اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم کا حکم ماننا ہی پڑے گا کیونکہ اسی میں ہماری بھلائی ہے، اسی میں ہمارے نجات ہے، اسی کے صدقے ہمیں جنت ملے گی۔

اور وہ نوجوان اسلامی بھائی، جن کی شادی ابھی تک نہیں ہوئی، وہ یہ نہ سوچیں کہ اگر داڑھی رکھ لیا تو میری شادی رک جائے گی، میرا رشتہ ٹوٹ جائے گا، اے نوجوان اسلامی بھائیو! تسلّی رکھیئے! اگر آپ کا جوڑا لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا ہے تو آپ کی شادی ضَرور ہو جائے گی اور اگر نہیں لکھا تو دُنیا کی کوئی طاقت آپ کی شادی نہیں کرواسکتی۔ زندَگی کا کیا بھروسہ؟

(رسالہ کالے بچھو ص ۴۔۹)

عشق رسول ﷺ سے اپنے آپ کو مالا مال کریں

اے عاشقانِ رسول! لہذا عشقِ مصطفی ﷺ کی دولت سے اپنے آپ کو مالا مال کریں، کیونکہ عشقِ رسول ہی ہمیں ہر جگہ ہر وقت کام آئے گا چاہے وہ دنیا ہو، چاہے وہ قبر ہو، اور چاہے وہ حشر ہو: اعلی حضرت لکھتے ہیں:

لحد میں عشقِ رخِ شہہ کا داغ لے کے چلے
اندھری قبر سنی تھی چراغ لے کے چلے

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

اور جو شخص رسول اللہ ﷺ سے عشق کرے، ان کے فرمان کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ سنتِ نبوی کے مطابق گزارے تو وہ قیامت میں، جنت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو گا، مگر عشق بھی ہو تو نمایہ انداز کا، عشق ہو تو مثالی عشق ہو، اپنے محبوب ﷺ پر ہر چیز قربان کرنے کا جذبہ رکھنے والا، آقا ﷺ کی ایک ایک سنت پر عمل کرنے والا عشق ہو۔ آیئے اب آپ کو سب سے بڑے عاشق کی کہانی سناتا ہوں، اور سب سے بڑے عاشق حضور ﷺ کے صحابی، حضرتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں جن کا لقب عاشقِ اکبر ہے۔ حضور ﷺ سے ان کو کیسا عشق تھا؟ سنیئے!

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا

اے عاشقانِ رسول! حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے دو واقعہ بہت مشہور ہیں: (۱) ہجرت کا واقعہ۔ (۲) اللہ پاک کی راہ میں اپنے گھر کا سارا مال صدقہ و خیرات کرنے کا واقعہ۔ اور یہ دونوں واقعہ تقریباً ہر مسلمان جانتا ہے، لیکن ہجرت کی واقعہ سے پہلے کیا ہوا؟ اور گھر کا سارا مال و سامان صدقہ و خیرات کرنے کے بعد کیا ہوا؟ اس کو کچھ ہی لوگ جانتے ہیں۔ آیئے آج جانتے ہیں کہ ہجرت سے پہلے کیا ہوا؟

مدینہ شریف کی جانب ہجرت کرنے کا موقع تھا، اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے گھر تشریف لائے، اور فرمایا: اے ابو بکر! ہجرت کرنے کے بعد جیسے غیر مُسْلِم مجھے تلاش کریں گے، ایسے ہی تجھے تلاش کریں گے، اس سَفَر کی وجہ سے تمہیں بہت ساری تکلیفوں کا بھی سامنا ہو سکتا ہے، یہ سب صُورتِ حال تمہارے سامنے ہے، کیا اس کے باوُجود بھی تم میرے ساتھ ہجرت کرنے کے لئے تیار ہو؟

حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اس کا جو جواب دیا، سونے کے پانی کے ساتھ لکھنے کے لائق جملے ہیں۔ عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم ! دو صُورتیں ہیں:

(۱)۔۔۔ فرض کیجئے یعنی مان لیجئے! کہ مجھے قیامت تک کی زندگی مل جائے، پھر اس لمبی زندگی میں مجھے ساری دُنیا کا بادشاہ بنا دیا جائے، سب بادشاہ، نواب میرے ماتحت ہوں یعنی

میرے حکم کے مطابق کام کرنے والے ہوں مگر اس زندگی میں آپ ﷺ کی محبّت شامل نہ ہو۔

(۲)۔۔۔دوسری طرف یہ صُورت ہے کہ بالفرض یعنی مان لیجئے! کہ مجھے قیامت تک کی زندگی مل جائے، اس پُوری زندگی میں مجھے شدید ترین تکلیفیں دی جاتی رہیں، میں دَرد اور تکلیف سے نڈھال ہو جاؤں، مانگنے سے بھی موت نہ آئے، ان سب تکلیفوں میں آپ ﷺ کا دامنِ محبّت میرے ہاتھوں میں ہو۔

تو یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم !میں اس شاہانہ زِندگی کی بجائے اس تکلیفوں والی زندگی کو پسند کرتا ہوں، وَھَلۡ اَنَا وَ مَالِیۡ وَوَلَدِیۡ فِدَاکَ یَارَسُولَ الله صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! میں بھی، میرا سارا مال بھی اور میری اَوْلاد بھی سب کچھ آپ پر قربان ہے۔ (خلافتِ بلا فصل، صفحہ:۲۳۳-۲۳۴ملخصًا)

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا، نہ بس ایک جاں، دوجہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

سُبۡحٰنَ اللہ! کیا شان ہے حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کی...!! محبت کا انداز دیکھئے! جاں نثاری والے جذبات دیکھئے! فرما رہے ہیں، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم !زندگی ہو تو آپ کی محبّت والی ہو، پھر چاہے ہزاروں نہیں، لاکھوں کروڑوں تکلیفوں سے بھری ہوئی ہو، اگر ایسی زندگی ملے تو قیامت تک کی بادشاہت بھی منظور نہیں ہے۔

دِل ہے وہ دِل جو تری یاد سے مَعْمُور رہا
سَر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! حقیقی دل تو وہ ہے جس میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی یادیں بسی ہوں، اور ہم تو سر بھی اُسی کو مانتے ہیں جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قدموں پر نثار ہو جائے۔

ہم کیا چاہتے ہیں...!!

اے عاشقانِ رسول! ہم بھی ذرا غور کریں، ہم بھی عاشقانِ رسول ہیں، غُلامیٔ رسول کا دعویٰ تو ہم بھی رکھتے ہیں۔ ہمیں کیا درکار ہے؟ ہمارے دِل میں تمنّا کیا ہے؟ کیسی زندگی چاہیئے...؟ افسوس! * ہم کاروں کوٹھیوں کے طلب گار ہیں * ہمارے پاس پیسہ ہونا چاہیئے * بینک بیلنس ہونا چاہیئے * شاہانہ زندگی ہونی چاہیئے * آگے پیچھے نوکروں چاکروں کی لائِن ہونی چاہیئے، پِھر اس کے لئے ہمیں چاہے کچھ بھی کھونا پڑے، گوارا کر جاتے ہیں * چار پیسوں کے لالچ میں نمازیں قضا کر دی جاتی ہیں * لوگ کہتے ہیں: کیا کروں، ظہر عصر نہیں پڑھی جاتی، نَوکری کا مسئلہ ہے * چُونکہ امیر کبیر بننے کی خواہش ہے، دِن رات کام، کام اور کام جاری ہے، لِہٰذا تِلاوت کا وقت نہیں ملتا * چُونکہ چار پیسے کمانے ہوتے ہیں، اس لئے روزے نہیں رکھے جاتے * پیسہ چاہیئے، دوسرے مُلک کا ویزہ چاہیئے مَعَاذَ اللہ! اس لالچ میں لوگ اپنا ایمان تک بیچ ڈالتے ہیں۔ خُود کو غیر مُسْلِم، قادِیانی اور نہ جانے کیا کیا لکھ کر دے دیتے ہیں۔ اللہ پاک کی پناہ! اللہ پاک کی پناہ...!!

مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی ایک عظیم چیز ہے

اے عاشقانِ رسول! ہم کچھ بھی کریں، غُلامیٔ رسول کا پٹا گلے میں رہنا چاہیے، ایمان کی دولت اور عشقِ رسول کے چراغ جو دِل میں جَل رہے ہیں، یہ نہیں بجھنے چاہئیں۔ سب کچھ بعد میں ہیں پہلے مسلمان ہیں، پہلے عاشقِ رسول ہیں، پھر اس کے بعد ڈاکٹر ہیں، انجینئر ہیں، پروفیسر ہیں، بڑی بڑی ڈگریوں والے ہیں، وزارت، صدارت، حکومت والے بعد میں ہیں سب سے پہلے اور پیدائشی مسلمان ہیں، عاشقِ رسول ہیں اپنے آقا کے امتی ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! غُلامیٔ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عظیم تَرِیْن اور سب سے اعلیٰ واَرْفع دولت ہے، یہ نہیں ختم ہونی چاہیے، اگر اس غُلامی پر ہمیں موت آگئی تو ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ ہمارے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی غلامی والی موت کی تمنا کیا کرتے تھے، دعائیں مانگا کرتے تھے اور جب اس کا موقع آتا فوراً لبیک کہتے ہوئے اپنی جان قربان کر دیا کرتے تھے۔ آیئے آپ کی ترغیب کے لیے ایمان کو تازہ کرنے والا ایک واقعہ سناتا ہوں چنانچہ:

حضرت سَعْد پر کرم ہوگیا

سَعْد نامی ایک صحابیٔ رسول تھے، ان کا نِکاح نہیں ہو رہا تھا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی خِدْمت میں عرض کیا، حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے ان کا نِکاح کروا دیا، اب ان کے پاس روپے بھی نہیں تھے، اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ

سَلَّم نے روپے کا بھی اہتمام فرما دیا۔ اب یہ اپنی نئی نویلی دلہن کے لئے چیزیں خریدنے کی غرض سے بازار گئے۔

اب جذبات دیکھئے! نہ جانے کب سے دِل میں حسرت ہو گی، آج حسرت پُوری ہوئی، ابھی ابھی نِکاح ہوا ہے، ابھی دلہن کو دیکھا بھی نہیں ہے، بازار سے خریداری کر رہے تھے، اس دوران اِعْلان ہوا: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم جنگ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں، سب جلدی حاضِر ہو جائیں۔ حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اِعْلان سُنا، شادِی کی خریداری چھوڑی، ایک گھوڑا اور ضروری سامان خریدا، عمامہ باندھا اور دین کی خِدْمت کے لئے روانہ ہو گئے۔ جنگ میں شریک ہوئے، بڑی بہادری کے ساتھ لڑے، کئی دشمنوں کو جہنّم پہنچایا، آخر کار جنگ کے میدان میں ایک آواز گونجی: سعد کو نیزہ لگا اور وہ شہید ہو گئے۔

یہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قربانی تھی، اس جنگ میں شہید تو اَور صحابہ بھی ہوئے ہوں گے مگر حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی طرح نئی نویلی دلہن کو انتظار کرتے چھوڑ کر، دِل کی حسرتیں دِل ہی میں دبا کر شاید کوئی نہیں آیا ہو گا، چنانچہ انہیں اس کا خصوصی انعام مِلا، وہ انعام کیا تھا؟ روایت میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم حضرت سعد کے پاس تشریف لائے، ان کا سَر اپنی گود میں رکھا، اپنے مبارَک کپڑوں سے ان کے چہرے کی مٹّی صاف کی اور فرمایا: اے سعد! تمہاری خوشبو کتنی پیاری ہے، تم اللہ و رسول کے کتنے پیارے ہو۔

اللہ! اللہ! حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے نصیب پر ہزار جان فِدا...!! کیسی نرالی قسمت ہے، زمانہ جن کی ایک جھلک دیکھنے کو ترستا ہے، فرشتے جن کے در پر حاضِری کی خواہش کرتے ہیں، وہ بلند رُتبہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم اپنے صحابی پر کیسی شفقت فرما رہے ہیں۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ!

اب یہ انعامات یہیں ختم نہیں ہوئے، روایت میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم روئے، پھر مسکرائے، پھر اپنا چہرہ مبارَک ایک طرف کو پھیر لیا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم نے جب اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: رویا میں سعد کی محبّت میں تھا اور اللہ پاک نے سعد کو جو مقام عطا فرمایا ہے، اسے دیکھ کر مسکرا دیا اور **میں نے دیکھا: جنّتی حُورَیں جو سعد کے نِکاح میں دِی گئی ہیں، وہ سعد کی طرف دوڑتی ہوئی آرہی تھیں، ان سے حیا کے سبب میں نے اپنا چہرہ پھیر لیا۔**(تنبیہ الغافلین، باب الحکایات، صفحہ ۵۵۳-۵۵۴)

جب تیری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی
جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی ہے

سُبْحٰنَ اللّٰہ! **اے عاشقانِ رسول!** یہ ہے قربانی...!! اب بتایئے! اگر ہم نمازِ فجر کے لئے بستر چھوڑیں * تِلاوت کی خاطِر موبائل تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دیں * اللہ و رسول کی رضا کی خاطِر گُناہ چھوڑ دیں * جہنّم کے عذاب سے بچنے کی خاطِر حرام کمائی سے بچ کر حلال پر گزارا کرنا پڑے * مشقت اُٹھانی پڑ جائے * چند دِن کے لئے گھر بار چھوڑ کر راہِ خُدا میں سَفَر کر لیں * عِلْمِ دِین سیکھنے کے لئے اپنی مصروفیات کم کر کے امیر اہلسنت کے مدنی مذاکرے میں

شرکت کر لیں اور ہماری یہ قربانی قبول ہو جائے تو بتایئے! یہ کتنا فائدے کا سودا ہے۔ مگر افسوس! ہم قربانی دینے کو تیار نہیں ہوتے ہیں۔

حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا صدقہ اللہ پاک ہمیں راہِ خُدا میں قربانیاں دینے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اور اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت کرنے اور ہر وقت ان کے ترانے گاتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم

اور ہر وقت یوں گنگناتے رہیں:

لب پر نعت پاک کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
میرے نبی سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
اور کسی جانب کیوں جائیں اور کسی کو کیوں دیکھیں
اپنا سب کچھ گنبد خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
پست وہ کیسے ہو سکتا ہے جس کو حق نے بلند کیا
دونوں جہاں میں اُن کا چرچہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
فکر نہیں ہے ہم کو کچھ بھی دکھ کی دھوپ کڑی تو کیا
ہم پر اُن کے فضل کا سایہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
بتلا دو گستاخ نبی کو غیرت مسلم زندہ ہے
اُن پر مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

سب ہو آئے ان کے در سے جا نہ سکا تو ایک صبیح
یہ کہ اک تصویر تمنا کل بھی تھا اور آج بھی ہے

اور اپنے آقا ﷺ کے نام کو اپنی **آنکھوں کا تارا** بنا کر، دل کا اجالا بنا کر، مصیبتوں کا سہارا بنا کر، آقا ﷺ کا تصور باندھ کر، مدینے کی یادوں میں گم ہو کر، دنیا والوں کو مخاطب کر کے، لندن و پیرس کی خوبصورتیوں، دنیا کی رنگیں نظاروں، رونقوں سب سے سے یوں کہہ دیں:

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی
تم سا تو حسیں آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
یہ شان لطافت ہے کہ سایہ نہیں کوئی
اے ظرف نظر! دیکھ مگر دیکھ ادب سے
سرکار کا جلوہ ہے تماشا نہیں کوئی
یہ طور سے کہتی ہے ابھی تک شب معراج
دیدار کی طاقت ہو تو پردہ نہیں کوئی
ہوتا ہے جہاں ذکر محمد کے کرم کا
اس بزم میں محروم تمنا نہیں کوئی

اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمیں کو
افلاک پہ تو گنبد خضریٰ نہیں کوئی

سرکار کی رحمت نے مگر خوب نوازا
یہ سچ ہے کہ خالد سا نکما نہیں کوئی

آؤ اطاعت گزار عاشق بنیں

اے عاشقانِ رسول! لہٰذا اطاعت گزار عاشقوں میں اپنا نام لکھوائیے، جنت میں اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پڑوس حاصل کیجیے، اپنی زندگی کو سنتوں کے سانچے میں ڈھال لیجیے، اپنا ہر کام سنتوں کے مطابق کیجیے، کھانا، پینا، سونا، جاگنا، چلنا، اٹھنا، بات چیت کرنا، نیز اپنی صورت، اپنی سیرت، اپنا لباس، اپنا کردار، یہاں تک کہ چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا ہر کام آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتوں والا ہو۔ جو بھی دیکھے اس کو سوچنا نہ پڑے کہ یہ کون جارہا ہے بلکہ دور سے دیکھ کر لوگ کہیں کہ دیکھو! محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا غلام جارہا ہے۔

شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں
تری سنتیں سکھانا مدنی مدینے والے

تری سنتوں پر چل کر مری روح جب نکل کر
چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے

اے عاشقانِ رسول! اب آخر میں ایک ایسی سچی داستان سنیئے! جس کے دامن میں یہ سیکھنے کو ملے گا کہ ایک عاشق رسول کو کیسا ہونا چاہیے، چنانچہ ابو داؤد شریف کی حدیثِ پاک ہے:

مصطفی ﷺ کی رضا کے خاطر اپنا مکان ڈھا دیا

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک دن رسولُ اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم کہیں تشریف لے گئے ہم بھی ساتھ ہی تھے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم نے ایک بلند عمارت ملاحظہ کی تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی: یہ فلاں انصاری کی ہے۔(یہ سُن کر) اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم خاموش ہوگئے اور یہ بات قلبِ اَطہر میں رکھ لی۔ یہاں تک کہ اُس عمارت کا مالِک حاضِر ہوا اور اُس نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم کو (لوگوں کی موجودَگی میں) سلام عرض کیا، حضور صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم نے اُس سے اِعراض کیا، اُس (انصاری) نے یہ عمل کئی مرتبہ کیا یہاں تک کہ اُس (انصاری) شخص نے اپنے بارے میں ناراضی (کا اظہار) اور اِعراض جان لیا تو اُس نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم کے اَصحاب سے یہ کیفیت بیان کرتے ہوئے کہا: وَاللہ! میں رسولُ اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم کو ناراض پاتا ہوں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم تشریف لے گئے تھے تو تمہاری عمارت دیکھی۔(یعنی ہمارا اندازہ

یہی ہے کہ تم سے ناراضی کا سبب تمہاری تعمیر کردہ بلند عمارت ہے۔ یہ سن کر) وہ (انصاری صحابی) اپنی عمارت کی طرف لوٹے اور اُسے ڈھا کر زمین بوس کر دیا۔

(ابو داؤد ج۴ص۴۶۰حدیث ۵۲۳۷ مُلَخَّصاً)

یقیناً سودا نہایت ہی سستا ہے

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے حضراتِ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عشقِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم ۔ مفسّرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: مُصطَفٰی جانِ رَحمت صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم نے انہیں نہ تو عمارت گرانے کا حکم دیا اور نہ ہی یہ فرمایا کہ اِس طرح کی عمارت بنانا جائز نہیں، اُن صحابی کو صرف اندازہ ہی ہوا کہ شاید اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم اِس عمارت کے سبب مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں، تو ان کا یہ ذِہن بنا کہ یہ عمارت میرے اور محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے درمیان رُکاوٹ بن گئی لہٰذا اُسے ڈھا دیا۔ اِس ڈھانے میں مال کو برباد کرنا نہیں اور نہ ہی یہ فضول خرچی ہے بلکہ اصل مقصود محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو منانا ہے، اگر عمارت ڈھانے سے اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ و الہ و سلم راضی ہو جائیں تو یقیناً یقیناً یقیناً سودا نہایت ہی سستا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام تو اللہ پاک کی رِضا کے لیے اپنے بیٹے حضرتِ اسماعیل علیہ السلام کو ذَبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اللہ اکبر!

(مراٰۃ ج۷ص۲۱ مُلَخَّصاً)

نہیں چاہتا حُکومت نہیں سلطنت ہے پانا
مِری زندگی کا مقصد ہے حضور کو منانا

کیا کیا پسند ہے اور کیا کیا پسند نہیں ہے

اے عاشقانِ رسول! یہ تو صحابہ تھے، آج میں اور آپ دیکھیں کہ ہمارا کیا کیا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پسند ہے؟ اور کیا کیا پسند نہیں ہے؟ صبح سے لے کر شام تک، شام سے لے کر صبح تک، عقیقے، ولیمے سے لے کر بڑی بڑی دعوتوں تک، اپنی زندگی کی پہلی سانس سے آخری ہچکی تک، اپنے کاروبار سے لے کر اپنے گھر کے انداز تک، سونے سے لے کر اٹھنے تک، کھانے سے لے کر فارغ ہونے تک، صبح کے پہلے گراہک سے لے کر آخری گراہک تک، سفر میں جانے سے لے کر واپس آنے تک، لڑکے یا لڑکی کی منگنی سے لے کر شادی کے آخری مراحل تک، اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے کو دیکھیں، ہمارا کون کون سا عمل حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پسند ہے اور کون سا عمل پسند نہیں ہے، اس پہ بار بار سوچیں۔

آج ہم بھی عاشقِ رسول ہیں

اس صحابی کا مکان حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پسند نہ تھا تو انہوں نے اس مکان کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خوشی حاصل کرنے کے لئے زمین بوس کر دیا، گرا دیا، کیوں گرا دیا؟ کیونکہ وہ عاشقِ رسول تھے، اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خوشنودی ان کو مطلوب تھی، آج ہم بھی عاشقِ رسول ہیں اور نعرہ بھی لگاتے ہیں:

غلام ہیں غلام ہیں رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے غلام ہیں
غلامئ رسول میں موت بھی حیات ہے

غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے
جو ہو نہ عشق مصطفیٰ ﷺ تو زندگی فضول ہے

اور جب عشق زیادہ بڑھتا ہے تو ساری حدوں کو پار کر کے کچھ یوں کہتے دکھائی دیتے ہیں:

غلام مصطفیٰ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں
انہی کے نام پر سودا سرِ بازار ہو جائے

دور دور تک نظر نہیں آتے

تو کبھی غلامیٔ رسول ﷺ پر موت قبول کرنے کی آرزو ہے، تو کبھی عشقِ رسول ﷺ کے بغیر زندگی کے فضول ہونے کا دعوی ہے۔ تو کبھی حضور ﷺ کے نام پر بک جانے کی باتیں ہیں، یہ سب کچھ ہونے کے باوجود، جب بات آتی ہے حضور ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کی، جب بات آتی ہے حضور ﷺ کے دین کے لئے قربانی دینے کی، جب بات آتی ہے اپنے معاملات کی، تو دور دور تک نظر نہیں آتے۔ پھر بہانے کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور بعض تو یوں کہتے ہیں: بھائی! لوگوں میں رہنا ہے تو ان کے طور طریقے اپنانے ہی پڑیں گے۔

اب کہاں گیا ہمارا دعوی؟

اب کہاں گیا ہمارا دعوی؟ اب کہاں ہیں وہ ترانے؟ کیا ہوا جناب؟ ابھی تو آپ مر مٹنے کی باتیں کر رہے تھے، حضور ﷺ کی پیاری سنت داڑھی رکھنے کی بات آئی تو بغلیں

جھانکنے لگے، دین کے لئے قربانی دینے کی بات آئی تو پیچھے کھسکنے لگے۔ شادی کی ناجائز رسموں کو ختم کرنے کی بات آئی تو ”پہلی شادی ہے، خوشی میں تو سب چلتا ہے“ کہہ کر بات بنانے لگے۔ یہ بھول گئے کہ مسلمان کے یہاں صرف اللہ اور رسول ﷺ کی چلتی ہے۔ کیوں؟ کیونکہ قبر و حشر میں اللہ اور رسول کی چلتی ہے۔ اگر ہم نے دنیا میں اپنی چلائی تو ایک بات یاد رکھیں قبر و حشر میں صرف اور صرف اللہ اور رسول ﷺ کی چلے گی، وہ جیسا ہمارے بارے میں حکم دیں گے وہی ہو گا۔

آج ہم پیچھے کھسک رہے ہیں، آج ہم بغلیں جھانک رہے ہیں، اگر کل وہ محبوب ﷺ ہم سے روٹھ گئے، اور ہمارے قبر و آخرت کا معاملہ آگے پیچھے ہو گیا، تب تو سارا معاملہ ہی ملیامیٹ ہو جائے گا۔ اللہ اکبر!

آئیے آج عہد کرتے ہیں

اے عاشقانِ رسول! رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کی محبت کے انداز سے روشنیاں حاصل کرتے ہوئے آیئے آج مصطفی ﷺ کے حضور یہ عہد کرتے ہیں

چھوڑ کے تیرا دامن رحمت آقا ہم سے بھول ہوئی
کھو دی اپنی قدر و قیمت آقا ہم سے بھول ہوئی
حد سے گزری ہے نادانی آپ کی کوئی بات نہ مانی
گھیرے ہوئے ہے نفرت و ذلت آقا ہم سے بھول ہوئی
بن گئے سیم و زر کے بندے تن کے اجلے من کے گندے
چھن گئی ہم سے فقر کی دولت آقا ہم سے بھول ہوئی

دیکھیں ہماری آنکھ مچولی اپنا سینہ اپنی گولی
بھول گئے ہم درسِ اخوت آقا ہم سے بھول ہوئی
علم و عمل کا رشتہ ٹوٹا آقا جب سے آپ کا دامن چھوٹا
فرقہ فرقہ ہو گئی اُمت آقا ہم سے بھول ہوئی
ساری دنیا سے ٹھکرائے ہوئے تمہارے در پے ہیں آئے ہوئے
آقا! کھول دو ہم پے بابِ رحمت آقا ہم سے بھول ہوئی
درس قرآن بھول گئے ہم آقا تیرا فرمان بھول گئے ہم
لے ڈوبی ہمیں مال کی کثرت آقا ہم سے بھول ہوئی
کون کرے ان سب کا مداوا آقا ہے ہمیں تیرا سہارا
کر دو اپنی خاص عنایت آقا ہم سے بھول ہوئی

ان کو منانے کا، آج موقع ہے

اے عاشقانِ رسول! سوچیں! آج وقت ہے ان کو منانے کا، آج موقع ہے ان سے رشتہ جوڑنے کا، اگر آج ہم انہیں نہ منا سکیں، اگر آج ان سے رشتہ نہ جوڑ سکیں، تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل پچھتانا پڑے۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا وہ شعر یاد آگیا کہ:

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قِیامت میں اگر مان گیا

تو بات کہاں سے کہاں نکل گئی، خیر یہ بھی ضروری تھا، تاکہ ہم حضور ﷺ کے سچے عاشق بن سکیں، اور ہمیں تو اپنے آقا و مولیٰ ﷺ پر فخر کرنا چاہئے، کہ ہمارے آقا، وہ

آقا ہیں جو باعثِ تخلیقِ کائنات ہیں، ہر چیز فخر کر رہی ہے، جس شہر میں مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پیدا ہوئے، اس شہر کی خود رب کائنات قسم یاد فرمارہا ہے:

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ (پ۳۰، البلد، ۱،۲)

ترجمہ کنزالایمان: مجھے اس شہر (مکہ) کی قسم۔ کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

زمین بھی فخر کرتے ہوئے آسمان کو طعنہ دے رہی ہے:

خم ہو گئی پشتِ فلک اس طعنِ زَمیں سے
سن ہم پہ مَدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

لہذا اپنے آقا و مولی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ہمیں بھی فخر و ناز کرنا چاہیے۔ شاعر کہتا ہے:

دل میں فخر کا دریچہ باز کرنا چاہیے
جن کا تو آقا ہے ان کو ناز کرنا چاہیے

اور اپنے ہر انداز کو زمانے سے جدا رکھ کر دنیا والوں کو یوں بتانا چاہیے کہ:

ہم اپنا انداز زمانے سے جدا رکھتے ہیں

کیوں؟ کیونکہ

ہم محبوب بھی محبوبِ خدا رکھتے ہیں

جتنی بھی امتیں گزریں ان میں سے کسی کے نبی آدم صفی اللہ علیہ السلام ہوئے، کسی کے نبی ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہوئے، کسی کے نبی موسی کلیم اللہ علیہ السلام ہوئے، کسی کے نبی عیسی روح اللہ علیہ السلام ہوئے، دنیا میں کسی کے نبی حبیب اللہ نہیں ہوئے، اللہ کے

محبوب نہیں ہوئے مگر ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ پاک کے محبوب ہیں۔ اس لیے ہمارے اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ زمانے سے جدا ہو، کھانے پینے کا انداز زمانے سے جدا ہو، رہن سہن کا طریقہ زمانے سے الگ ہو، کلام و سلام کا انداز زمانے سے نرالا ہو، ہر کام کا انداز زمانے سے جدا ہو، اور یہ سب زمانے سے جدا کب ہو گا؟ جب ہمارا انداز سنتِ محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مطابق ہو گا۔

اور آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتوں سے محبت، آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت کی نشانی ہے، اور آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت، جنت میں جانے کا سبب ہے، چنانچہ:

جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج۱ ص۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سنتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے
تبلیغ سنتوں کی کرتا رہوں ہمیشہ
مرنا بھی سنتوں میں ہو سنتوں میں جینا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق تمام مخلوق ہے

اے عاشقانِ رسول! اب تک جو عشق کی باتیں ہوئیں وہ انسانوں کی ہوئیں۔ اور کیا آپ کو پتا ہے کہ عشقِ رسول انسانوں تک محدود نہیں عشقِ رسول سے نہ صِرف انسان

مزیّن وآراستہ ہوئے بلکہ دیگر مخلوقات بھی روشن ومنور ہوئیں،احادیث اور سیرت کی کتابوں کے مُطالعہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جن واِنس ہوں یا حور ومَلَک، شجر و حجر ہوں یا چرند و پرند،چوپائے ہوں یا حشراتُ الارض الغرض اللہ پاک کی تمام مخلوق میں عاشقانِ رسول کی لمبی فہرستیں ہیں، محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایمان افروز واقعات ہیں،اُلفتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی لازوال داستانیں ہیں اور چاہتِ رسول کی خوبصورت یادیں ہیں ۔

حضورِاکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیوں محبت کی جائے ؟

اے عاشقانِ رسول! حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کیوں محبت کی جائے؟ آخر کیا وجہ ہے کہ چہار دانگ عالَم میں حضور جانِ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت وعشق کا شہرہ ہے؟بات دراصل یہ ہے کہ کسی سے محبت وعشق کی جتنی بھی وجوہات ہوسکتی ہیں اور جتنے بھی اسباب ممکن ہیں وہ تمام بَدرجۂ اَتم حضور نبیِّ آخرُ الزّمان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات اقدس میں موجود ہیں ، حسن وجمال ہو یا زہدو تقوی، علم وحکمت ہو یا جودو سخا،شفقت ورحمت ہو یا حسنِ اخلاق، قوت وطاقت ہو یا دادودہش ، عِلم واَدب کی تعلیم ہو یا تربیَت و تنظیم کی راہنمائی ،دنیا وآخِرت کے مصائب کو دور کرنا ہو یا پھر عنایات واحسانات ہوں، یہ سب خوبیاں اور کمالات ذاتِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں اپنی انتہا پر ہیں تو پھر کیوں نہ ہر مخلوق آپ سے محبت کرے اور خود کوعاشقانِ رسول میں شامل کرے۔

عشقِ رسول کی نشانیاں

اے عاشقانِ رسول! "عاشقِ رسول" کی کچھ علامات و نشانیاں ہوتی ہیں، ہمیں اپنے اندر ان نشانیوں کو تلاش کرنا چاہیے، اگر وہ نشانیاں ہمارے اندر موجود ہوں تو اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اگر نہ ہوں تو ان کو اپنانا چاہیے اور وہ نشانیاں یہ ہیں:

(۱)۔۔۔عاشقِ رسول اپنے محبوبِ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بے انتہا تعظیم و تکریم کرتا ہے۔

(۲)۔۔۔وہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔

(۳)۔۔۔وہ اُن پر بکثرت دُرُود و سلام پڑھتا ہے۔

(۴)۔۔۔وہ اپنے رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت سن کر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ مزید اس کے سامنے نبی ﷺ کی شان بیان کی جائے۔

(۵)۔۔۔وہ اپنے مُقدّس و مُطہّر نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عیب سننا ہرگز گوارا نہیں کرتا ہے کیونکہ جب عیب زدہ محبوب کا عیب لوگ نہیں سنتے تو پھر جو ہستی ہر طرح کے ظاہری و باطنی عیب سے مُنزّہ و پاک ہو تو اُس کا عیب کیسے سنا جاسکتا ہے۔

(۶)۔۔۔وہ اپنے محبوب کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے۔

(۷)۔۔۔اپنے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیاروں یعنی صَحابہ واہلِ بیت سے محبت کرتا ہے۔

(۸)۔۔۔ محبوب اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی نسبتوں سے پیار کرتا ہے۔

(۹)۔۔۔ پیارے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دشمنوں سے نفرت و عداوت رکھتا ہے۔

(۱۰)۔۔۔ عاشقِ رسول اپنے محبوب رسولِ کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی اطاعت واتّباع کرتا ہے۔

جان ہے عشقِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آخری بات یہ ہے کہ جس مسلمان کے دل میں عشقِ رسول کی شمع روشن ہو جاتی ہے، وہ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جام پی لیتا ہے، شب وروز اسی محبت میں گزارتا ہے اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال لذّت سے آشنا ہو جاتا ہے تو پھر بقولِ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ اپنی زَبان حال و قال سے یہی کہتا نظر آئے گا:

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فُزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اُٹھائے کیوں

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مخلوق میں سب سے بڑا مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ پاک نے اپنے نام کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک "**محمد**" اور "**احمد**" میں وہ حکمتیں، برکتیں رکھی ہیں کہ وہ حکمتیں برکتیں دنیا کے کسی نام میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ وہ حکمتیں اور برکتیں کیا کیا ہیں تو سگِ عطار کی

کتاب ”محمد اور احمد کے راز“ کا مطالعہ کیجیے جو نبی ﷺ کے ۱۵۰۰ واں جشنِ میلاد کے موقع پر لکھی گئی ہے۔

اے عاشقانِ رسول! اب آخر میں اپنے نبی ﷺ کی سنتوں کا پیکر بننے کے لیے پیارے نبی ﷺ کی پیاری پیاری سنتیں پیش کی جاتی ہیں۔ تاکہ ان کو پڑھ کر ہم اپنے ہر کام کو سنت کے مطابق کر سکیں اور نبی ﷺ کی سنتوں کی برکت حاصل کر سکیں۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اپنے پیارے نبی ﷺ کی پیاری پیاری سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے گھر کو سنتوں کا گہوارا بنائے، آمین۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سنتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطاؔر قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”ضیائے درود وسلام“ میں مسند الفردوس کے حوالے سے فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نقل فرماتے ہیں: مجھ پر دُرود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لیے نور ہو گا۔(مسند الفردوس، باب الزای ۱/ ۴۲۲، حدیث:۳۱۴۹)

سنتوں پر عمل کرنے کا ثواب

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کے آخری نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سنتوں پر عمل کرنا دنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ پاک کے مَحبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ

یعنی جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔"

(جامع الترمذی، کتاب العلم، الحدیث ۲۶۸۷، ج ۴، ص ۳۰۹، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

ایسے نازک حالات میں کہ جب دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ذرائع ابلاغ میں فحاشی کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بناچکی ہے، نیز علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص و عام کا رُجحان صرف دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دینی مسائل سے عدمِ واقفیت کی بنا پر ہر طرف جہالت کے بادل منڈلا رہے ہیں، لادینیت و بدمذہبیت کا سیلاب تباہیاں مچارہاہے،، گلشنِ اسلام پر خَزاں کے بادل مَنڈلا رہے ہیں، ہمیں اپنی زندگی سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُمِأَةِ شَهِیْدٍ

یعنی فسادِ امت کے وقت جو شخص میری سنت پر عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔

(کتاب الزھد الکبیر للامام البیھقی، الحدیث ۲۰۷، ج ۱، ص ۱۱۸، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت)

شہید کا مقام و مرتبہ

اے عاشقانِ رسول! ہمارا جو دور چل رہا ہے وہ فسادِ امت کا دور ہے، اس دور میں جو اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ایک سنت پر عمل کرے گا یقیناً اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا اور ایک شہید کا کیا مقام و مرتبہ ہے اس کے بارے میں قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔ (پ ۲، البقرۃ: ۱۵۴)

اور پارہ ۴، سورۂ آلِ عمران میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

ترجمہ کنز الایمان: تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے۔ (پ ۴، آل عمران: ۱۹۵)

شہید کا ثواب

اور حدیث میں شہید کے ثواب کے بارے میں ہمارے نبی ﷺ کا فرمان موجود ہے چنانچہ:

حضرتِ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ گزشتہ رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ساتھ لے کر ایک درخت کے اوپر چڑھ گئے اور مجھے ایک بہت خوبصورت اور فضیلت والے گھر میں داخل کر دیا، میں نے اس جیسا گھر کبھی نہیں دیکھا پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ "یہ شہداء کا گھر ہے۔"

(بخاری، کتاب الجہاد، باب درجات المجاھدین فی سبیل اللہ، رقم ۲۷۹۱، ج ۲، ص ۲۵۱)

تمام گناہ معاف

حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

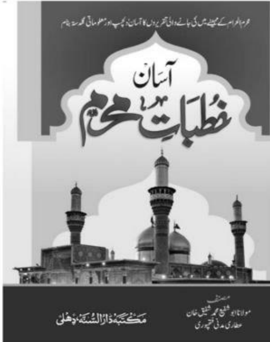
(مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ الخ، رقم ۱۸۸۶، ص ۱۰۴۶)

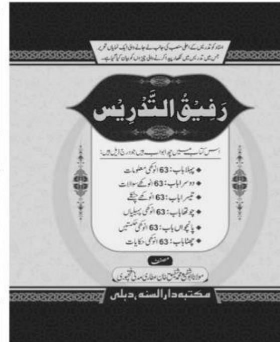
اللہ پاک کی عطا اور اس کے نبی ﷺ کی عنایت کے کیا کہنے، جس کو جیسے چاہیں نواز دیں، سنتوں پر عمل کرنے والے کو گھر بیٹھے ایک، دو، تین، دس، بیس، پچاس شہید نہیں بلکہ ایک سنت پر عمل کرنے کا بدلہ سو شہیدوں کا ثواب دیا جارہا ہے۔ لہذا خوب دل لگا کر سنتوں پر عمل کیجئے اور گھر بیٹھے ہر ہر سنت پر سو سو شہیدوں کا ثواب پایئے۔

اللہ پاک ہمیں پابندی سے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنتوں پر مرتے دم تک عمل کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



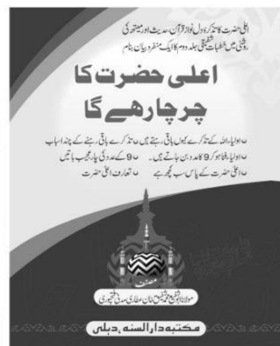


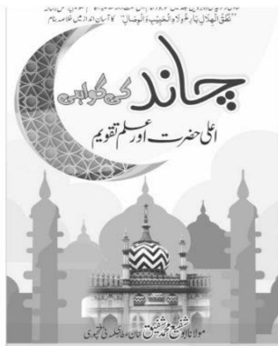


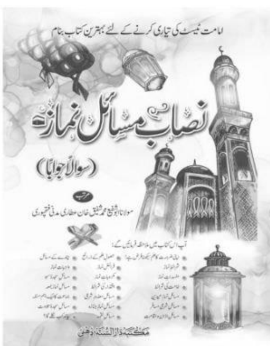












(1)۔سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

سلام کرنا ہمارے پیارے آقا، تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۸۸)، بد قسمتی سے آج کل یہ سنت بھی ختم ہوتی نظر آرہی ہے۔ اسلامی بھائی جب آپس میں ملتے ہیں تو **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** سے ابتدا کرنے کے بجائے "آداب عرض" "کیا حال ہے؟" "مزاج شریف" "صبح بخیر"، "شام بخیر" وغیرہ وغیرہ عجیب وغریب کلمات سے ابتداء کرتے ہیں، یہ خلافِ سنت ہے۔ رخصت ہوتے وقت بھی "خدا حافظ" "گڈبائی" "ٹاٹا" وغیرہ کہنے کے بجائے سلام کرنا چاہیے۔ ہاں رخصت ہوتے ہوئے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** کے بعد اگر خدا حافظ کہہ دیں تو حرج نہیں۔ سلام کی چند سنّتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

پیش کردہ ہر ہر مدنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول علیٰ صاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر مَحمول نہ فرمایئے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن سے منقول **مدنی پھول** کا بھی شُمُول ہے۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو "سنّتِ رسول" نہیں کہہ سکتے۔

(1)۔۔۔سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔
یعنی تم پر سلامتی ہو اور اللہ عزوجل کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔
(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج۲۲، ۴۰۹)

(2)۔۔۔ سلام کے جواب کے بہترین الفاظ یہ ہیں: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

یعنی اور تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ عزوجل کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ جدید، ج۲۲،۴۰۹)

(3)۔۔۔ سلام کرنا حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی بھی سنت ہے۔

(مراۃ المناجیح، ج۶، ص ۳۱۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: "جب اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو انہیں حکم دیا کہ جاؤ اور فرشتوں کی اس بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرو۔ اور غور سے سنو! کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہے۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ** تو انہوں نے جواب دیا، "**اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللہِ**" اور انہوں نے "**وَرَحْمَۃُ اللہِ**" کے الفاظ زائد کہے۔"

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب بدء السلام، الحدیث ۶۲۲۷، ج ۴، ص ۱۶۴)

(4)۔۔۔ عام طور پر معروف یہی ہے کہ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" ہی سلام ہے۔

مگر سلام کے دوسرے بھی بعض صیغے ہیں۔ مثلاً کوئی آکر صرف کہے "سلام" تو بھی سلام ہو جاتا ہے اور "سلام" کے جواب میں، "سلام" کہہ دیا، یا، **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ**" ہی کہہ دیا، یا صرف "**وَعَلَیْکُمْ**" کہہ دیا تو بھی جواب ہو گیا۔" (ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۳)

(5)۔۔۔ سلام کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: "تم جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایک ایسی چیز نہ بتاؤں جس پر تم عمل کرو تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ اپنے درمیان سلام کو عام کرو۔" (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی افشاء السلام، الحدیث ۵۱۹۳، ج ۴، ص ۴۴۸)

(6)۔۔۔ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہیے خواہ ہم اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے عرض کیا، اسلام کی کون سی چیز سب سے بہتر ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم کھانا کھلاؤ (مسکینوں کو) اور سلام کہو ہر شخص کو خواہ تم اس کو جانتے ہو یا نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب السلام للمعرفۃ وغیر المعرفۃ، الحدیث ۶۲۳۶، ج ۴، ص ۱۶۸)

(7)۔۔۔بات چیت شروع کرنے سے پہلے ہی سلام کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا "اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ یعنی سلام بات چیت سے پہلے ہے۔" (جامع الترمذی، کتاب الاستئذان... الخ، باب ماجاء فی السلام... الخ، ج ۴، ص ۳۲۱)

(8)۔۔۔چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، تھوڑے زیادہ کو اور سوار پیدل کو سلام کرنے میں پہل کریں۔

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔ سوار پیدل کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور تھوڑے لوگ زیادہ کو، اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب یسلم الراکب علی الماشی والقلیل علی الکثیر، الحدیث ۲۱۶۰، ص۱۱۹۱)

(9)۔۔۔ پیچھے سے آنے والا آگے والے کو سلام کرے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، باب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج۵، ص۳۲۵)

(10)۔۔۔ سلام میں پہل کرنے والا اللہ پاک کا مقرب ہے۔

حضرت ابو امامہ صدی بن عجلان الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہی شخص ہے جو انہیں پہلے سلام کرے۔"

(سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی فضل من بدء بالسلام، الحدیث ۵۱۹۷، ج۴، ص۴۴۹)

(11)۔۔۔ سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: "پہلے سلام کہنے والا تکبر سے بری ہے۔"

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، الحدیث ۸۷۸۶، ج۶، ص۴۳۳)

(12)۔۔۔ جب گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو سلام کیا کریں، اس سے گھر میں برکت ہوتی ہے۔ اور اگر خالی گھر میں داخل ہوں تو "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ" کہیں۔ یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم! آپ پر سلام ہو۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ہر مومن کے گھر میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی روح مبارک تشریف فرما رہتی ہے۔

(شرح شفاء، الباب الرابع، ج۲، ص۱۱۸)

(13)۔۔۔ جب رخصت ہونے لگیں، اس وقت بھی سلام کریں۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:"جس وقت تم گھر میں داخل ہو اپنے گھر کے لوگوں کو سلام کہو۔ جب اپنے گھر والوں سے نکلو تو سلام کے ساتھ رخصت ہو۔"

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الادب، باب السلام، الفصل الثانی، الحدیث ۴۶۵۱، ج ۲، ص ۱۶۵)

(14)۔۔۔ مجلس یا محفل میں جاتے اور واپس آتے سلام کریں۔

آج کل اگر کوئی کسی محفل، اجتماع یا مجلس وغیرہ میں آکر سلام کر بھی دیتا ہے تو جاتے ہوئے "میں چلتا ہوں""خدا حافظ"، "اچھا""بائی بائی" وغیرہ کلمات کہتا ہے لہذا مجلس کے اختتام پر ان سب الفاظ کے بجائے سلام کیا کریں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:"جس وقت تم میں سے کوئی کسی مجلس کی طرف پہنچے، سلام کہے۔ اگر ضرورت محسوس کرے، وہاں بیٹھ جائے۔ پھر جب کھڑا ہو سلام کہے اس لئے کہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔"

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجآء فی التسلیم عند القیام وعند القعود، الحدیث ۲۷۱۵، ج ۴، ص ۳۲۴)

(15)۔۔۔ اگر کچھ لوگ جمع ہیں ایک نے آکر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا۔ تو کسی ایک کا جواب دے دینا کافی ہے۔

اگر ایک نے بھی نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے۔ اگر سلام کرنے والے نے کسی ایک کا نام لے کر سلام کیا یا کسی کو مخاطب کر کے سلام کیا تو اب اسی کو جواب دینا ہو گا۔ دوسرے کا جواب کافی نہ ہو گا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۸۹)

حضرت مولا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے "جب کوئی شخص گزرتے ہوئے سلام کہہ دے اور بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص جواب دے تو سب لوگوں کی طرف سے کفایت کر جاتا ہے۔۔"

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ماجآء فی رد واحد عن الجماعۃ، الحدیث ۵۲۱۰، ج ۴، ص ۴۵۲)

(16)۔۔۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے دس نیکیاں، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللہُ کہنے سے بیس نیکیاں جبکہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔

چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، دس نیکیاں لکھی گئی ہیں۔ پھر دوسرا حاضر ہوا اس نے عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کو جواب دیا، وہ بھی بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: بیس نیکیاں لکھی گئی ہیں۔ پھر ایک اور آدمی حاضر خدمت ہوا، اس نے عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کو جواب دیا اور فرمایا، تیس نیکیاں ہیں۔ (جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والادب، باب ما فی فضل السلام، الحدیث ۲۶۹۸، ج ۴، ص ۳۱۵)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد ۲۲ صَفْحَہ ۴۰۹ پر فرماتے ہیں: کم از کم السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحْمَۃُ اللہِ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہٗ شامل کرنا اور اس پر زِیادَہ نہیں۔ پھر سلام کرنے والے نے

جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اِعادہ توضَروری ہے اور افضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو یہ وعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے۔ اور اگر اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہے اور اگر اس نے وبَرَکَاتُہٗ، تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادَہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(17)۔۔۔جو سورہے ہوں ان کو سلام نہ کیا جائے بلکہ صرف جاگنے والوں کو سلام کریں۔

چنانچہ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم رات کو تشریف لاتے تو سلام کہتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سونے والوں کو نہ جگاتے اور جو جاگ رہے ہوتے ان کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سلام ارشاد فرماتے۔ پس ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم تشریف لائے اور اسی طرح سلام فرمایا جس طرح فرمایا کرتے تھے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ، الحدیث ۲۰۵۵، ص۱۱۳۶)

جلوۂ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا!
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستہ تیرا !

(18)۔۔۔زبان سے سلام کرنے کے بجائے صرف انگلیوں یا ہتھیلی کے اشارے سے سلام نہ کیا جائے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۹۲)

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:"ہمارے غیر سے مشابہت پیدا

کرنے والا ہم میں سے نہیں، یہود ونصاریٰ کے مشابہ نہ بنو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے۔"

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجآء فی کراہیۃ اشارۃ الید بالسلام، الحدیث ۲۷۰۴، ج ۴، ص ۳۱۹)

اگر کسی نے زبان سے سلام کے الفاظ کہے اور ساتھ ہی ہاتھ بھی اٹھادیا تو پھر مضایقہ نہیں۔" (احکام شریعت، ص ۶۰)

(19)۔۔۔سلام اتنی اونچی آواز سے کریں کہ جس کو کیا ہو وہ سن لے۔

(بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

(20)۔۔۔سلام کا فوراً جواب دینا واجب ہے۔ اگر بلا عذر تاخیر کی تو گناہ گار ہو گا اور صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہو گا، توبہ بھی کرنا ہو گی۔

(ردالمحتار مع در مختار، ج ۹، ص ۶۸۳)

(21)۔۔۔جواب اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سن لے۔

(بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

(22)۔۔۔غیر مسلم کو سلام نہ کریں وہ اگر سلام کرے تو اس کا جواب واجب نہیں، جواب میں فقط "وَعَلَیْکُمْ" کہہ دیں۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۰)

(23)۔۔۔سلام کرتے وقت حدِّ رکوع تک (یعنی اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں) جھک جانا حرام ہے اگر اس سے کم جھکے تو مکروہ۔

(بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

بد قسمتی سے آج کل عام طور پر سلام کرتے وقت لوگ جھک جاتے ہیں۔ البتہ کسی بزرگ کے ہاتھ چومنے میں حرج نہیں بلکہ ثواب ہے اور یہ بغیر جھکے ممکن نہیں یہاں ضرورت ہے۔ جبکہ سلام کے وقت جھکنے کی حاجت نہیں۔

(24)۔۔۔ بُڑھیا کا جواب آواز سے دیں اور جوان عورت کے سلام کا جواب اتنا آہستہ دیں کہ وہ نہ سنے۔ البتہ اتنی آواز لازمی ہے کہ جواب دینے والا خود سن لے۔

(بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ١٦، ص٩٠)

(25)۔۔۔ جب دو اسلامی بھائی ملاقات کریں تو سلام کریں اور اگر دونوں کے بیچ میں کوئی ستون، کوئی درخت یا دیوار وغیرہ درمیان میں حائل ہو جائے پھر جیسے ہی ملیں دوبارہ سلام کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کو ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر ان کے درمیان درخت، دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور وہ پھر اس سے ملے تو دوبارہ اس کو سلام کرے۔"

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الرجل یفارق الرجل۔۔۔۔الخ، الحدیث ٥٢٠٠، ج٤، ص٤٥٠)

(26)۔۔۔ خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے۔

اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جوابِ سلام فوراً دینا واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہٰذا فوراً زبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت

قُدِّسَ سِرُّہٗ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو "السلام علیکم" لکھا ہوتا، اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۲)

(27)۔۔۔اگر کسی نے آپ کو کہا، "فلاں کو میرا سلام کہنا" تو آپ خود اسی وقت جواب نہ دے دیں۔

آپ کا جواب دینا کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ جس کے بارے میں کہا ہے اس سے کہیں کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے۔

(28)۔۔۔اگر کسی نے آپ سے کہا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے تو اس سلام کا جواب دینے کی درج ذیل طریقے ہیں:

اگر سلام لانے والا اور بھیجنے والا دونوں مرد ہوں تو یوں کہیں: عَلَیْكَ وَ عَلَیْهِ السَّلَام اگر دونوں عورتیں ہوں تو کہیں: عَلَیْكِ وَ عَلَیْهَا السَّلَام۔ اگر پہنچانے والا مرد اور بھیجنے والی عورت ہو تو یوں جواب دیں: عَلَیْكَ وَ عَلَیْهَا السَّلَام۔ اور اگر پہنچانے والی عورت ہو اور بھیجنے والا مرد ہو تو کہیں: عَلَیْكِ وَ عَلَیْهِ السَّلَام۔ (ان سب کا ترجمہ یہی ہے " تجھ پر بھی سلام ہو اور اس پر بھی")

(29)۔۔۔جب آپ مسجد میں داخل ہوں اور اسلامی بھائی تلاوتِ قرآن، ذکر و درود میں مشغول ہوں یا انتظارِ نماز میں بیٹھے ہوں ان کو سلام نہ کریں۔ یہ سلام کا موقع نہیں نہ ان پر جواب واجب ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، باب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج ۵، ص ۳۲۵)

امامِ اہلِسنّت، مجدِ دِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۹ پر لکھتے ہیں: ذاکر پر سلام کرنا مطلقًا منع ہے اور اگر کوئی کرے تو ذاکر کو اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے۔ ہاں اگر کسی کے سلام یا جائز کلام کا جواب نہ دینا اس کی دل شکنی کا موجب (یعنی سبب) ہو تو جواب دے کہ مسلمان کی دلداری وظیفہ میں بات نہ کرنے سے اہم واعظم ہے۔

یوں ہی کوئی اسلامی بھائی درس وتدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے ان کو سلام نہ کریں۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص۹۱)

(30)۔۔۔جو پیشاب، پاخانہ کر رہا ہے، یا پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلا لئے جائے پیشاب سکھانے کے لئے ٹہل رہا ہے، غسل خانے میں برہنہ نہا رہا ہے، گانا گا رہا ہے، کبوتر اڑا رہا ہے یا کھانا کھا رہا ہے ان سب کو سلام نہ کریں۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص۹۱)

کھانا کھانے والے کو سلام کر دیا تو منہ میں اس وقت لقمہ نہیں تو جواب دے دے۔

(31)۔۔۔سائل (یعنی بھکاری) کے سلام کا جواب واجب نہیں (جبکہ بھیک مانگنے کی غرض سے آیا ہو)۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص۹۰)

اے ہمارے پیارے اللہ ہمیں سلام کی برکتوں سے مالامال فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

(2)۔مصافحہ اور معانقہ کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! پیش کردہ ہر ہر مدنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول علیٰ صاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر محمول نہ فرمایئے، ان میں سنّتوں کے علاوہ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن سے منقول **مدنی پھول** کا بھی شُمول ہے۔جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو ''سنّتِ رسول''نہیں کہہ سکتے۔

(1)۔۔۔جب دو اسلامی بھائی آپس میں ملیں تو پہلے سلام کریں اور پھر دونوں ہاتھ ملائیں کہ بوقت ملاقات مصافحہ کرنا سنّتِ صحابہ علیہم الرضوان بلکہ سنّتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،ج۶،ص۳۵۵)

حضرت ابو الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا، کہ مصافحہ (یعنی ہاتھ ملانا) حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں مروج (یعنی رائج) تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، "ہاں۔" (صحیح البخاری،کتاب الاستیذان، باب المصافحہ،الحدیث ۶۲۶۳،ج ۴،ص۱۷۷)

(2)۔۔۔آپس میں ہاتھ ملانے سے کینہ ختم ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو تحفہ دینے سے محبت بڑھتی اور عداوت دور ہوتی ہے۔

جیسا کہ حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرو، اس سے کینہ جاتا رہتا ہے اور ہدیہ بھیجو آپس میں محبت ہو گی اور دشمنی جاتی رہے گی۔"

(مشکوٰۃ المصابیح،کتاب الادب، باب ماجآء فی المصافحہ،الحدیث ۴۶۹۳،ج ۲،ص۱۷۱)

(3)۔۔۔ملاقات کے وقت مصافحہ کرنے والوں کے لئے دعا کی قبولیت اور ہاتھ جدا ہونے سے قبل ہی مغفرت کی بشارت ہے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب دو مسلمانوں نے ملاقات کی اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا (یعنی مصافحہ کیا) تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ ان کی دعا کو حاضر کر دے (یعنی قبول فرمالے) اور ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں گے کہ ان کی مغفرت ہو جائے گی۔ اور جو لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور سوائے رضائے الٰہی کے ان کا کوئی مقصد نہیں تو آسمان سے منادی ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ! تمہاری مغفرت ہو گئی، تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔" (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث ۱۲۴۵۴، ج ۴، ص ۲۸۶)

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، فصل فی المصافحۃ والمعانقۃ، الحدیث ۸۹۴۴، ج ۶، ص ۴۷۱)

(4)۔۔۔سب سے پہلے یمنی اسلامی بھائیوں نے سرکارِ پُرُ وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے مصافحہ کرنے (یعنی ہاتھ ملانے) کا شرف حاصل کیا۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اہل یمن مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو حضور نبیٔ کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں اور وہ پہلے آدمی ہیں، جنھوں نے آکر مصافحہ کیا۔" (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی المصافحہ، الحدیث ۵۲۱۳، ج ۴، ص ۴۵۳)

(5)۔۔۔خوشی میں کسی سے گلے ملنا سنت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۵۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ آئے اور حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میرے گھر میں تھے، زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اٹھ کر کپڑا کھینچتے ہوئے ان کی طرف تشریف لے گئے۔ ان سے معانقہ کیا (یعنی گلے ملے) اور ان کو بوسہ دیا۔ (جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجآء فی المعانقۃ والقبلۃ، الحدیث ۲۷۴۱، ج ۴، ص ۳۳۵)

(6)۔۔۔دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(7)۔۔۔جتنی بار ملاقات ہو ہر بار مصافحہ کرنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۷)

(8)۔۔۔رخصت ہوتے وقت بھی مصافحہ کریں۔

(9)۔۔۔فقط انگلیوں کے چھونے کا نام مصافحہ نہیں ہے سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے اور دونوں کے ہاتھوں کے درمیان کپڑا وغیرہ کوئی چیز حائل نہ ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۸)

(10)۔۔۔مسکرا کر گرم جوشی سے مصافحہ کریں۔ درود شریف پڑھیں اور ہوسکے تو یہ دعا بھی پڑھیں "یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ" (یعنی اللہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے)۔

(11)۔۔۔ ہر نماز کے بعد لوگ آپس میں مصافحہ کرتے ہیں یہ جائز ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص ۶۸۲)

(12)۔۔۔ گلے ملنے کو معانقہ کہتے ہیں اور یہ بھی سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ثابت ہے۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص۹۸)

(13)۔۔۔ صرف تہبند باندھ کر یا پاجامہ پہنے ہوں اس وقت معانقہ نہ کریں بلکہ کُرتا پہنا ہوا ہو یا کم از کم چادر لپٹی ہوئی ہونی چاہیے۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص۹۸)

(14)۔۔۔ عیدین میں معانقہ کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت، سلام کا بیان، حصہ ۱۶، ص۹۰)

(15)۔۔۔ عالمِ دین کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۹۹)

(16)۔۔۔ مصافحہ کے بعد اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۹۹)

(17)۔۔۔ والدین کے ہاتھ پاؤں بھی چوم سکتے ہیں۔

(18)۔۔۔ عالم باعمل اور نیک اسلامی بھائی کی آمد پر تعظیم کیلئے کھڑا ہو جانا جائز بلکہ مستحب ہے۔

مگر وہ عالم یا نیک شخص بذات خود اپنے آپ کو تعظیم کا اہل تصور نہ کرے اور یہ تمنا نہ کرے کہ لوگ میرے لئے کھڑے ہو جایا کریں۔ اور اگر کوئی تعظیماً کھڑا نہ ہو تو ہر گز ہر گز دل میں کدورت (یعنی میل) نہ لائیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج۲۳، ص۷۱۹)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں اخلاص اور خوش دلی کے ساتھ ہر مسلمان کو سلام کرنے اور ان کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ مصافحہ کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرما۔ **"اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم**

(3)۔بات چیت کرنے کی سنتیں اورآداب

اے عاشقانِ رسول! اس زندگی میں ہمیں ہر وقت بات چیت کرنے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ بلکہ ہم لوگ بلاضرورت بھی ہر وقت بولتے رہتے ہیں حالانکہ یہ بلاضرورت بولنا بہت ہی نقصان دہ ہے غیر ضروری گفتگو کرنے سے خاموش رہنا افضل ہے۔ لہذا ہمارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بات چیت کے سلسلے میں سنتیں اور آداب اور خاموشی کے فضائل وغیرہ یہاں پر بیان کئے جاتے ہیں۔

(1)۔۔۔ سرکارمدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم گفتگو اس طرح دلنشین انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرماتے کہ سننے والا آسانی سے یاد کرلیتا۔

چنانچہ اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے تھے، ہر سننے والا اس کو یاد کرلیتا تھا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عائشہ، الحدیث ۲۶۲۶۹، ج۱۰، ص۱۱۵)

(2)۔۔۔ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ چھوٹوں کے ساتھ مشفقانہ اور بڑوں کے ساتھ مؤدبانہ لہجہ رکھئے۔

ان شاء اللہ عزوجل دونوں کے نزدیک آپ معزّز رہیں گے۔

(3)۔۔۔ چلاّ چلاّ کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلفی میں دوست آپس میں کرتے ہیں، معیوب ہے۔

(4)۔۔۔دوران گفتگو ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دینا ٹھیک نہیں کیونکہ تالی، سیٹی بجانا محض کھیل کود، تماشہ اور طریقۂ کفار ہے۔ (تفسیر نعیمی، ج۹، ص۵۴۹)

(5)۔۔۔بات چیت کرتے وقت دوسرے کے سامنے بار بار ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے۔

(6)۔۔۔جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنیں۔اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہ کر دیں۔

(7)۔۔۔کوئی ہکلا کر بات کرتا ہو تو اس کی نقل نہ اُتاریں کہ اس سے اس کی دل آزاری ہو سکتی ہے۔

(8)۔۔۔بات چیت کرتے ہوئے قہقہہ نہ لگائیں۔

کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسروں تک آواز پہنچے۔) (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۴۰۲) زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے وقار بھی مجروح ہوتا ہے۔

(9)۔۔۔کم بولنے والے کی صحبت میں بیٹھیں۔

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: "جب تم کسی دنیا سے بے رغبت شخص کو دیکھو اور اُسے کم گو پاؤ تو اس کے پاس ضرور بیٹھو کیونکہ اس پر حکمت کا نزول ہوتا ہے۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الزہد فی الدنیا، الحدیث ۴۱۰۱، ج۴، ص۱۲۲)

(10)۔۔۔حدیثِ پاک میں ہے "جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔"

(جامع الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب (نمبر ۵) الحدیث ۲۵۰۹، ج۴، ص۲۲۵)

(11)۔۔۔کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے۔اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔

جیسا کہ کہا جاتا ہے، "کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ" (یعنی لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق کلام کرو۔)یعنی اس طرح کی باتیں نہ کی جائیں کہ دوسروں کی سمجھ میں نہ آئیں،الفاظ بھی سادہ صاف صاف ہوں،مشکل ترین الفاظ بھی استعمال نہ کئے جائیں کہ اس طرح اگلے پر آپ کی علمیت کی دھاک تو بیٹھ جائے گی مگر مدعا خاک بھی سمجھ نہ آئے گا۔

(12)۔۔۔اپنی زبان کو ہمیشہ بُری باتوں سے روکے رکھیں۔

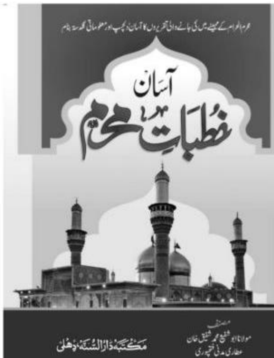
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نجات کیا ہے ؟ فرمایا،" اپنی زبان کو بری باتوں سے روک رکھو۔" (جامع الترمذی،کتاب الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان،الحدیث ۲۴۱۴،ج ۴،ص ۱۸۲)

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل! ہمیں گفتگو کرنے کی سنتوں اور آداب پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم







(4)۔گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! ہمیں ہر روز اپنے یا کسی عزیز یا دوست واحباب کے گھر میں جانے کی حاجت پڑتی رہتی ہے تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہے کہ گھر میں داخل ہونے کا سنت طریقہ کیا ہے؟ کسی کے گھر میں جائیں تو دروازے کے سامنے کھڑے ہوں یا ایک طرف ہٹ کر؟ اور کس طرح اجازت طلب کریں؟ اگر اجازت نہ ملے تو کیا کرنا چاہے؟ دعا پڑھ کر گھر سے نکلنے کی کیا کیا برکتیں ہیں؟ اگر گھر میں کوئی موجود نہ تو کیا پڑھنا چاہے؟ گھر میں داخل ہونے اور اجازت طلب کرنے وغیرہ کے حوالے سے متعدد سنتیں اور آداب ہیں:

(1)۔۔۔ اپنے گھر میں آتے ہوئے بھی سلام کریں اور جاتے ہوئے بھی سلام کریں۔

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ جب تم گھر میں آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور جاؤ تو سلام کرکے جاؤ۔

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ و......الخ، فصل فی السلام من خرج من بیتہ، الحدیث ۸۸۴۵، ج۶، ص ۴۴۷)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ القوی مرأۃ المناجیح جلد۶ صفحہ ۹ پر تحریر فرماتے ہے:" بعض بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اول دن میں جب پہلی بار گھر میں داخل ہوتے تو بِسْمِ اللهِ اور قُلْ هُوَ اللهُ پڑھ لیتے، کہ اس سے گھر میں اتفاق بھی رہتا ہے اور رزق میں برکت بھی۔"

(2)۔۔۔اللہ کا نام لئے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے، شیطان بھی اس کے ساتھ گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ پاک کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: "آج یہاں نہ تمہاری رات گزر سکتی ہے اور نہ تمہیں کھانا مل سکتا ہے۔ اور جب انسان گھر میں بغیر اللہ پاک کا ذکر کئے داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے، آج کی رات یہیں گزرے گی۔ اور جب کھانے کے وقت اللہ پاک کا نام نہیں لیتا تو وہ کہتا ہے: "تمہیں ٹھکانہ بھی مل گیا اور کھانا بھی مل گیا۔"

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشراب واحکامھا، الحدیث۲۰۷۸، ج۴، ص۱۱۱۶)

(3)۔۔۔جب کوئی خوش نصیب اپنے گھر سے باہر جاتے وقت باہر جانے کی دعا پڑھ لیتا ہے تو وہ گھر لوٹنے تک ہر بلا وآفت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "آدمی اپنے گھر کے دروازے سے باہر نکلتا ہے تو اس کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں۔ جب وہ آدمی کہتا ہے کہ "بِسْمِ اللّٰہِ" تو وہ فرشتے کہتے ہیں تو نے سیدھی راہ اختیار کی۔ اور جب انسان کہتا ہے، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ "تو فرشتے کہتے ہیں اب تو ہر آفت سے محفوظ ہے۔ جب بندہ کہتا ہے تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ تو فرشتے کہتے ہیں۔ اب تجھے کسی اور کی مدد کی حاجت نہیں، اس کے بعد اس شخص کے دو شیطان جو اس پر مسلط ہوتے ہیں وہ اس سے ملتے ہیں فرشتے کہتے ہیں اب تم اس کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟ اس نے تو سیدھا راستہ اختیار کیا۔ تمام آفات سے محفوظ ہو گیا اور خدا کی امداد کے علاوہ دوسرے کی امداد سے بے نیاز ہو گیا۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب مایدعو بہ الرجل اذا خرج من بیتہ، الحدیث ۳۸۸۶، ج ۴، ص ۲۹۲)

(4)۔۔۔جب کسی کے گھر جانا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کیجئے پھر جب اندر جائیں تو پہلے سلام کریں پھر بات چیت شروع کیجئے۔

(ملخصاً بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۳)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:" تین مرتبہ اجازت طلب کرو اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔" (صحیح مسلم، کتاب الاستئذان والادب، الحدیث ۲۱۵۳، ص ۱۱۸۶)

(5)۔۔۔جو سلام کئے بغیر گھر میں داخلے کی اجازت مانگے اسے داخلے کی اجازت نہ دی جائے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:" جو شخص سلام کے ساتھ ابتداء نہ کرے اس کو اجازت نہ دو۔" (شعب الایمان للبیھقی، باب فی مقاربۃ و موادۃ اہل الدین، فصل فی الاستئذان الحدیث ۸۸۱۶، ج ۶، ص ۴۴۱)

(6)۔۔۔جب کسی کے گھر جانا ہو اجازت مانگنا سنت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس طرح اجازت مانگیں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کیا میں اندر آسکتا ہوں؟" (مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۴۶)

حضرت رِبعی بن حراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہمیں بنو عامر کے ایک شخص نے یہ بات بتائی کہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم گھر میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کیا، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ حضور نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنے خادم

سے فرمایا: باہر اس آدمی کے پاس جاؤ اور اس کو اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھاؤ، اس سے کہو کہ اس طرح کہے، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟"اس آدمی نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا ارشاد سن لیا اور عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟ تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کو اجازت عطا فرمائی اور وہ اندر داخل ہوا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب کیف الاستئذان، الحدیث ۵۱۷۷، ج ۴، ص ۴۴۳)

اگر کوئی شخص آپ کو بلانے کے لئے بھیجے اور بھیجا ہوا شخص آپ کو ساتھ لے کر جائے تو اب اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ ساتھ والا شخص ہی خود "اجازت" ہے۔

(7)۔۔۔اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لئے کھنکارنا چاہئے۔

جیسا کہ مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایک مرتبہ رات کے وقت اور ایک مرتبہ دن کے وقت حاضر ہوتا تھا۔ جب میں رات کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس حاضری دیتا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میرے لئے کھنکارتے۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستئذان، الحدیث ۳۷۰۸، ج ۴، ص ۲۰۶)

(8)۔۔۔جب کوئی کسی کے گھر جائے تو اندر سے جب کوئی دروازے پر آئے تو پوچھے کون ہے؟ باہر والا "میں" نہ کہے جیسا کہ آج کل بھی یہی رواج ہے۔ بلکہ اپنا نام بتائے، جواباً "میں" کہنا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو پسند نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۸۳)

جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا، میں مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

واٰلہ وسلم نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی "میں" آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: میں، میں کیا؟ گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قال من ذا فقال انا، الحدیث ۶۲۵۰، ج ۴، ص ۱۷۱)

(9)۔۔۔کسی کے گھر میں جھانکنا نہیں چاہئے۔

جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم، شفیع روز محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم خانۂ اقدس میں تشریف فرما تھے۔ کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو جھانکا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے نیزہ کی نوک اس کی طرف کی چنانچہ وہ پیچھے ہٹ گیا۔"

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان، باب من اطلع فی دار قوم بغیر اذنھم، الحدیث ۲۷۱۷، ج ۴، ص ۳۲۵)

(10)۔۔۔گھر کے انتظامات پر بے جا تنقید نہ کریں جس سے میزبان کی دل آزاری ہو۔

ہاں! اگر ناجائز بات دیکھیں مثلاً: جانداروں کی تصاویر وغیرہ آویزاں ہوں تو احسن طریقے سے سمجھا دیں۔ ہو سکے تو کچھ نہ کچھ تحفہ پیش کریں خواہ کتنا ہی کم قیمت ہو، محبت بڑھے گی۔

(11)۔۔۔جو کچھ کھانے پینے کو پیش کیا جائے۔ کوئی صحیح مجبوری نہ ہو تو ضرور قبول کریں۔ ناپسند ہو جب بھی منہ نہ بگاڑیں کہ میزبان کی دل شکنی ہو گی۔

(12)۔۔۔واپسی پر اہل خانہ کے حق میں دعا بھی کریں اور شکریہ بھی ادا کریں۔

(13)۔۔۔سلام کرنے کے بعد رخصت ہوں۔

(14)۔۔۔جب گھر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

(15)۔۔۔جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: اللہ عزوجل کے نام سے، اللہ عزوجل ہی کی طرف سے طاقت و قوت ہے اللہ عزوجل ہی کے بھروسے پر۔ (مشکوۃ المصابیح، الحدیث ۲۴۴۳، ج۱، ۴۵۶)

اے ہمارے پیارے اللہ! ہمیں گھر میں آنے جانے کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم







(5)۔سفر کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! اکثر و بیشتر ہمیں سفر کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے بلکہ بہت سے خوش نصیب اسلامی بھائیوں کو توراہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی بھی سعادت ملتی ہے۔ لہٰذا ہم کوشش کرکے سفر کی بھی کچھ نہ کچھ سنتیں اورآداب سیکھ لیں تاکہ ان پر عمل کرکے ہم اپنے سفر کو بھی حصولِ ثواب کا ذریعہ بنا سکیں۔

(1)۔۔۔ ممکن ہو تو جمعرات کو سفر کی ابتداء کی جائے کہ جمعرات کو سفر کی ابتداء کرنا سنت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج۵، ص۱۶۱)

چنانچہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اورآپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من اراد غزوۃ فَوَرَّی ۔۔۔ الخ، الحدیث ۲۹۵۰، ج۲، ص۲۹۶)

(2)۔۔۔ اگر سہولت ہو تو رات کو سفر کیا جائے کہ رات کو سفر جلد طے ہوتا ہے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، "سرکارِ مدینہ سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعث نزول سیکنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:"رات کو سفر کیا کرو، کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔"

(سنن ابی داوٗد، کتاب الجہاد، باب فی الدرجۃ، الحدیث ۲۵۷۱، ج۳، ص۴۰)

(3)۔۔۔ اگر چند اسلامی بھائی مل کر قافلے کی صورت میں سفر کریں تو کسی ایک کو امیر بنالیں۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:"جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی القوم یسافرون۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث ۲۶۰۹، ج ۳، ص ۵۱، ۵۲)

(4)۔۔۔چلتے وقت عزیزوں، دوستوں سے قصور معاف کروائیں اور جن سے معافی طلب کی جائے ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ص ۱۹)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"جس کے پاس اس کا بھائی معذرت کے لئے آئے تو وہ اس کا عذر قبول کرے، خواہ حق پر ہو یا باطل پر، جو ایسانہ کرے وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا۔" (المستدرک للحاکم، کتاب البر والصلۃ، باب برّوا اباکم تبرکم۔۔۔۔الخ، الحدیث، ۷۳۴۰، ج ۵، ص ۲۱۳)

(5)۔۔۔لباسِ سفر پہن کر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نفل "اَلْحَمْدُ وَقُلْ" سے پڑھ کر باہر نکلیں، وہ رکعتیں واپسی تک اہل ومال کی نگہبانی کریں گی۔

پھر اپنی مسجد سے رخصت ہوں۔ اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اس میں بھی دو رکعت نفل پڑھ لیں۔

(6)۔۔۔ہم جب بھی سفر پر روانہ ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اہل ومال کو اللہ پاک کے حوالے کر کے جائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے۔ بلکہ ہو سکے تو اپنے گھر والوں کو ذیل کے کلمات کہہ کر سفر پر روانہ ہوں۔

اَسْتَوْدِعُکَ اللهَ الَّذِیْ لَایُضِیْعُ وَدَائِعَهٗ

ترجمہ: میں تم کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب تشییع الغزوۃ ووداعھم، الحدیث، ۲۸۲۵، ج۳، ص ۳۷۲)

(7)۔۔۔سفر تجارت کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کریں:

(۱) قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک۔　　(۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ آخر تک۔

(۳) قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ آخر تک۔　　(۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک۔

(۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک۔

سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت سیدنا جبیر بن مُطْعَم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا تم چاہتے ہو کہ جب تم سفر میں جاؤ تو اپنے ساتھیوں میں بہتر اور توشۂ سفر میں بڑھ کر رہو۔ (یعنی سفر میں خوشحالی اور فارغ البالی نصیب ہو) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرو۔

(۱) قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ آخر تک۔　　(۲) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ آخر تک۔

(۳) قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ آخر تک۔　　(۴) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک۔

(۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر تک۔

ہر سورت کو "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" سے شروع کرو اور اسی پر ختم کرو۔ (اس طرح ان پانچ سورتوں کے ساتھ بِسْمِ اللهِ شریف چھ بار پڑھی جائے گی)۔

حضرت سیدنا جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کو پڑھنا شروع کیا تو میں پورے سفر میں واپسی تک اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ خوشحال اور توشۂ سفر میں فارغ البال رہنے لگا۔ (کنز العمّال، کتاب السفر، فصل فی آداب الوداع، آداب متفرقۃ، الحدیث ۱۷۴۴۵، ج۶، ص۳۱۴)

(8)۔۔۔ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسْمِ اللہ، اَللّٰہُ اَکْبَر اور سُبْحٰنَ اللہ تین تین بار، لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ ایک بار پھر کہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

ترجمہ کنز الایمان: پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بُوتے (یعنی قابو) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔ (پ۲۵، الزخرف ۱۳،۱۴)

(فتاوی رضویہ تخریج شدہ، ج۱۰، ص۷۲۸)

(9)۔۔۔جب کشتی میں سوار ہوں تو یہ دعا پڑھیں، ان شاء اللہ ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۱﴾

ترجمہ: اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

(فتاوی رضویہ تخریج شدہ، ج۱۰، ص۷۲۹)

(10)۔۔۔دورانِ سفر ذکر اللہ کرتے رہیں۔ ٹرین یا بس وغیرہ میں بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ سب تین تین بار، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار۔

اے عاشقانِ رسول! جب کبھی سفر پر جائیں تو ذکر و درود کا وِرْد رکھیں یا اس عظیم مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے انفرادی کوشش کرتے رہیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اگر ہم دورانِ سفر ذکرُاللہ میں مصروف رہیں گے تو فرشتہ راستے بھر حفاظت کرے گا اور اگر معاذ اللہ گانے باجے سنتے رہے یا فضول ٹھٹھا مسخری کرتے رہے تو شیطان شریکِ سفر ہو گا جیسا کہ تاجدار مدینہ، سُرُورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:"جو شخص سفر کے دوران اللہ کی طرف توجہ رکھے اور اس کے ذکر میں مشغول رہے، اللہ اس کے لئے ایک فرشتہ محافِظ مقرر کر دیتا ہے۔ اور جو بیہودہ شعر وشاعری اور فضول باتوں میں مصروف رہے تو اللہ اس کے پیچھے ایک شیطان لگا دیتا ہے۔ (الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص ۸۳)

(11)۔۔۔جب کبھی قافلہ کی صورت میں سفر پر جائیں تو مل جل کر ایک ہی جگہ اُتریں۔

کیونکہ حضرت سیدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ جب منزل پر اُترتے تو منتشر ہو کر ٹھہرتے تھے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:"تمہارا منتشر ہو کر ٹھہرنا شیطان کی جانب سے ہے۔" اس کے بعد صحابۂ کرام علیہم الرضوان جب کبھی کسی منزل پر اترتے تو مل کر ٹھہرتے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب مایؤمر من انضمام العسکر، الحدیث ۲۶۲۸، ج ۳، ص ۵۸)

(12)۔۔۔دوران سفر اگر کوئی حاجت مند مل جائے تو اس کی حاجت روائی کرنی چاہیے۔

ان شاء اللہ اس میں ثواب زیادہ ہو گا کہ بسا اوقات مسافر خود بھی تو حاجت مند ہو جاتا ہے پھر بھی وہ دوسروں کی مدد کرے گا تو اس کے اجر و ثواب کا کون اندازہ کر سکتا ہے ؟ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا۔ اور دائیں بائیں اسے پھرانے لگا تو مدنی تاجدار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:" جس کے پاس فالتو سواری ہے تو وہ اسے دیدے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس فالتو زادِراہ ہو تو وہ اس کو دیدے جس کے پاس زادِراہ نہیں ہے ۔ حتی کہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ ہم میں سے کسی کا فالتو مال پر کوئی حق نہیں ہے۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الزکوۃ، باب فی حقوق المال، ج ۲، الحدیث ۱۶۶۳، ص ۱۷۵)

(13)۔۔۔جب سیڑھیوں پر چڑھیں یا اونچی جگہ کی طرف چلیں تو "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" اور جب سیڑھیوں سے اُتریں یا ڈھلان کی طرف چلیں تو "سُبْحٰنَ اللّٰہِ" کہیں کہ سنت ہے۔

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرمایا:"جب ہم بلندی پر چڑھتے تو "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہتے اور جب پست (ڈھلان والی) جگہ پر اُترتے تو "سُبْحٰنَ اللّٰہِ" کہتے تھے۔" (صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب التکبیر اذا علا شرفاً، الحدیث ۲۹۹۴، ج ۲، ص ۳۰۷)

(14)۔۔۔مسافر کو چاہیے کہ وہ دعا سے غفلت نہ کرے کہ یہ جب تک سفر میں ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے بلکہ جب تک گھر نہیں پہنچتا اس وقت تک دعاء مقبول ہے۔

اسی طرح مظلوم کی دعا اور ماں باپ کی اپنی اولاد کے حق میں دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:" تین قسم کی دعائیں مستجاب (یعنی مقبول)ہیں ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔(۱)مظلوم کی دعا(۲)مسافر کی دعا(۳)باپ کی اپنے بیٹے کے لئے دعا۔"

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماذکر فی دعوۃ المسافر، الحدیث ۳۴۵۹، ج۵، ص۲۸۰)

(15)۔۔۔منزل پر اُتریں تو وقتاً فوقتاً یہ دعا پڑھیں ان شاء اللہ ہر نقصان سے بچیں گے:اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ترجمہ: اللہ کے کلماتِ تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔

(کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۸، ج۶، ص۳۰۱)

(16)۔۔۔جب دشمن کا خوف ہو سورۂ"لِاِیْلٰفِ"یعنی سورۂ قریش پڑھ لیں۔ان شاء اللہ ہر بلاء سے امان ملے گی۔ (الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص۸۰)

(17)۔۔۔جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت پڑے تو حدیث پاک میں ہے اس طرح تین بار پکاریں:اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ۔

ترجمہ: اے اللہ کے بندو!میری مدد کرو۔ (الحصن الحصین، کتاب ادعیۃ السفر، ص۸۲)

(18)۔۔۔سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لئے کوئی تحفہ لے آئیں کہ یہ سنتِ مبارکہ ہے۔

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہدیہ لائے،اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔

(کنز العمال، کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، الحدیث ۱۷۵۰۲، ج۶، ص۳۰۱)

(19)۔۔۔سفر سے واپسی پر اپنی مسجد میں دوگانہ (یعنی دو رکعت نفل) پڑھنا سنت ہے۔

حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدار مدینہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور وہاں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (نمازِ نفل) ادا فرماتے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الصلوٰۃ اذا قدم من سفر، الحدیث، ۳۰۸۸، ج۲، ص۳۳۶)

(6)۔سرمہ لگانے کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! سرمہ لگانا ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی نہایت ہی پیاری سنت ہے۔ سرکار نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جب سونے لگتے تو اپنی مبارک آنکھوں میں سرمہ لگایا کرتے۔ لہذا ہمیں بھی سونے سے پہلے اتباعِ سنت کی نیت سے اپنی آنکھوں میں سرمہ لگانا چاہیے۔ اس سے ہمیں سرمہ لگانے کی سنت کا بھی ثواب ملے گا اور ساتھ ہی ساتھ اس کے دنیوی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔

(1)۔۔۔سوتے وقت سرمہ ڈالنا سنت ہے۔

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سرمہ سوتے وقت استعمال فرماتے تھے چنانچہ: حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں اثمد سرمہ کی تین سلائیاں لگایا کرتے تھے۔" (جامع الترمذی،کتاب اللباس، باب ماجاء فی الاکتحال،الحدیث ۱۷۶۳،ج ۳، ص ۲۹۴)

(2)۔۔۔تمام سرموں میں اِثمد سرمہ بہتر ہے۔

ابن ماجہ کی روایت میں ہے "تمام سرموں میں بہتر سرمہ "اِثمد" ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔" (سنن ابن ماجہ،کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد،الحدیث ۳۴۹۷، ج ۴، ص ۱۱۵)

کہا جاتا ہے کہ اِثمد اصفہان میں پایا جاتا ہے، علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور مشرقی ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔

بہر حال اثمد کا سرمہ میسر آجائے تو یہی افضل ہے ورنہ کسی قسم کا بھی سرمہ ڈالا جائے سنت ادا ہو جائے گی۔

(3)۔۔۔ سرمہ لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں لگائیں۔

(4)۔۔۔ کبھی دائیں آنکھ میں تین سلائیاں اور بائیں میں دو سلائیاں لگائیں۔

(5)۔۔۔ کبھی ہر آنکھ میں دو دو سلائیاں اور آخر میں ایک سلائی کو سرمہ والی کر کے دونوں میں لگائیں۔

ہمارے پیارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم دونوں مقدس آنکھوں میں سرمہ کی تین تین سلائیاں استعمال فرماتے تھے اور اکثر اسی پر عمل تھا۔ تاہم بعض روایات میں دائیں آنکھ مبارک میں تین سلائیاں اور بائیں میں دو کا بھی ذکر آیا ہے اور "شمائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم" میں اسی طرح بیان کیا گیا ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہر آنکھ مبارک میں دو دو سلائیاں سرمہ کی ڈالتے اور ایک سلائی کو دونوں مبارک آنکھوں میں لگاتے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، الفصل الثانی فی صفۃ بصرہ۔۔۔۔الخ، ص۷۷)

لہذا ہمیں مختلف اوقات میں مختلف طریقے پر سرمہ استعمال کرنا چاہیے۔ یعنی کبھی دونوں آنکھوں تین تین سلائیاں کبھی دائیں آنکھ میں تین اور بائیں میں دو، تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرمہ والی کر کے باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیں۔ اس طرح کرنے سے تینوں سنتیں ادا ہو جائیں گی۔

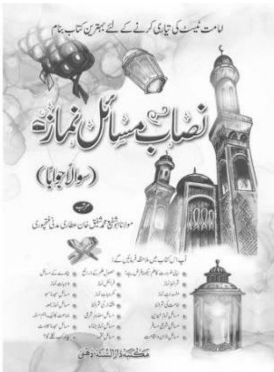
(6)۔۔۔دائیں آنکھ سے سرمہ لگانا شروع کریں۔

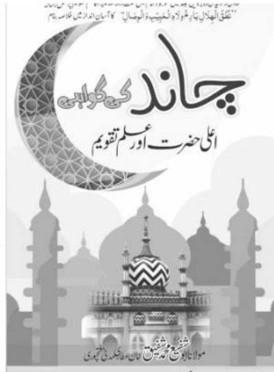
یہ بات یاد رکھیں کہ تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سرمہ لگائیں پھر بائیں آنکھ میں۔ (المرجع السابق، الفصل الثالث، فی صفۃ شعرہ.... الخ، ص۸۱)

اے ہمارے پیارے اللہ ! ہمیں ہر بار سوتے وقت سرمہ لگانے کی سنت بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔"

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے!
جو نقش پاکا لگاؤں غبار آنکھوں میں







(7)۔چھینکنے کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! چھینکنا بھی ایک اہم امر ہے اس کی بھی سنتیں اور آداب ہیں۔ لیکن افسوس! دینی ماحول سے دور رہنے کے باعث مسلمانوں کی اکثریت کو اس سلسلے میں کوئی معلومات نہیں ہوتیں، جہاں چھینک آئی زور زور سے "آ نچھی آ نچھی "کر لیا۔ ناک بھر آئی تو سنک لی اور بس۔ ایسا نہیں ہے، اس کی بھی سنتیں اور آداب ہمیں سیکھنے چاہئے۔

(1)۔۔۔ چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور آواز آہستہ نکالیں چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ١٦، ص١٠٣)

حضرت عبادہ بن صامت و شداد بن اوس و حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔" (شعب الایمان، باب فی تشمیت العاطس، فصل فی تکریر العاطس، الحدیث ٩٣٥٥، ج٧، ص٣٢)

(2)۔۔۔ جب چھینک آئے اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہیں گے تو فرشتے "رَبِّ الْعٰلَمِیْن" کہیں گے۔ اگر آپ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن" کہیں گے تو معصوم فرشتے یہ دعا کریں گے، یَرْحَمُكَ الله (یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے)۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو

فرشتے کہتے ہیں رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کہتا ہے، تو فرشتے یَرْحَمُكَ اللہُ یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے کہتے ہیں۔ (طبرانی اوسط، الحدیث ۳۳۷۱ ج ۲، ص ۳۰۵)

(3)۔۔۔سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً۔ یَرْحَمُكَ اللہ "(یعنی اللہ تجھ پر رحم کرے) کہے۔

اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ اگر جواب میں تاخیر کر دی تو گنہگار ہو گا۔ صرف جواب دینے سے گناہ معاف نہیں ہو گا توبہ بھی کرنا ہو گی۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲)

(4)۔۔۔جواب سن کر چھینکنے والا کہے۔ "یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ" (اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے، "یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ"

ترجمہ: اللہ عزوجل تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب ما یحل ومالا یحل، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج ۵، ص ۳۲۶)

(5)۔۔۔چھینکنے والا زور سے حمد کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے دونوں کو ثواب ملے گا۔ (الفتاوی الھندیہ، کتاب ما یحل ومالا یحل، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج ۵، ص ۳۲۶)

(6)۔۔۔چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے۔ دوبارہ چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲)

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی۔ میں بھی موجود تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: یَرْحَمُكَ اللہ، یعنی اللہ تجھ پر رحم

فرمائے، اسے دو بارہ چھینک آئی تو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، "اسے زکام ہو گیا ہے۔" (جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء لم یشمت العاطس، الحدیث ۲۷۵۲، ج ۴، ص ۳۴۱)

(7)۔۔۔جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب واجب نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۲)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، "جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو تم اس کے لئے یَرْحَمُکَ اللہ کہو۔ اور اگر وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے تو تم بھی یَرْحَمُکَ اللہ نہ کہو۔" (صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب تشمیت العاطس وکراہیۃ التثاوب، الحدیث ۲۹۹۲، ص ۲۹۹۲)

(8)۔۔۔بڑھیا کی چھینک کا جواب مرد، زور سے دے اور جوان عورت کا جواب دل میں دے۔

البتہ اتنی آواز ضروری ہے کہ جواب دینے والا خود سن لے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳)

(9)۔۔۔چھینکنے والا دیوار کے پیچھے ہو جب بھی جواب دیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳)

(10)۔۔۔کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گیا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳)

(11)۔۔۔نماز کے دوران چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہیں۔

(بہار شریعت، حصہ ۳، ص ۴۹)

(12)۔۔۔ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب دے دیا تو آپ کی نماز فاسد ہو گئی۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب مایحل ومالایحل، الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس، ج۵، ص۳۲۶)

(13)۔۔۔ کافر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکَ اللّٰہُ (اللہ عزوجل تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۰۳)

اے ہمارے پیارے اللہ! ہمیں چھینک کی سنتوں اور آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔"

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم۔



(8)۔ناخن، حجامت، موئے بغل کی سنتیں اورآداب

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے سرکار، مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم صفائی کو بے حد پسند فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: "اَلطُّھُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی صفائی آدھا ایمان ہے۔"

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۹۲، الحدیث ۳۵۳۰، ج ۵، ص ۳۰۸)

چنانچہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے ظاہر وباطن دونوں کی صفائی کا خیال رکھے۔ ظاہر کی صفائی کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ اپنا جسم اور لباس وغیرہ نجاست سے پاک رکھنے کے ساتھ ساتھ میل کچیل وغیرہ سے بھی صاف رکھنا چاہیے۔ نیز اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو بھی درست رکھیں۔ناخن بھی زیادہ نہ بڑھنے دیں کہ ان میں میل کچیل بھر جاتا ہے اور وہ کھانا وغیرہ کھانے میں پیٹ کے اندر پہنچتا ہے جس کے سبب طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ نیز بغل وزیرِ ناف کے بال بھی صاف کرتے رہنا چاہیے۔ رہا باطن کی صفائی کا معاملہ تو اپنے باطن کو بھی کینۂ مسلم، غرور و تکبر، بغض وحسد، وغیرہ وغیرہ رذائل سے پاک وصاف رکھنا ضروری ہے۔ باطن کی صفائی کے لئے اچھی صحبت بے حد ضروری ہے۔ ظاہری صفائی یعنی ناخن، موئے بغل و زیرِ ناف وغیرہ کی صفائی کے متعلق آداب ملاحظہ ہوں۔

(1)۔۔۔ چالیس دن کے اندر اندر ان کاموں کو ضرور کرلیں: مونچھیں اور ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھاڑنا اور موئے زیرِ ناف مُونڈنا۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مونچھیں اور ناخن ترشوانے اور بغل کے بال اکھاڑنے اور موئے زیرِ ناف مُونڈنے میں ہمارے لئے یہ وقت مقرر کیا گیاہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فی خصال الفطرۃ، الحدیث ۲۵۸، ص ۱۵۳)

اے عاشقانِ رسول! حدیثِ بالا سے پتا چلا کہ چالیس دن کے اندر اندر یہ کام ضرور کر لینا چاہیے۔ ہفتہ میں ایک بار نہانا اور بدن کو صاف ستھرا رکھنا اور موئے زیرِ ناف دور کرنا مستحب ہے۔ پندرہویں روز کرنا بھی جائز ہے اور چالیس روز سے زیادہ گزار دینا مکروہ و ممنوع ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۶)

(2)۔۔۔ہاتھوں کے ناخن تراشنے کے دو طریقے ہیں۔

ان دونوں میں سے آپ جس طریقے پر بھی عمل کریں گے ان شاء اللہ سنت کا ثواب پائیں گے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کبھی ایک پر عمل کر لیں، کبھی دوسرے پر۔ اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے گا۔

(۱)۔۔۔ مولائے کائنات حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے ناخن کاٹنے کی یہ سنت منقول ہے کہ سب سے پہلے سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا، پھر بیچ والی، پھر انگوٹھا، پھر منجھلی (یعنی چھنگلیا کے برابر والی) پھر شہادت کی انگلی۔ اب بائیں ہاتھ میں پہلے انگوٹھا، پھر بیچ والی، پھر چھنگلیا، پھر شہادت کی انگلی، پھر منجھلی۔ یعنی سیدھے ہاتھ کے ناخن چھنگلیا سے کاٹنا شروع کریں اور الٹے ہاتھ کے ناخن انگوٹھے سے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۵)

(۲)۔۔۔ دوسرا طریقہ آسان ہے اور یہ بھی ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کرکے ترتیب وار چھنگلیا سمیت ناخن تراشیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیں۔ اب الٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا جو باقی تھا اس کا ناخن بھی کاٹ لیں۔ اس طرح سیدھے ہی ہاتھ سے شروع ہوا اور سیدھے ہی ہاتھ پر ختم۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۶)

(3)۔۔۔ پاؤں کے ناخن کاٹنے کا طریقہ یہ ہے:

بہار شریعت میں "دُرِّ مختار" کے حوالہ سے لکھا ہے کہ پاؤں کے ناخن تراشنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنے کی جو ترتیب ہے اُسی ترتیب کے مطابق پاؤں کے ناخن کاٹ لیں۔ یعنی سیدھے پاؤں کی چھنگلی سے شروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن تراش لیں پھر الٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کرکے چھنگلیاں سمیت ناخن کاٹ لیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۶)

(4)۔۔۔ دانت سے ناخن نہیں کاٹنا چاہیے کہ مکروہ ہے اور اس سے مرض برص پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ (ردالمحتار مع در مختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۶۸)

(5)۔۔۔ لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔

(کیمیائے سعادت، اصل دوم در طہارت، ج۱، ص۱۶۸)

(6)۔۔۔ ناخن یا بال وغیرہ کاٹنے کے بعد دفن کر دینا چاہیئے۔ بیت الخلا یا غسل خانہ میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔

(در مختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۶۸)

(7)۔۔۔ناخن تراش لینے کے بعد انگلیوں کے پورے دھو لینے چاہیئے۔

(8)۔۔۔بغل کے بالوں کو اُکھاڑنا سنت ہے اور مونڈنا گناہ بھی نہیں۔

(در مختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۱)

(9)۔۔۔ناک کے بال نہ اُکھاڑیں کہ اس سے مرض آکلہ پیدا ہو جانے کا خوف ہے۔ (الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والحصا۔۔۔الخ، ج۵، ص۳۵۸)

(10)۔۔۔گردن کے بال مونڈنا مکروہ ہے۔

(در مختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۰)

یعنی جب کہ سر کے بال نہ مونڈائیں صرف گردن ہی کے مونڈائیں۔ ہاں اگر پورے سر کے بال مونڈائیں تو اس کے ساتھ گردن کے بھی مونڈا دیں۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے حجامت کے سوا گردن کے بال مونڈانے سے منع فرمایا۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۲۹۶۹، ج۲، ص۱۸۷)

(11)۔۔۔اَبرو کے بال اگر بڑے ہو جائیں تو ان کو ترشوا سکتے ہیں۔

(در مختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۰)

(12)۔۔۔داڑھی کا خط بنوانا جائز ہے۔ (ردالمحتار، ج۴، ص۶۷۱)

امامِ اہلِسنّت، مجدد دِین وملت، الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۶ پر لکھتے ہیں:"داڑھی قلموں کے نیچے سے کنپٹیوں، جبڑوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضاً اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر رونگٹے ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں، یوں ہی گالوں پر جو خفیف

بال کسی کے کم کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں۔ یہ بال قدرتی طور پر موئے ریش سے جدا و ممتاز ہوتے ہیں۔ اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مخروطی شکل پر جانب ذقن جاتا ہے یہ بال اس راہ سے جدا ہوتے ہیں، نہ ان میں موئے محاسن کے مثل قوت نامیہ، ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پرورش باعث تشویہ خلق و تقبیح صورت ہوتی ہے جو شرعاً ہرگز پسندیدہ نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۲، ص۲۹۶)

(13)۔۔۔ہاتھ، پاؤں اور پیٹ کے بال دور کرنا چاہیں تو منع نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۷)

(14)۔۔۔سینہ اور پیٹھ کے بال کاٹنا یا مونڈنا اچھا نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۷)

(15)۔۔۔داڑھی بڑھانا سنن انبیاء و مرسلین علیہم السلام سے ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۷)

مونڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔ "ہاں ایک مشت سے زائد ہو جائے تو جتنی زیادہ ہے اس کو کٹوا سکتے ہیں۔" (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۷۱)

(16)۔۔۔مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حرج نہیں۔

بعض اسلاف رحمہم اللہ (یعنی گزشتہ بزرگوں) کی مونچھیں اس قسم کی تھیں۔

(الفتاویٰ الھندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان والخصا...الخ، ج۵، ص۳۵۸)

(17)۔۔۔مرد کو چاہیے کہ موئے زیر ناف اُسترے وغیرہ سے مونڈ دے۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۶)

(18)۔۔۔ موئے زیرِ ناف کے لئے بال صفا پاؤڈر وغیرہ کا استعمال مرد وعورت دونوں کو جائز ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۷)

(19)۔۔۔ موئے زیر ناف کو ناف کے عین نیچے سے مونڈنا شروع کریں۔
(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۷)

(20)۔۔۔ جنابت کی حالت میں (یعنی غسل فرض ہونے کی صورت میں) نہ کہیں کے بال مونڈیں نہ ہی ناخن تراشیں کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۷)

(21)۔۔۔ اسلامی بہنیں اپنے سر وغیرہ کے بال ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں غیر محرم کی نظر پڑے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص۸۱)

(22) انسان کے بال (خواہ وہ جسم کے کسی بھی حصے کے ہوں) ناخن، حیض کا لتہ (یعنی وہ کپڑا جس سے حیض کا خون صاف کیا گیا ہو) اور انسانی خون ان چاروں چیزوں کو دفن کر دینے کا حکم ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج۹، ص۶۶۸)

اے ہمارے پیارے اللہ ! ہمیں اپنے ظاہر وباطن دونوں کو صاف رکھنے کی توفیق عطا فرما اور اس معاملہ میں جو جو سنتیں ہیں ان تمام سنتوں پر خوش دِلی سے عمل کرنے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

(9)۔زُلفیں رکھنے کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے مدنی آقا، مدینے والے مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی سنتِ کریمہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ہمیشہ اپنے سر مبارک کے بال شریف پورے رکھے۔ کبھی نصف کان مبارک تک تو کبھی کان مبارک کی لوتک اور بعض اوقات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے گیسو شریف بڑھ جاتے تو مبارک شانوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتے۔

گو ش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کو سہارے گیسو

(1)۔۔۔چاہیں تو آدھے کانوں تک گیسو رکھئے۔

کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینے والے آقا، شب اسراء کے دولہا، محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک آدھے مبارک کانوں تک تھے۔ (جامع الترمذی،الشمائل باب ماجاء فی شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم الحدیث ۲۴ ص ۵۰۷)

(2)۔۔۔چاہیں تو پورے کانوں تک گیسو رکھیئے۔

کہ حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سلطان مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا، دونوں مبارک شانوں کے درمیان فاصلہ تھااور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے گیسو مبارک مقدس کانوں کو چومتے تھے۔ (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ ،الحدیث ۳، ص۱۷)

(3)۔۔۔چاہیں توشانوں تک گیسو بڑھائیے۔

کہ امّ المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سر اقدس پر جو بال مبارک ہوتے وہ کان مبارک کی لو سے ذرا نیچے ہوتے اور مبارک شانوں کو چومتے۔

(شمائل ترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ ،الحدیث ۲۵، ص ۳۵)

چونکہ بال بڑھنے والی چیز ہے۔اس لئے جس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسا دیکھا وہی روایت کر دیا۔ چنانچہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصف کانوں تک دیکھا تو اسی کو روایت کیا اور جس نے اس سے زیادہ بڑے دیکھے اس نے اسی مقدار کو روایت کیا۔

(4)سر کے بیچ میں سے مانگ نکالئے کہ سنت ہے۔

جیسا کہ صدر الشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہار شریعت میں لکھتے ہیں " بعض لوگ داہنے یا بائیں جانب مانگ نکالتے ہیں، یہ سنت کے خلاف ہے۔ سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ اور بعض لوگ مانگ نہیں نکالتے بلکہ بالوں کو سیدھے رکھتے ہیں یہ بھی سنتِ منسوخہ اور یہود ونصاریٰ کا طریقہ ہے۔" (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص۱۹۹)

(5)۔۔۔زلفوں میں تیل بھی ڈالیں۔

اِن احادیث مبارکہ سے ہمیں بخوبی معلوم ہو گیا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ہمیشہ اپنے سر اقدس پر پورے ہی بال رکھے۔

آجکل جو چھوٹے چھوٹے بال رکھے جاتے ہیں، اس طرح کے بال رکھنا سنت نہیں ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! طرح طرح کی تراش خراش والے بال رکھنے کی بجائے ہمیں چاہیے کہ پیارے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی محبت میں اپنے سر پر آدھے کانوں تک، کانوں کی لو تک یا اتنی بڑی زلفیں رکھیں کہ شانوں کو چھولیں۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک دھاگہ لے کر آدھے کان سے یا ایک کان کی لو سے سر کے پچھلے حصے کی طرف سے دوسرے کان کے نصف تک یا دوسرے کان کی لو تک لے جائیں اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیں، اب اس دھاگے سے نیچے جتنے بال آئیں وہ کٹوا دیجئے۔

اے ہمارے پیارے اللہ! ہم سب مسلمانوں کو خلافِ سنّت بال رکھنے اور رکھوانے کی سوچ سے نجات دے کر نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی پیاری پیاری سنت، زلفیں رکھنے والی "سوچ" عطا فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

(10)۔تیل ڈالنے اور کنگھا کرنے کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اپنے سر اقدس اور داڑھی مبارک میں تیل ڈالتے، کنگھا کرتے، بیچ سر میں مانگ نکالتے۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:"جس کے بال ہوں تو وہ ان کا اکرام کرے۔(یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے)

(سنن ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، الحدیث ۴۱۶۳، ج ۴، ص ۱۰۳)

(1)۔۔۔مانگ سر کے بیچ میں نکالی جائے کہ سنت ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹۸)

(2)۔۔۔ سر میں تیل ڈالنے سے قبل "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم" پڑھ لینا چاہیے۔

(3)۔۔۔ سر میں تیل لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم" پڑھ کر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالیں، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگائیں پھر الٹی کے۔ اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر الٹی پر۔ اب (پھر "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم" پڑھ کر) سر میں تیل ڈالیں۔"

(ملخصاً شمائل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، للامام النبہانی، الفصل الثالث فی متعلق شعرہ۔۔۔۔الخ، ص ۸۱)

(4)۔۔۔جب بھی تیل لگائیں تو عمامہ کے نیچے سر بند باندھیئے۔

ہمارے سرکار، مدینے کے تاجدار، ہم بے کسوں کے مددگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے مزاج مبارک میں چونکہ بے حد نفاست تھی اسی لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جب سر مبارک میں تیل لگاتے تو اپنے عمامہ مبارک اور اس کی ٹوپی شریف اور

دیگر لباس کو تیل کے اثر سے بچانے کے لئے سر اقدس پر ایک کپڑا لپیٹ لیا کرتے۔ اور چونکہ تیل مبارک کا استعمال بہت زیادہ ہوتا اس لئے وہ مبارک کپڑا تیل شریف والا ہو جاتا۔ (شمائل المحمدیۃ، الحدیث ۳۲، ص ۴۰)

(5)۔۔۔ تیل ڈالنے کے بعد ٹوپی اور عمامہ کے نیچے کوئی کپڑا یا رومال رکھنا یا باندھنا سنت ہے۔

(6)۔۔۔ جس سے بن پڑے وہ عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے۔

سر میں سرسوں کا تیل ڈالنے والا سر سے ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بدبُو کا بھَپکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عِطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے۔ خوشبودار تیل تیّار ہے۔

(7)۔۔۔ سر اور داڑھی کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابون سے دھوتے رہیئے۔

داڑھی میں اکثر غذائی اَجزاء اٹک جاتے ہیں، سونے میں بعض اوقات منہ کی بدبُودار رال بھی داخِل ہو جاتی ہے اور اِس طرح بدبُو آتی ہے لہٰذا مشورۃً عرض ہے، کہ ہو سکے تو روزانہ ایک آدھ بار صابن سے داڑھی دھولی جائے۔

(8)۔۔۔ عمامہ، ٹوپی، چادر وغیرہ جلد جلد دھونے کا اہتمام کریں۔

بعض اسلامی بھائی کافی بڑے سائز کا عمامہ شریف باندھنے کا جذبہ تو رکھتے ہیں مگر صفائی رکھنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں اور یوں بسا اوقات لاشُعُوری میں مسجِد کے اندر "بدبُو"

پھیلانے کے جُرم میں پھنس جاتے ہیں۔ لہٰذا مَدَنی التجاء ہے کہ عمامہ، سر بند شریف اور چادر استِعمال کرنے والے اسلامی بھائی حتی الامکان ہر ہفتے اور موسِم کے اعتِبار سے یا ضَرورتاً مزید جلدی جلدی انہیں دھونے کی ترکیب بنائیں۔ ورنہ مَیل کُچیل، پسینہ اور تَیل وغیرہ کے سبب ان چیزوں میں بدبُو ہو جاتی ہے، اگرچِہ خود کو محسوس نہیں ہوتی مگر دوسروں کو بدبُو کے سبب کافی گِھن آتی ہے، خود کو اس لئے پتا نہیں چلتا کہ جس کے پاس مُستَقِلًّا کوئی مخصوص خوشبو یا بدبُو ہو اِس سے اُس کی ناک اَٹ جاتی ہے۔

(9)۔۔۔ جن اسلامی بھائیوں کے سر پر بال ہوں ان کو چاہیے کہ ان میں کنگھا کیا کریں۔

حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے میں نے عرض کی کہ میرے سر پر پورے بال ہیں، میں ان کو کنگھا کیا کروں؟ تو آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: "ہاں اوران کا اکرام کرو۔" لہٰذا حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے کبھی کبھی تو دن میں دو دو مرتبہ بھی تیل لگایا کرتے۔

(مؤطا امام مالک، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، الحدیث ۱۸۱۸، ج۲، ص۴۳۵)

(10)۔۔۔ بال بکھرے ہوئے نہ رکھیں۔

حضرت سیدنا عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار دوعالم، شاہ بنی آدم، رسول اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہمارے مدنی آقا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اس کی طرف اس انداز پر اشارہ کیا جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اس کو بال درست کرنے کا حکم فرمارہے ہیں۔وہ شخص بال درست کرکے واپس آیا، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔"

(مؤطاامام مالک، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، الحدیث،۱۸۱۹، ج۲، ص۴۳۵)

اے عاشقانِ رسول! مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں سر اور داڑھی کے بالوں کو بکھرا ہوا اور بے ترتیب چھوڑنا ناپسندیدہ بتایا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ بالوں کا اکرام کیا کرو یعنی ان کو تیل اور کنگھی کے ذریعے درست رکھا کرو۔ بلکہ بیان کی گئی آخری حدیث پاک میں تو بکھرے ہوئے بال رکھنے والے کو شیطان سے تشبیہ دی گئی ہے۔

لٰہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے لباس کو پاک وصاف رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے داڑھی اور سر کے بالوں کو بھی درست رکھا کریں۔ بہر حال ہمارا حلیہ سنتوں کے سانچے میں ڈھل کر ایسا ستھرا اور نکھرا ہوا ہونا چاہیے کہ لوگ ہمیں دیکھ کر ہم سے گھن نہ کریں بلکہ ہماری طرف مائل ہوں۔

(11)۔۔۔کنگھا کرتے وقت سیدھی طرف سے ابتداء کیجئے۔

کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہر تکریم والا کام سیدھی طرف سے شروع فرماتے ہیں۔ جیسا کہ "ترمذی شریف" میں ہے کہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکار مدینہ ،راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم دائیں جانب سے وضو کرنا پسند فرماتے اور اسی طرح کنگھا بھی سیدھی

طرف سے ہی کرتے، نیز نعلین شریفین بھی جب پہننے کا ارادہ فرماتے تو پہلے سیدھا قدم نعل شریف میں داخل فرماتے۔ (جامع الترمذی، الشمائل باب ماجاء فی ترجل رسول اللہ، الحدیث ۳۴، ج۵، ص۵۰۹)

(12)۔۔۔آئینے میں چہرہ دیکھتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ریش مبارک میں کنگھا کرتے وقت آئینے میں اپنا روئے انور ملاحظہ فرماتے اور جب آئینہ میں اپنا چہرہ مبارک دیکھتے تو اس طرح دعا کرتے۔"اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ"ترجمہ: اے اللہ! تو نے میری صورت تو اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند سیدۃ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، الحدیث ۲۴۴۴۶، ج۹، ص۳۳۹)

یقیناً یہ دعا اپنے غلاموں کی تعلیم کے لئے ہے کہ وہ اپنے اخلاق کی اصلاح کے لئے دعا کرتے رہا کریں، ورنہ ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے اخلاق کریمہ کے تو کیا کہنے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے حسن اخلاق کے تو قرآن مجید میں چرچے ہیں۔ چنانچہ پ۲۹، سورۃ القلم، آیت نمبر ۴ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۴﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری خُو بُو (خُلق) بڑی شان کی ہے۔ (پ۲۹، القلم ۴)

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا!، تیرے خالق حسن و ادا کی قسم

(11)۔زینت کی سنتیں اورآداب

اے عاشقانِ رسول! ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی طبیعت مبارکہ میں بے حد نفاست تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم صفائی اور پاکیزگی کو بے حد پسند فرماتے تھے۔ اسی ضمن میں گزشتہ صفحات میں ناخن و مونچھیں تراشنے، سر اور داڑھی میں تیل لگانے اور کنگھا کرنے کی سنتیں اور آداب پیش کئے گئے۔ اب اسی ضمن میں "زینت کی سنتیں اور آداب" بیان کئے جاتے ہیں تاکہ ہمارے اسلامی بھائیوں کو معلوم ہو کہ کون سی زینت بمطابق سنت ہے اور کون سی زینت سنت کا دائرہ توڑ کر فرنگی فیشن کے اندھیرے گڑھے میں جاپڑتی اور دنیا اور آخرت کی تباہی کا سبب بنتی ہے۔

(1)۔۔۔انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے۔

حدیث مبارک میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت آئی جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔

(درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظرِ والمس، ج۹، ص ۶۱۴ تا ۶۱۵)

(2)۔۔۔اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اس عورت کے اپنے بال ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔ (درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج۹، ص ۶۱۴ تا ۶۱۵)

(3)۔۔۔اُون یا سیاہ دھاگے کی چوٹی اسلامی بہنوں کو سر میں لگانا جائز ہے۔

(درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظرِ والمس، ج۹، ص ۶۱۴ تا ۶۱۵)

(4)۔۔۔لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج۹، ص۵۹۸)

(5)۔۔۔ بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے۔یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اوراسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج۹، ص۵۹۸ ملخصاً)

(6)۔۔۔ عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔مرد اور چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج۹، ص۵۹۹ ملتقطاً)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ مدینے کے تاجدار، سرکار ابد قرار، شفیع روزِ شمار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے پاس ایک مُخَنَّث (یعنی ہیجڑا) حاضر کیا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ارشاد فرمایا:اس کا کیا حال ہے؟(یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟)لوگوں نے عرض کی، یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ ہمارے مدنی آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے حکم فرمایا:"کہ اسے شہر بدر کر دو۔لہٰذا اس کو شہر بدر کر دیا گیا، مدینہ منورہ سے نکال کر "نقیع" کو بھیج دیا گیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، الحدیث ۴۹۲۸، ج۴، ص۳۶۸)

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے؟ مُخَنَّث نے عورتوں کی نقل کی یعنی ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی تو ہمارے مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اس سے کس قدر ناراض ہوئے کہ اسے شہر بدر کر دیا۔اس مبارک حدیث سے ہمارے وہ بھائی درس حاصل

کریں جو شادی یا عیدین وغیرہ کے مواقع پر اپنے ہاتھوں یا انگلیوں پر مہندی لگا لیا کرتے ہیں۔

(7)۔۔۔ جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں اسی طرح عورتیں بھی مردوں کی نقل نہیں کرسکتیں۔

جیسا کہ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی صورت بنائیں۔"

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عباس، الحدیث ۲۲۶۳، ج۱ص ۵۴۰)

(8)۔۔۔ جاندار کی تصاویر والے لباس ہرگز نہ پہنا کریں نہ ہی جانوروں یا انسانوں کی تصاویر والے اسٹیکرز اپنے کپڑوں پر لگائیں، نہ ہی گھروں میں آویزاں کریں۔

(9)۔۔۔ اپنے بچوں کو ایسے "بابا سوٹ" نہ پہنائیں جن پر جانوروں اور انسانوں کے فوٹو بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

(10)۔۔۔ خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اشیاء کے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زینت کریں لیکن میک اپ کرکے اور بن سنور کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں۔

کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "عورت پوری کی پوری عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔" (جامع الترمذی، کتاب الرضاع، باب (۱۸)، الحدیث ۱۱۷۶، ج۲، ص ۳۹۲)

(11)۔۔۔ ننگے سر پھرنا سنت نہیں ہے۔

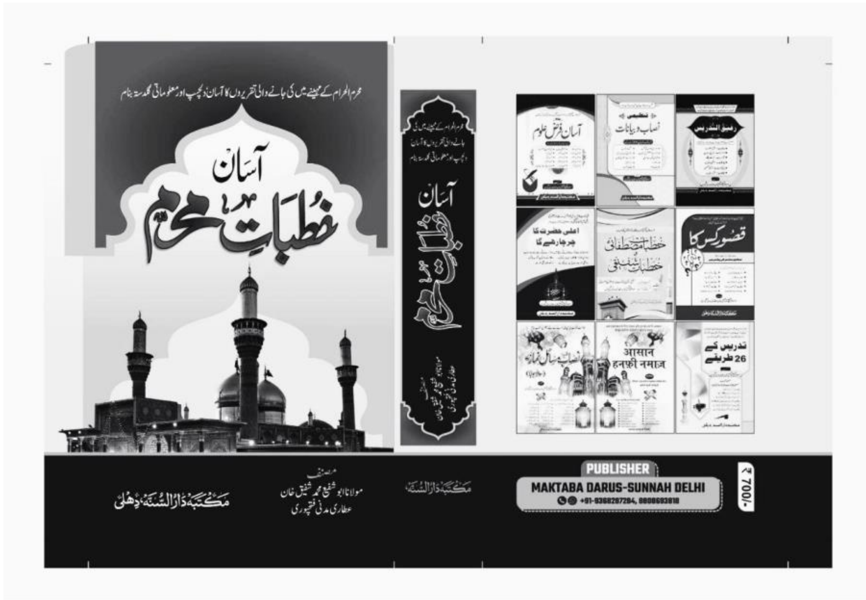
لہٰذا اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے سر پر عمامہ شریف کا تاج سجائے رکھیں کہ یہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نہایت ہی میٹھی سنت ہے۔

(ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۵۵)

اے عاشقانِ رسول! بس زینت وہی کیجئے جس کی شریعت مطہرہ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ہرگز ہرگز فرنگی فیشن نہ اپنائیے جس سے اللہ پاک کا قہر وغضب جوش پر آئے۔

اے ہمارے پیارے اللہ! ہمیں فرنگی فیشن کی آفت سے چھڑا کر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی سنتوں کا دیوانہ بنادے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم



(12)۔خوشبو کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! ہمارے سرکار، مدینے کے تاجدار، دوعالم کے مختار، شفیع روز شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خوشبو بے حد پسند ہے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہر وقت معطر معطر رہتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خوشبو کا بہت استعمال فرمایا کرتے تھے تاکہ غلام بھی ادائے سنت کی نیت سے خوشبو لگایا کریں ورنہ اس بات میں کس کو شک وشبہ ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا وجود مسعود تو قدرتی طور پر خود ہی مہکتا رہتا اور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا مبارک پسینہ بذات خود کائنات کی سب سے بہترین خوشبو ہے۔

مشک و عنبر کیا کروں؟ اے دوست خوشبو کے لئے
مجھ کو سلطانِ مدینہ کا پسینہ چاہیے

(1)۔۔۔خوشبو لگانا سنت ہے۔

حضرتِ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنا دستِ پُر انوار میرے چہرہ پر پھیرا میں نے اسے ٹھنڈا اور ایسی خوشبودار ہوا کی طرح پایا جو کسی عطر فروش کے عطردان سے نکلتی ہے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم، الفصل الرابع فی صفۃ عرقہ ۔۔۔۔الخ، ص۸۵)

(2)۔۔۔عمدہ قسم کی خوشبو لگانا سنت ہے۔

اے عاشقانِ رسول! "شمائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم "میں ہے کہ ہمارے مدینے والے آقا، مہکنے اور مہکانے والے مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو عمدہ

اور بہترین قسم کی خوشبو بہت پسند تھی اور ناخوشگوار بو یعنی بد بو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ناپسند فرماتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ عمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔" حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "ہمارے معطر معطر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس ایک خاص قسم کی خوشبو تھی جسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم استعمال فرماتے ہیں۔"

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم، الفصل الخامس فی صفۃ طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص۸۷)

(3)۔۔۔سر میں خوشبو لگانا سنت ہے۔

سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم "مشک" سر اقدس کے مقدس بالوں اور داڑھی مبارک میں لگاتے۔

(وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم، الفصل الخامس فی صفۃ طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص۸۷)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میں نے اپنے سر تاج، ماہ نبوت، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو نہایت عمدہ سے عمدہ خوشبو لگائی تھی یہاں تک کہ اس کی چمک حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں پاتی۔"

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الطیب فی الرأس واللحیۃ، الحدیث ۵۹۲۳، ج۴، ص۸۱)

(4)۔۔۔کیمیکلز سے بنی ہوئی خوشبوئیں اور ائیر فریشنر بدن میں نہ لگائیں۔

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا کہ سر اور داڑھی کے بالوں میں خوشبو لگانا سنت ہے۔ مگر یہ خیال رکھیں کہ سر اور داڑھی میں صرف دیسی خوشبو استعمال کریں۔ بد قسمتی سے

آجکل دیسی خوشبوجات کا ملنا بے حد دشوار ہو گیا ہے۔ اب عموماً عطریات کیمیکلز سے بنائے جاتے ہیں۔ ان کا لباس میں استعمال کرنا جائز تو ہے مگر سر اور داڑھی میں لگانا نقصان دہ ہے آج کل "ائیر فریشنر" کا استعمال عام ہوتا جارہا ہے ان کا چھڑکاؤ خاص طور پر ان کمروں میں کیا جاتا ہے جو بند رہتے ہیں اس سے وقتی طور پر کمرے میں خوشبو تو ہو جاتی ہے مگر اس کے کیمیاوی مادے فضا میں پھیل جاتے ہیں جو سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں داخل ہو کر صحت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک طبی تحقیق کے مطابق "ائیر فریشنر" کے استعمال سے چمڑی کا کینسر ہو جاتا ہے۔ چند لمحوں کی خوشبو کے حصول کی خاطر اتنا بڑا خطرہ مول لینا عقلمندی نہیں۔ لہٰذا "ائیر فریشنر" کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(5)۔۔۔ مسلمانوں کو خوشبو کا تحفہ دیں اور کوئی آپ کو دے تو واپس نہ کریں بلکہ قبول کرلیں۔

"شمائل ترمذی" میں ہے کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیوں کے سردار، ہمارے معطر معطر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں جب خوشبو تحفۃً پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم رد نہ فرماتے۔

(جامع الترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی تعطّر رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، الحدیث ۲۱۶، ج۵، ص۵۴۰)

"شمائل ترمذی" میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، سرور قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ تین چیزیں واپس نہیں لوٹانی چاہیے (۱) تکیہ (۲) خوشبو و تیل اور (۳) دودھ۔

(جامع الترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی تعطّر رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، الحدیث ۲۱۷، ج۵، ص۵۴۰)

اے عاشقانِ رسول! خوشبو، تکیہ اور دودھ (اور ان میں تمام کم قیمت کی چیزیں شامل ہیں) کا ہدیہ قبول کرنے کی حکمت محدثین کرام رحمہم اللہ یہ بیان کرتے ہیں کہ عموماً یہ چیزیں اتنی قیمتی نہیں ہوتیں اور ظاہر ہے جو سستی چیز ہوتی ہے وہ دینے والے کے لئے زیادہ بوجھ ثابت نہیں ہوتی اور قبول نہ کرنے پر دینے والے کا دل ٹوٹنے کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔ اور چونکہ ہمارے مدینے والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کسی کا دل توڑنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے۔ چنانچہ ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہمیں کوئی خوشبو یا سستی چیز تحفۃً پیش کرے تو اسے سنت سمجھ کر قبول کر لینا چاہیے۔ اگر کوئی قیمتی چیز پیش کرے تو اسے بھی قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر غور کر لینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کہیں مروت وغیرہ میں تو نہیں دے رہا کہ یہ دینا بعد میں خود اسی پر بار پڑ جائے۔

(6)۔۔۔مردانہ خوشبو وہ جس کی خوشبو ظاہر ہو اور زنانہ خوشبو وہ جس کا رنگ ظاہر ہو۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مردانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو۔

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجآء فی طیب الرجال والنساء، الحدیث ۲۷۹۶، ج۴، ص۳۶۱)

مردوں کو اپنے لباس پر ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیے جس کی خوشبو پھیلے مگر رنگ کے دھبے وغیرہ نظر نہ آئیں، جیسا کہ گلاب، کیوڑہ، صندل اور اسی قسم کے بے رنگ عطریات ۔عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ج٦، ص١١٣)

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔"

(جامع الترمذی، کتاب الادب، باب ماجآء فی کراہیۃ خروج المراۃ متعطرۃ، الحدیث ٢٧٩٥، ج٤، ص٣٦١)

(7)۔۔۔خوشبو کی دھونی لینا جائز ہے۔

حضرت سیدنا نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی کبھی خالص عود کی دھونی لیتے۔یعنی عود کے ساتھ کسی دوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور فرمایا کہ مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم، کتاب الالفاظ من الادب وغیرہ، باستعمال المسک وانہ ....الخ، الحدیث ٢٢٥٤، ص١٢٣٧)

اے ہمارے پیارے اللہ! ہمیں ہمارے پیارے سرکار، دوعالم کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے صدقے میں مدینۂ منورہ کی معطر معطر فضاؤں اور معنبر معنبر ہواؤں میں سانس لینے کی سعادت نصیب فرما اور پھر انہیں معطر معطر فضاؤں میں معطر معطر حضور

انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے جلووں میں عافیت کے ساتھ ایمان پر موت نصیب فرما اور جنت البقیع کی مہکی مہکی سرزمین میں مدفن نصیب فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

ٹوٹ جائے دم مدینے میں مرا یارب بقیع
کاش! ہو جائے میسر سبز گنبد دیکھ کر

(13)۔کھانے کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! کھانا اللہ تعالیٰ کی بہت لذیذ نعمت ہے۔ اگر سنتِ احمدِ مجتبیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مطابق کھانا کھایا جائے تو ہمیں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہو گا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ سنت کے مطابق کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ کھانا کھانے کی کچھ سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(1)۔۔۔ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھولیں۔

حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: "جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، الحدیث ۳۲۶۰، ج ۴، ص ۹)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنی ہیں ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کرلینا۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۲)

(2)۔۔۔جب بھی کھانا کھائیں تو الٹا پاؤں بچھادیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۹)

(3)۔۔۔کھانے سے پہلے جوتے اتارلیں۔

حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا:

"کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو، اس میں تمہارے لئے راحت ہے۔"

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الاطعمۃ، الفصل الثالث، الحدیث ۴۲۴۰، ج ۲، ص ۴۵۴)

(4)۔۔۔ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیں۔

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:"جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الاشربہ، باب آداب الطعام ... الخ، الحدیث ۲۰۱۷، ص ۱۱۱۶)

(5)۔۔۔ اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، پڑھ لیں۔

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا:"جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ پہلے بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے "بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔"

(سنن ابو داؤد، کتاب الاطعمہ، باب التسمیۃ علی الطعام، الحدیث ۳۷۶۷، ج ۳، ص ۴۸۷)

(6)۔۔۔ کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو ان شاء اللہ اثر نہیں کرے گا:

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔"

(فردوس الاخبار بماثور الخطاب، الحدیث ۱۹۵۵، ج۱، ص ۲۷۴)

(7)۔۔۔سیدھے ہاتھ سے کھائیں۔

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے:"جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور جب پئے تو سیدھے ہاتھ سے پئے کہ شیطان الٹے ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام والشرب، الحدیث ۲۰۲۰، ص ۱۱۱۷)

(8)۔۔۔اپنے سامنے سے کھائیں۔

حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا:"ہر شخص برتن کی اسی جانب سے کھائے جو اس کے سامنے ہو۔"

(صحیح البخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الاکل ممایلیہ، الحدیث ۵۳۷۷، ج ۳، ص ۵۲۱)

حضرت سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز کھانا کھاتے ہوئے میرا ہاتھ پیالے میں ادھر اُدھر حرکت کر رہا تھا(یعنی کبھی ایک طرف سے لقمہ اٹھایا کبھی دوسری طرف سے اور کبھی تیسری طرف سے لقمہ اٹھایا)جب اللہ کے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے مجھے اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:"اے لڑکے! بسم اللہ پڑھ

کر دائیں ہاتھ سے کھایا کر اور اپنے سامنے سے کھایا کر، چنانچہ اس کے بعد سے میرے کھانے کا طریقہ یہی ہو گیا۔ (صحیح البخاری، باب التسمیۃ علی الطعام، ج ۳، الحدیث ۵۳۷۶)

(9)۔۔۔ کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیں مثلاً: یہ نہ کہیں کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔ (صحیح البخاری، باب ماعاب النبی طعاماً، الحدیث ۵۴۰۹)

امام اہل سنت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں:

"کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلاف سنت ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۱، ص ۶۵۲)

کھانے کی 40 نیتیں

(از شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

فَرمانِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم "مسلمان کی نیّت اس کے عَمَل سے بہتر ہے۔"

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

(1) کھانے سے قبل اور (2) بعد کا وُضو کروں گا (یعنی ہاتھ، مُنہ کا اِگلا حصّہ دھوؤں گا اور کُلّیاں کروں گا) (3) عبادت (4) تِلاوت (5) والدین کی خدمت (6) تحصیلِ عِلمِ دین (7) سنّتوں کی تربیّت کی خاطِر مَدَنی قافِلے میں سفر (8) عَلاقائی دَورہ میں شرکت

(9)اُمورِ آخرت اور (10) حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کے لئے بھاگ دوڑ پر قوّت حاصِل کروں گا (یہ نیّتیں اُسی صورت میں مُفید ہوں گی جبکہ بھوک سے کم کھائے، خوب ڈٹ کر کھانے سے اُلٹا عبادت میں سُستی پیدا ہوتی گناہوں کی طرف رُجحان بڑھتا اور پیٹ کی خرابیاں جَنَم لیتی ہیں) (11)زمین پر (12)دستر خوان بچھانے کی سنّت ادا کر کے (13)سنّت کے مطابِق بیٹھ کر (14) کھانے سے قبل بسم اللہ اور (15) دیگر دُعائیں پڑھ کر (16) تین انگلیوں سے (17) چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر (18) اچھی طرح چبا کر کھاؤں گا (19)ہر دو ایک لقمہ پر یا وَاجِدُ پڑھوں گا (20)جو دانہ وغیرہ گر گیا اٹھا کر کھالوں گا (21)روٹی کا ہر نوالہ سالن کے برتن کے اوپر کر کے توڑوں گا تاکہ روٹی کے ذرّات برتن ہی میں گریں (22)ہڈّی اور گرم مصالحہ اچھی طرح صاف کرنے اور چاٹنے کے بعد پھینکوں گا (23)بھوک سے کم کھاؤں گا (24)آخِر میں سنّت کی ادائیگی کی نیّت سے برتن اور (25) تین بار انگلیاں چاٹوں گا (26) کھانے کے برتن دھو کر پی کر ایک غلام آزاد کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا (احیاء العلوم، ج ۲، ص ۷) (27)جب تک دستر خوان نہ اُٹھالیا جائے اُس وقت تک بِلا ضَرورت نہیں اُٹھوں گا (28) کھانے کے بعد مسنون دعائیں پڑھوں گا (29)خِلال کروں گا۔

مل کر کھانے کی مزید نیّتیں

(30)دستر خوان پر اگر کوئی عالم یا بزرگ موجود ہوئے تو اُن سے پہلے کھانا شروع نہیں کروں گا (31)مسلمانوں کے قرب کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا (32)ان کو بوٹی، کدّو شریف، کُھرچن اور پانی وغیرہ پیش کر کے اُن کا دل خوش کروں گا (33)اُن کے سامنے

مسکرا کر صدقہ کا ثواب کماؤں گا (34) کھانے کی نیّتیں اور (35) سنّتیں بتاؤں گا (36) موقع ملا تو کھانے سے قبل اور (37) بعد کی دعائیں پڑھاؤں گا (38) غذا کا عمدہ حصّہ مَثَلًا: بوٹی وغیرہ حرص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطر ایثار کروں گا (39) ان کو خلال کا تحفہ پیش کروں گا (40) کھانے کے ہر ایک دو لقمہ پر ہو سکا تو اس نیّت کے ساتھ بلند آواز سے یاوَاجِدُ کہوں گا کہ دوسروں کو بھی یاد آجائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کے مطابق کھانا کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

(14)۔ پانی پینے کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! پانی بھی اللہ پاک کی ایک ایسی عظیم نعمت ہے جس کی ضرورت ہر ایک کو ہے چاہے وہ حیوانات ہوں یا نباتات، لہٰذا اس کو سنت کے مطابق پی کر اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

(1)۔۔۔ پانی بیٹھ کر پئیں۔

(2)۔۔۔ اجالے میں دیکھ کر پئیں۔

(3)۔۔۔ سیدھے ہاتھ سے پئیں۔

(4)۔۔۔ بسم اللہ پڑھ کر پئیں۔

(5)۔۔۔ ہر مرتبہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر سانس لیں۔

(6)۔۔۔ پہلی اور دوسری بار ایک ایک گھونٹ پئیں اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پئیں۔

(7)۔۔۔ پانی پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیں۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: "اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پی جایا کرو بلکہ دو یا تین بار پیا کرو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ پڑھا کرو اور جب پی چکو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو۔"

(سنن ترمذی، کتاب الاشربۃ، باب ماجاء فی التنفس فی الاناء، الحدیث ۱۸۹۲، ج ۳، ص ۳۵۲)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے:"اس طرح پینے میں زیادہ سیر ابی ہوتی ہے اور صحت کے لئے مفید وخوش گوار ہے۔
(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب کراھۃ التنفس فی الاناء...الخ، الحدیث ۲۰۲۸، ج ۳، ص ۱۱۲۰)

(8)۔۔۔پانی کے برتن میں نہ سانس لیں اور نہ پھونک ماریں۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الاشربۃ، الحدیث ۳۷۲۸، ج ۳، ص ۴۷۵)

(9)۔۔۔کھڑے ہو کر پانی نہ پئیں۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔
(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب کراھۃ الشرب قائما، الحدیث ۲۰۲۴، ص ۱۱۱۹)

پانی پینے کی 15 نیتیں

(از: شیخِ طریقت امیرِ اہلِسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی)

(1) عبادت (2) تِلاوت (3) والدین کی خدمت (4) تحصیلِ علمِ دین (5) سنّتوں کی تربیّت کی خاطر مَدَنی قافلے میں سفر (6) عَلاقائی دورہ میں شرکت (7) اُمورِ آخِرت اور (8) حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کے لئے بھاگ دوڑ پر قوّت حاصِل کروں گا۔ یہ نیّتیں اُسی وقت مُفید ہوں گی جب کہ فریزر یا برف کا خوب ٹھنڈا پانی نہ ہو کہ ایسا پانی مزید بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ (9) بیٹھ کر (10) بسم اللہ پڑھ کر (11) اُجالے میں دیکھ کر (12) چوس کر

(13) تین سانس میں پیوں گا (14) پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہوں گا (15) بچا ہوا پانی نہیں پھینکوں گا۔

چائے پینے کی 6 نیتیں

(از: شیخ طریقت امیر اہلِسنّت بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مد ظلہ العالی)

(1) بسم اللہ پڑھ کر پیوں گا (2) سُستی اُڑا کر عبادت (3) تلاوت (4) دینی کتابت اور (5) اسلامی مطالعہ پر قوت حاصل کروں گا (6) پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہوں گا۔



(15)۔ چلنے کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ مسلمان کی چال بھی امتیازی ہونی چاہیے۔ گریبان کھول کر، گلے میں زنجیر سجائے، سینہ تان کر، قدم پچھاڑتے ہوئے چلنا احمقوں اور مغروروں کی چال ہے۔ مسلمانوں کو درمیانہ اور پُر وقار طریقے پر چلنا چاہیے۔چلنے کی چند سنّتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(1)۔۔۔ اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو درمیانی رفتار چلیں۔

(2)۔۔۔ راستے کے کنارے کنارے چلیں۔

(3)۔۔۔ نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ پر جم جائیں اور نہ اتنا آہستہ کہ آپ بیمار محسوس ہوں۔

(4)۔۔۔ لفنگوں کی طرح گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں۔

کہ یہ احمقوں اور مغروروں کی چال ہے بلکہ نیچی نظریں کئے پُر وقار طریقے پر چلیں۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

(سنن ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی ھدی الرجل، الحدیث ۴۸۶۳، ج ۴، ص ۳۴۹)

(5)۔۔۔ راہ چلنے میں پریشان نظری سے بچیں اور سڑک عبور کرتے وقت گاڑیوں والی سمت دیکھ کر سڑک عبور کریں۔

اگر گاڑی آرہی ہو تو بے تحاشا بھاگ نہ پڑیں بلکہ رک جائیں کہ اس میں حفاظت کا زیادہ امکان ہے۔

(6)۔۔۔راہ چلتے وقت بد نگاہی سے بچیں۔

دیواروں پر لگے ہوئے سائن بورڈ، اشتہارات اور پوسٹرز وغیرہ میں بنی ہوئی عورتوں کی تصاویر کو نہ دیکھیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ !ہمیں پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق درمیانہ، تکبر سے بالکل پاک چال چلنے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں راستے کے ایک طرف، اِدھر اُدھر جھانکنے تاکے بغیر سر جھکا کر شریفانہ چال چلنے کی توفیق مرحمت فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

(16)۔بیٹھنے کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! ہمارا اٹھنا بیٹھنا بھی سنّت کے مطابق ہونا چاہیے ۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اکثر قبلہ شریف کی طرف روئے انور کر کے بیٹھا کرتے تھے۔ زہے نصیب ہم بھی کبھی کبھی قبلہ رو ہو کر بیٹھیں تو کبھی مدینۂ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھیں کہ یہ بھی بہت بڑی سعادت ہے کاش! مدینہ پاک کی طرف رخ کر کے بیٹھتے وقت یہ تصور بھی بندھ جائے اور زبان حال سے یہ اظہار ہونے لگے۔

دیدار کے قابل تو کہاں میری نظر ہے
یہ تیری عنایت ہے جو رخ تیرا ادھر ہے

بیٹھنے کی چند سنّتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(1)۔۔۔ سرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنت ہے۔

لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۸)

(2)۔۔۔ چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے ثابت ہے۔

(3)۔۔۔ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور

اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔" (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، الحدیث ۴۸۲۱، ج ۴، ص ۳۴۴)

(4)۔۔۔قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص ۲۲۹)

(5)۔۔۔بزرگوں کی نشست پر بیٹھنا ادب کے خلاف ہے۔

امام اہل سنت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر ان کی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔

(فتاوٰی رضویہ، ج ۲۴، ص ۳۶۹/۴۲۴)

(6)۔۔۔کوشش کریں کہ اٹھتے بیٹھتے وقت بزرگان دین کی طرف پیٹھ نہ ہونے پائے اور پاؤں تو ان کی طرف نہ ہی کریں۔

(7)۔۔۔جب کبھی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔

(8)جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔

(الجامع الصغیر، الحدیث ۵۵۴، ص ۴۰)

(9)۔۔۔مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اور جو مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کے لئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث ۴۸۵۷، ج ۴، ص ۳۴۷)

(10)۔۔۔جب کوئی عالم باعمل یا متقی شخص یا سید صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے بلکہ حضور کی سنّت قولی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۶، ص ۳۷۰)

اے ہمارے پیارے اللہ! ہمیں اٹھنے بیٹھنے کی سنّتوں اور آداب پر عمل پیرا ہونے کی توفیقِ رفیق مرحمت فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم







(17)۔لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں لباس کی دولت عطا کی۔لباس سے ہم سردی، گرمی کے اثرات سے اپنی حفاظت کر سکتے ہیں، یہ لباس ہماری زینت کا سبب بھی ہے اور سببِ وقار بھی ہے۔ ہر قوم کا جدا جدا لباس ہوتا ہے، مگر مسلمان کا لباس سب سے ممتاز ہے۔لباس کی چند سنّتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(1)۔۔۔سفید لباس ہر لباس سے بہتر ہے اور سرکار مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس کو پسند فرمایا ہے۔

حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:"سفید لباس پہنو کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہے اور اپنے مردوں کو بھی اسی میں کفناؤ۔"

(سنن ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی لبس البیاض، الحدیث ۲۸۱۹، ج ۴، ص ۳۷۰)

(2)۔۔۔جب کپڑا پہننے لگیں تو یہ دعا پڑھیں، اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِحَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ

ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری قوت وطاقت کے مجھے یہ عطا کیا۔

(المستدرک، کتاب اللباس، باب الدعاء عند فراغ الطعام، الحدیث ۷۴۸۶، ج ۵، ص ۲۷۰)

(3)۔۔۔پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں۔

مثلاً: جب کرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر الٹی میں، اسی طرح پاجامہ میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ ، فیض گنجینہ ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم جب کرتا پہنتے تو داہنی طرف سے شروع فرماتے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الانتعال، الحدیث ۴۱۴۱، ج ۴، ص ۹۶)

(4)۔۔۔جب اتارنے لگیں تو الٹی طرف سے شروع کریں۔

(5)۔۔۔پہلے کرتا پہنیں پھر پاجامہ۔

(6)۔۔۔پاجامہ بیٹھ کر پہنیں اور عمامہ کھڑے ہو کر باندھیں۔

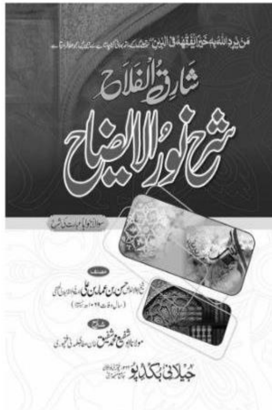
بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ صَفْحَہ ۳۰۳ پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مرض میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ ! ہمیں فیشن والے لباس سے بچا اور محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق لباس پہننے کی توفیق مرحمت فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم







(18)۔ جوتا پہننے کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! نعلین پہننا سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ جوتے پہننے سے کنکر، کانٹے وغیرہ چبھنے سے پاؤں کی حفاظت رہتی ہے۔ نیز موسم سرما میں سردی سے بھی پاؤں محفوظ رہتے ہیں اور گرمیوں میں دھوپ میں چلنے کے لئے جوتے نہایت ہی کار آمد ہیں۔ جوتا پہننے کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:

(1)۔۔۔ کسی بھی رنگ کا جوتا پہننا اگرچہ جائز ہے لیکن پیلے رنگ کے جوتے پہننا بہتر ہے۔

کہ مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو پیلے جوتے پہنے گا اس کی فکروں میں کمی ہو گی۔ (کشف الخفاء، الحدیث ۲۵۹۵، ج۲، ص۲۴۶)

(2)۔۔۔ پہلے سیدھا جوتا پہنیں پھر الٹا اور اتارتے وقت پہلے الٹا جوتا اتاریں پھر سیدھا۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: "(کوئی شخص) جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب اللباس، باب لبس النعال وخل، الحدیث ۳۶۱۶، ج۴، ص۱۶۶)

(3)۔۔۔ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لینا سنت ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بندہ بیٹھے تو سنّت ہے کہ اپنے جوتے اتار لے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فی الانتعال،، الحدیث ۴۱۳۸، ج ۴، ص۹۵)

(4)۔۔۔جوتا پہننے سے پہلے جھاڑ لیں تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

(5)۔۔۔ استعمالی جوتا الٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے ورنہ فقر و تنگ دستی کا اندیشہ ہے۔ (سنی بہشتی زیور، حصہ ۵، ص۶۰۱)

(19)۔سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! نیند بھی ایک طرح کی موت ہے۔جب بھی ہم سونے لگیں تو ہمیں ڈر جانا چاہیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آنکھ ہی نہ کھلے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہی سوتے نہ رہ جائیں ۔ لہٰذا روزانہ سونے سے پہلے بھی اپنے گناہوں سے توبہ کر لینی چاہیئے۔پیارے اسلامی بھائیو!اگر ہم سنت کے مطابق دعائیں وغیرہ پڑھ کر سوئیں توان شاء اللہ ہمیں سونے کا بھی کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہو ہی جائے گا۔ اب سونے اور جاگنے کے بارے میں سنتیں اورآداب وغیرہ بیان کی جاتی ہیں:

(1)۔۔۔سونے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر بستر کو تین بار جھاڑ لیں تاکہ کوئی موذی شے یا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

(2)۔۔۔سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینا سنت ہے: اَللّٰھُمَّ بِاِسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل!میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتاہوں اور جیتاہوں(یعنی سوتا اور جاگتاہوں) (صحیح البخاری،کتاب الدعوات، باب مایقول اذانام،الحدیث ۶۳۱۲،ج ۴، ص ۱۹۲)

(3)۔۔۔الٹا یعنی پیٹ کے بل نہ سوئیں۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا:"اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔"

(سنن ابن ماجہ،کتاب الادب، باب النھی عن الاضطجاع علی الوجہ،الحدیث ۳۷۲۳،ج ۴، ص ۲۱۴)

(4)۔۔۔دائیں کروٹ لیٹنا سنت ہے۔

حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی خواب گاہ پر تشریف لے جاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ مبارک سیدھے رخسار شریف کے نیچے رکھ کر لیٹتے۔

(شمائل الترمذی، کتاب الشمائل، باب ماجاء فی صفۃ نوم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ، الحدیث ۲۵۳، ج ۵، ص ۵۴۹)

(5)۔۔۔ قرآن مجید کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآن مجید نیچے ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۱۹)

ہاں! اگر قرآن پاک اور مقدس طغرے وغیرہ اونچی جگہ ہوں تو اس سمت پاؤں کرنے میں مضایقہ نہیں۔ (الفتاویٰ الھندیہ، ج ۵، ص ۳۲۲)

(6)۔۔۔ کبھی چٹائی پر سوئیں تو کبھی بستر پر، کبھی فرشِ زمین پر ہی سو جائیں۔

(7)۔۔۔ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا نام، الحدیث ۶۳۱۲، ج ۴، ص ۱۹۲)

اے ہمارے پیارے اللہ! ہمیں کم سونے اور سنت کے مطابق سونے کی توفیق مرحمت فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

(20)۔مہمان نوازی کی سُنتیں اورآداب

اے عاشقانِ رسول! مہمان نوازی کرنا سنتِ مبارکہ ہے، احادیث مبارکہ میں اس کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں بلکہ یہاں تک فرمایا کہ مہمان باعثِ خیر وبرکت ہے ۔ایک دفعہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے یہاں مہمان حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے قرض لے کر اس کی مہمان نوازی فرمائی۔ چنانچہ:

تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے غلام ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ فلاں یہودی سے کہو کہ مجھے آٹا قرض دے۔ میں رجب شریف کے مہینے میں ادا کردوں گا (کیونکہ ایک مہمان میرے پاس آیا ہوا ہے) یہودی نے کہا، جب تک کچھ گروی نہیں رکھوگے، نہ دوں گا۔ حضرت سیدنا ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں واپس آیا اور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں اس کا جواب عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، "وَاللہ! میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں۔ اگر وہ دے دیتا تو میں ادا کر دیتا۔" اب میری وہ زرہ لے جا اور گروی رکھ آ۔ میں لے گیا اور زرہ گروی رکھ کر لایا۔

(المعجم الکبیر، الحدیث ۹۸۹، ج۱، ص۳۳۱)

(1)۔۔۔ مہمان باعث خیر وبرکت ہے۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس گھر میں مہمان ہو اس گھر میں خیر وبرکت اسی طرح دوڑتی ہے جیسے اونٹ کی کوہان سے چھری (تیزی سے گرتی ہے)، بلکہ اس سے بھی تیز۔"

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث ۳۳۵۶، ج ۴، ص ۵۱)

اے عاشقانِ رسول! چھری اونٹ کے کوہان پر رکھ دیں تو فوراً لڑھک کر نیچے کی طرف آجاتی ہے، مہمان کی وجہ سے خیر وبرکت اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ نازل ہوتی ہے۔

(2)۔۔۔مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے.

(3)۔۔۔میزبان کے گناہ معاف ہونے کا سبب ہوتا ہے۔

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے، "جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحب خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔"

(کشف الخفا، حرف الضاد المعجمۃ، الحدیث ۱۶۴۱، ج ۲، ص ۳۳)

(4)۔۔۔دس فرشتے سال بھر تک میزبان کے گھر میں رحمت لٹاتے ہیں۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: "اے براء! آدمی جب اپنے بھائی کی، اللہ پاک کے لئے مہمان نوازی کرتا ہے اور اس کی کوئی جزاء اور شکریہ نہیں چاہتا تو اللہ پاک اس کے گھر میں دس فرشتوں کو بھیج دیتا ہے جو پورے ایک سال تک اللہ پاک کی تسبیح و تہلیل اور تکبیر پڑھتے اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور جب سال پورا ہو جاتا ہے تو ان فرشتوں کی پورے سال کی عبادت کے برابر اس کے نامہ اعمال میں عبادت لکھ دی جاتی ہے اور اللہ پاک کے ذمۂ کرم

پر ہے کہ اس کو جنت کی لذیذ غذائیں "جَنَّۃُ الْخُلْد" اور نہ فنا ہونے والی بادشاہی میں کھلائے۔

" (کنزالعمال، کتاب الضیافۃ، قسم الافعال، الحدیث ۲۵۹۷۲، ج۹، ص۱۱۹)

سبحٰن اللہ، سبحٰن اللہ! کسی کے گھر مہمان تو کیا آتا ہے گویا اللہ پاک کی رحمت کی چھما چھم برسات شروع ہو جاتی ہے اس قدر اجر و ثواب اللہ! اللہ!

(5)۔۔۔ مہمان کو دروازہ تک رخصت کرنا سنت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " سنت یہ ہے کہ آدمی مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث ۳۳۵۸، ج۴، ص۵۲)

اے ہمارے پیارے اللہ! ہمیں مہمانوں کی خوش دلی کے ساتھ مہمان نوازی کی توفیق عطا فرما اور بار بار ہمیں مدینے کی مہکی مہکی فضاؤں میں مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا مہمان بننے کی سعادت نصیب فرما۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

(21)۔عمامہ کے فضائل

اے عاشقانِ رسول! عمامہ شریف ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے۔ ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ہمیشہ سرِ اقدس پر اپنی مبارک ٹوپی پر عمامہ مبارکہ کو سجا کر رکھا۔ امام اہلسنّت، مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں عمامہ سنتِ متواترہ دائمہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج٦، ص٢٠٨، ٢٠٩)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے آٹھ ارشادات

(1)۔۔۔عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔

(فردوس الاخبار، باب الراء، فصل رکعتان، الحدیث ٣٠٥٤، ج١، ص٤١٠)

(2)۔۔۔عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔

(فردوس الاخبار، باب الصاد، الحدیث ٣٦٢١، ج٢، ص٣١)

(3)۔۔۔بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے دن عمامہ والوں پر۔ (الجامع الصغیر، حرف الھمزۃ، الحدیث ١٨١٧، ص١١٣)

(4)۔۔۔ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے ہر پیچ پر جو مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب اللباس، الحدیث ٤٣٤٠، ج٨، ص١٤٧)

(5)۔۔۔عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔

(المستدرک، کتاب اللباس، باب اعتموا تزدادوا حلماً، الحدیث ٧٤٨٨، ج٥، ص٢٧٢)

(6)۔۔۔ عمامہ مسلمانوں کا وقاراور عرب کی عزت ہے تو جب عرب عمامہ اتاردیں گے اپنی عزت اتاردیں گے۔ (فردوس الاخبار، باب العین، الحدیث ۴۱۱۱، ج ۲، ص ۹۱)

(7)۔۔۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا:"فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔"

(کنزالعمال، کتاب المعیشۃ والعادات، باب آداب التعمم، الحدیث ۴۱۹۰۶ ج ۱۵، ص ۲۰۵)

(8)۔۔۔ عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بغیر عمامہ کے ستر جمعہ کے برابر ہے۔

(فردوس الاخبار، باب الجیم، الحدیث ۲۳۹۳، ج ۱، ص ۳۲۸)

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور حاضر ہوا وہ عمامہ باندھ رہے تھے جب باندھ چکے تو میری طرف التفات کرکے فرمایا: تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! فرمایا: اسے دوست رکھو عزت پاؤگے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا، اے فرزند! عمامہ باندھ کہ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ باندھنے والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۶، ص ۲۱۵)

عمامہ مبارکہ کے پیچ سیدھی جانب ہونے چاہئے۔

چنانچہ امام اہلسنت اعلیٰحضرت مولٰینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن عمامہ شریف اس طرح باندھتے کہ شملہ مبارکہ سیدھے شانہ پر رہتا۔ نیز باندھتے وقت اس کی

گردش بائیں (یعنی الٹے) ہاتھ سے فرماتے جبکہ سیدھا ہاتھ مبارک پیشانی پر رکھتے اور اسی سے ہر پیچ کی گرفت فرماتے۔ (حیات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ، ج۱، ص ۱۴۴)

عمامہ کے آداب

(1)۔۔۔عمامہ سات ۷ ہاتھ (ساڑھے تین گز) سے چھوٹا نہ ہو اور بارہ ۱۲ ہاتھ (چھ گز سے بڑا نہ ہو) (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس تحت الحدیث ۴۳۴۰، ج۸، ص ۱۴۸)

(2)۔۔۔عمامہ کے شملے کی مقدار کم از کم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ اتنا ہو کہ بیٹھنے میں نہ دبے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۲۲، ص ۱۸۲، بہار شریعت، حصہ ۱۶ عمامہ کا بیان، ج ۳، ص ۵۵)

(3)۔۔۔عمامہ اتارتے وقت بھی ایک ایک کر کے پیچ کھولنا چاہیے۔ عمامہ قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے باندھے۔

(الفتاوی الھندیہ، کتاب الکراھیۃ، باب التاسع فی اللباس ... الخ، ج۵، ص ۳۳۰)

اے ہمارے پیارے اللہ! ہمیں عمامہ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔

تیری سنتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر
چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے
مری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
اُنہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

تمت بالخیر

11 ربیع الآخر 1447ھ بمطابق 4، اکتوبر 2025 بروز سنیچر نمازِ مغرب سے قبل

مقام جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

آنکھوں کا تارا نامِ محمد

آنکھوں کا تارا نامِ محمد
دل کا اُجالا نامِ محمد
اللّٰہ اَکْبَر ربُّ العلا نے
ہر شے پہ لکھا نامِ محمد
ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن
سب سے ہے پیارا نامِ محمد
دولت جو چاہو دونوں جہاں کی
کرلو وظیفہ نامِ محمد
شیدا نہ کیوں ہوں اس پر مسلماں
رب کو ہے پیارا نامِ محمد
صَلِّ عَلٰی کا سہرا سجا کر
دولہا بنایا نامِ محمد
اپنے رضا کے قربان جاؤں
جس نے سکھایا نامِ محمد
اپنے جمیلؔ رضوی کے دل میں
آجا سما جا نامِ محمد

شاعر:
حضرت مداح الحبیب مولانا محمد جمیل الرحمٰن رضوی

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ اِرَم تاجدارِ حرم
نَوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل اَفروز ساعت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثَرْوَت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لَعلِ کَرامت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عِنایَت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت

مصنف کی دیگر کتب کا تعارف

قصور کس کا ہے؟

کئی لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد لوگ کہتے ہیں "اس عورت کو طلاق دے دو" آخر لڑکیوں کی پیدائش میں قصور کس کا ہے؟ مرد کا، یا عورت کا، اس کتاب میں اور اسلام اور سائنس کی روشنی میں بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے مزید دلچسپ سوالات وجوابات بھی ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...زمانۂ جاہلیت کی کچھ یادیں
☆...پانچ لرزہ خیز واردات
☆...بیٹیوں کے فضائل
☆...سائنس کیا کہتی ہے؟
☆...دلچسپ سوالات وجوابات
☆...عِلْمُ الْجَنِیْن کیا ہے؟
☆...بچے کی پیدائش کا سبب کیا ہے؟
☆...بچے کی پیدائش کا مرحلہ
☆...بے اولادی کے 4 روحانی علاج
☆...اولادِ نرینہ کے روحانی علاج

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

خطباتِ مصطفائی و خطباتِ شفیقی حصہ اوّل

اصلاحی و تبلیغی خطبات کا ایک منفرد و مقبول گلدستہ جس میں ۶ بیان پیر ثاقب رضا مصطفائی اور ۶ بیان مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری کے شامل ہیں۔

آپ اس کتاب میں ان عنوان پر خطاب ملاحظہ فرمائیں گے:

	خطباتِ مصطفائی		خطباتِ شفیقی
1	عظمتِ رسالت مآب ﷺ	1	محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں
2	ذکر کی فضیلت اور اس کے اثرات	2	جمیع عالم برائے مصطفیٰ ﷺ
3	ولی کی پہچان	3	امت کا معنی اور اس کا مفہوم
4	سنّت اور بدعت	4	امت محمدیہ کی عمر کم کیوں رکھی گئی
5	نورِ حِسّی اور نورِ معنوی	5	اعلیٰ حضرت کا عشق رسول ﷺ
6	تفسیر سورۂ تکاثر	6	تفسیر سورۂ کوثر: محبوب ہم نے تم کو سب کچھ دیا

خطیبِ اوّل: **مبلغ اسلام پیرزادہ محمد رضا ثاقب مصطفائی**

خطیبِ ثانی و مرتب: **مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری**

تدریس کے 26 طریقے

جدید دور میں جدید و قدیم تدریس کے طریقوں کا مجموعہ بنام "تدریس کے 26 طریقے" اس کتاب میں تدریس کے طریقوں کے ساتھ ساتھ اپنی تدریس کو بہتر اور مقبولِ عام بنانے کے فارمولے بھی بیان کئے گئے ہیں۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...تدریس کے نکات
☆...تدریس کے ۲۶ طریقے
☆...درجے کی ترقی کے فارمولے
☆...طلبا کے درمیان کئے جانے والے بیان
☆...انوکھی باتیں
☆...انوکھے سوالات
☆...انوکھی حکایات
☆...انوکھی حکمتیں

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

رفیق التدریس

استاد کو تدریس کے اعلیٰ منصب کی جانب لے جانے والی ایک نمایاں تحریر جس میں تدریس میں نکھار پیدا کرنے والی چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں چھ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

☆...**پہلا باب:** 63 انوکھی معلومات
☆...**دوسرا باب:** 63 انوکھے سوالات
☆...**تیسرا باب:** 63 انوکھے چٹکلے
☆...**چوتھا باب:** 63 انوکھی پہیلیاں
☆...**پانچواں باب:** 63 انوکھی حکمتیں
☆...**چھٹا باب:** 63 انوکھی حکایات

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

آسان فرض علوم

فرض علوم پر مشتمل جدید انداز کی آسان ترین کتاب جس میں عقائدِ اہلسنت کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور مسائل کو نہایت آسان کر کے عوام کے پڑھنے کے قابل بنایا گیا ہے۔

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... کتاب العقائد　☆... تہتر فرقوں کا بیان　☆... کتاب الطہارۃ

☆... کتاب الصلوۃ　☆... کتاب الجنائز　☆... کتاب الصوم

☆... کتاب الزکوۃ　☆... کتاب الحج　☆... کتاب النکاح

☆... کتاب الطلاق　☆... کتاب الاضحیہ　☆... کتاب القسم

☆... کتاب الحدود　☆... حلال طریقے سے کمانے کا بیان

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

آسان خطباتِ محرم

ماہِ محرم میں کی جانے والی تقریروں کا آسان اور دلچسپ معلوماتی گلدستہ بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

1☆... دین اسلام کی خوبیاں　2☆... سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

3☆... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم　4☆... حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

5☆... حضرتِ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ　6☆... حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

7☆... حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ　8☆... حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

9☆... حضرتِ امام حسن رضی اللہ عنہ　10☆... حضرتِ امام حسین رضی اللہ عنہ

11☆... شہادتِ امام حسین رضی اللہ عنہ　12☆... یزید اور یزیدیوں کا انجام

13☆... دسویں محرم الحرام کے فضائل

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

تنظیمی نصاب وبیانات

مجلس امامت کورس میں داخلِ نصاب کتاب بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆... 12 دینی کاموں کی تفصیل　☆... سنتیں اور آداب

☆... انفرادی کوشش کی ترغیبات　☆... اجتماعِ پاک کی دعائیں

☆...فیضانِ تجوید کے اسباق

☆...امام کے ۳۰ مدنی پھول

☆...اذکارِ نماز

☆...درودِ تاج

☆...بیاناتِ عصر

☆...بیاناتِ مغرب

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا

اعلیٰ حضرت کا تذکرۂ دل نواز قرآن، حدیث اور میٹھ کی روشنی میں خطباتِ شفیقی جلد دوم کا ایک منفرد

بیان بنام

آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...درود شریف کی انوکھی فضیلت

☆...اولیاء اللہ کے تذکرے کیوں باقی رہتے ہیں؟

☆...بادشاہوں کے مقبروں کا حال

☆...اولیاء کے مزاروں کا حال

☆...تذکرے باقی رہنے کے چند اسباب

☆...اولیائے کرام کے تذکرے زمین و آسمان میں

☆...فنا ہو کر 9 کا عدد بن جاتا ہے

☆...اس لیے مخلوق اولیاء کا عرس مناتی ہے

☆...اولیاء پر رب نوازشات

☆...9 کے عدد کی چار عجیب باتیں

☆...اعلیٰ حضرت کے پاس سب کچھ ہے

☆...بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ سے مشین عطا ہوئی

☆...اعلیٰ حضرت کے سونے کا منفرد انداز

☆...اعلیٰ حضرت کے فنا فی الرسول ہونے کی دلیل

☆...ہر وقت نبی ﷺ کی ثنا

☆...دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز

☆...تعارفِ اعلیٰ حضرت

☆...منقبتِ اعلیٰ حضرت

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

محمد اور احمد کے راز

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ عربی ﷺ کے **1500 سالہ جشنِ ولادت** کے موقع پر "محمد" اور "احمد" نام کی لا

جواب تشریح پر مشتمل عاشقانِ رسول کے لیے ایک منفرد تحفہ

آپ اس میں ملاحظہ فرمائیں گے

☆...درود شریف کی انوکھی فضیلت

☆...اللہ پاک کے 3000 نام

☆... حضور ﷺ کے 1400 نام
☆... محمد ﷺ اللہ کے مظہر ہیں
☆... احمد کے الف کی حکمت
☆... محمد کے میم کی حکمت
☆... اسمِ محمد اسمِ اللہ کا مظہر
☆... چار حرف لانے کی حکمت
☆... نبی کے نام میں کوئی نقطہ نہ ہونے کی حکمت
☆... زیر کی حرکت نہ ہونے کی حکمت
☆... مشدد حرف لانے کی حکمت
☆... مشدد حرف کو دوبار پڑھنے کی حکمت
☆... حرفِ میم کو ہی مشدد لانے کی حکمت
☆... اللہ کہنے میں ہونٹ نہ ملنے کی حکمت
☆... محمد کہنے میں ہونٹ ملنے کی حکمت
☆... محمد کہنے میں دوبار ہونٹھ ملنے کی حکمت
☆... ساری کائنات کی کنجی نام محمد
☆... 9 کی چار عجیب باتیں
☆... صفاتِ محمد صفاتِ خدا کا مظہر
☆... افعالِ محمد افعالِ خدا کا مظہر
☆... ہر چیز میں محمد ﷺ کا نام کیسے ہے؟
☆... خصائصِ مصطفی ﷺ کتنے ہیں؟
☆... احمد نام رکھنے کی حکمت
☆... محمد نام رکھنے کی حکمت
☆... آسمان میں احمد، زمین میں محمد نام رکھنے کی حکمت
☆... محمد اور احمد کے عدد کی حکمت
☆... محمد کے ہر حرف کی جدا حکمتیں
☆... محمد میں دو میم لانے کی حکمت
☆... محمد ﷺ کے دنیا کی جان ہونے کی حکمت
☆... شانِ کا بیان قرآن وحدیث کی روشنی میں
☆... میلاد نامہ
☆... کلام وسلام

مصنف: مولانا ابو شفیع محمد شفیق حنان عطاری مدنی فتحپوری

سکھلائے ہم کو اچھے سلیقے
تدریس کے چھبیس طریقے
تدریس کا فن پڑھ کر کے دیکھے
تدریس کے چھبیس طریقے

ہر خاص و عام کو بھا جائے گی
استاد کی محنت رنگ لائے گی
مقبول ہو گی فضل خدا سے

تدریس کے چھبیس طریقے

یوں تو پڑھاتے ہیں استاد سارے
لیکن یہ بات بھی سن لے پیارے
سب سے الگ وہ جو کوئی پڑھ لے
تدریس کے چھبیس طریقے

کیسے پڑھائیں کیسے سکھائیں
اسباق طلبہ کو کیا سمجھائیں
سب کے ہے آساں آساں یہ نسخے
تدریس کے چھبیس طریقے

بھرپور ادب سے ہے یہ منور
اخلاص میں بھی ہوگی یہ بہتر
استاد اس کو پڑھ کر کے بنیئے
تدریس کے چھبیس طریقے

یوں تو مدرس پہ سب نے لکھا ہے
لیکن رسالہ یہ اک جدا ہے
بیخود فوائد کتنے ہی اس کے
تدریس کے چھبیس طریقے

وسیم بےخود عطاری مانڈلوی



PUBLISHER

Rs. 170/-

MAKTABA DARUSSUNNA

Near Faizan-e-Madina Block, F-1, Tajnagri
Phase -2 Taj Ganj Agra - 282001
Mob. 6395069872, 8808693818
e:mail:shafiqmadani26@gmail.com

